شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین



یزید

دلائل کے آئینہ میں

بتحقیق قرآن وحدیث، محدثین، وہابی نجدی علماء

بفیضانِ نظر

مظہرِ جمال خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی
حضرت کیلیانوالہ شریف

از قلم

چوہدری محمد عاشق باٹھ
ایم اے، جمالی مبلغ آف بھوماں باٹھ، ضلع گوجرانوالہ



دلائل کے آئینہ میں

بتحقیق قرآن وحدیث، محدثین، وھابی نجدی علماء

[illegible]

مظہر جمال خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی حضرت کیلیانوالہ شریف

از قلم

چوہدری محمد عاشق باٹھ

ایم اے جمالی مبلغ آف بھوماں باٹھ، ضلع گوجرانوالہ

0332-6292786, 0554551787

نام کتاب.................. یزید دلائل کے آئینہ میں

ازقلم وناشر.............. چوہدری محمد عاشق باٹھ

تعداد..................1100

سن اشاعت......25اگست2010ء

صفحات..............112

ہدیہ..........70روپے

ملنے کے پتے

جلالیہ صراط مستقیم گجرات / نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور
رضا بک شاپ گجرات / مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ
مکتبہ فیضانِ مدینہ سرائے عالمگیر، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
مکتبہ فیضانِ اولیاء کامونکی / مکتبہ فیضانِ مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / کرمانوالہ بُک شاپ اُردو بازار لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز 5,6مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
سنی پبلکیشنز گوجرانوالہ، اویسی بُک سٹال گجرانوالہ
مکتبہ قادریہ نزد میلاد مصطفےٰ چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

سخنہائے گفتنی

مفسر قرآن علامہ مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

سید الشہداء سبطِ سید عالم ﷺ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم المرتبت خوش قسمت انسان ہیں جنہوں نے اس جہانِ آب و گل میں اُس وقت آنکھ کھولی جب آفتاب ختم نبوت پورے شباب پر تھا۔ گویا امام عالی مقام نے اپنے نانا کریم ﷺ کا ظاہری زمانہ دیکھا کہ آپ کے نانا کریم ﷺ منصب رسالت و نبوت پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ ''امام مسجد'' بھی تھے اور خطیب مسجد'' بھی۔ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد نواسۂ سید کائنات ﷺ نے خلیفۂ بلافصل جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کا دورِ خلافت دیکھا وہ بھی ''امام مسجد'' تھے اور ''خطیب مسجد'' بھی آپ کے بعد امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا طویل دور حکومت دیکھا آپ بھی ''امام مسجد'' تھے اور ''خطیب بھی'' آپ کے بعد اپنے خالو جان جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور دیکھا وہ بھی مناصب عالیہ پر متمکن نظر آتے رہے پھر اپنے والد گرامی سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یوں ہی ان مناصب عالیہ پر فائز دیکھا۔ آپ کے بعد اپنے برادر اکبر جناب حسن مجتبیٰ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی انہیں ذمہ داریوں کو نبھاتے دیکھا۔ گویا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کے سامنے ایک طویل خوبصورت روحانی دور گزر چکا تھا۔ ادھر یزید کے برسر اقتدار ہو کر آپ سے مطالبہ بیعت کرنے پر ''امام پاک'' نے گذشتہ ادوار کو سامنے رکھا۔ یزیدی خصلتوں اور عادتوں کا جائزہ لیا کہ یہ بد بخت امام و خطیب ہونا تو درکنار خود اپنی نماز بھی ادا نہیں کرتا۔

امیر المومنین کے عالی منصب کے تقاضوں کے خلاف یہ شیطانی عادات و خصائل میں جس نظر آتا ہے۔

لہٰذا اندریں حالات امام پاک نے یزید کے مطالبۂ بیعت پر فیصلہ فرمایا:

چڑھ جائے کٹ کر سر تیرا نیزے کی نوک پر
مگر یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

ان تاریخی حقائق کو اگر اپنی جگہ رکھیں انسان کے اعلیٰ کردار اور شخصی نکھار میں تعلیم و تربیت' پاکیزہ ماحول اور نسبی شرافت کا بنیادی عمل دخل ہوتا ہے۔ امام پاک کو جیسی تعلیم و تربیت ملی دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے' جس پاکیزہ ماحول میں آپ پروان چڑھے۔ وہ بھی عدیم المثال ہے رہی بات آپ کی نسبی شرافت کی وہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

آپ کی ان اعلیٰ خصوصیات کے ساتھ آپ کی عملی زندگی میں اعلیٰ کردار کو کسی دشمن نے بھی داغدار کرنے کی جسارت نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ دین سے دوری اور بے راہ روی کے اس دور میں پرلے درجے کے فاسق و فاجر کے گھر اگر کوئی بچہ جنم لیتا ہے تو وہ آپ کی مقدس نسبت سے بچے کا نام محمد حسین' غلام حسین اور خادم حسین رکھتے ہیں' برکت و فخر محسوس کرتا ہے۔ مگر یزید کی بدکرداری اہل بیت سے دشمنی مظالم اور منحوس شخصیت کی وجہ سے اس کے نام پر کوئی نام رکھنے کو تیار نظر نہیں آتا۔ سید عالم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ:

میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی'' امام پاک کا نظریہ و کردار اگر گمراہی پر مشتمل ہوتا تو مسلمانوں کی ننانوے فیصد تعداد آپ کے ساتھ ہمدردی آپ کے ذکر میں رطب اللساں اور محب نظر نہ آتی۔

ایک فیصد لوگ آخر یزید کے حمایتی اور مداح کیوں بن گئے اور اس کی پاک دامنی و نظریاتی و عملی درستگی کی کیوں قسمیں کھانے لگے۔ کیا کسی نے سچ بات کہی کہ شہرت کے بھوکوں کو اپنی دکان چمکانے کی جب کوئی راہ نہیں ملتی تو وہ ''گدھے کے حلال'' ہونے کے فتوے کا اعلان کرتے ہیں' چلو نام نہ ہوگا تو بدنام بھی نہ ہوں گے۔

یہی حال آج علوم شرعیہ سے بعض نابلد ٹیڈی و ماڈرن مفکرین کا ہے کہ وہ تحریرات کے علاوہ میڈیا پر اپنی تقاریر میں ڈھول بجاتے یزید پلید کی مدح میں گن گاتے نظر آرہے ہیں اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کا مصداق بخاری شریف میں مروی حدیث قیصر کا سہارا لینے کی نامسعود و مذموم کوشش میں حقائق کا منہ چڑھا رہے ہیں جبکہ صورتحال یہ ہے کہ حدیث قیصر سے کسی طرح بھی یزید کے برحق یا جنتی ہونے پر استدلال نہیں کیا جاسکتا چنانچہ ملاحظہ ہو متن حدیث اور اس کے تحت تنقیدی و تحقیقی جائزہ

حدیث قیصر: حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا "میری اُمت کا سب سے پہلا لشکر جو مدینہ قیصر پر حملہ کرے گا ان کے گناہ "مغفور" معاف ہیں"۔ (بخاری شریف)

تحقیقی جائزہ: اس روایت میں مدینہ قیصر پر حملہ کا ذکر ہے اور مدینہ قیصر کا کسی لغت کی کتاب میں معنی "قسطنطنیہ" نہیں بلکہ قیصر ایک حدود و علاقہ کا نام ہے جس کے کئی شہر ہیں اور مضمون حدیث کے مطابق اس حملہ کا تعلق کسی بھی شہر کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

چنانچہ قیصر کے شہر پر سب سے پہلا حملہ خود سید عالم ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں ۸ ھ میں ہوا۔ دوسری بار حملہ قیصر کے دارالسلطنت شہر حمص پر ۱۶ھ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جبکہ یزید ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق یزید ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں پیدا ہوا۔ اگر بالفرض مدینہ قیصر سے "قسطنطنیہ" ہی لیا جائے تو بھی یہ بات قابل توجہ ہے کہ قسطنطنیہ پر پہلا حملہ ۲۶ھ عہد عثمانی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ہوا تھا۔ دوسرا حملہ ۴۳ھ، تیسرا حملہ ۴۴ھ اور چوتھا ۴۶ھ میں عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ہوا جبکہ یزید جس لشکر میں شامل ہوا وہ ۴۹ھ یا ۵۰ھ یا اس کے بعد حملہ آور ہونے والا لشکر تھا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: البدایہ والنہایہ، عمدۃ القاری شرح بخاری)

حدیث مذکور میں لفظ "مغفور" کا معنی گذشتہ گناہ معاف ہونے کے ہیں جیسے

حدیث پاک میں حاجی کے بارے "مغفور" کا لفظ استعمال فرمایا گیا۔ ایسی اور بھی بے شمار مثالیں موجود ہیں مگر اس "مغفور" کو جنتی کے معنی میں نہیں لیا جا سکتا۔ اگر بالفرض مذکور حدیث بخاری کا مصداق یزید کو ٹھہرایا بھی جائے پھر بھی یزید جنتی قرار نہیں پاتا۔ اس لئے کہ مدینہ قیصر پر حملہ کا زمانہ پہلے کا ہے اور "معرکۂ کربلا" اور "مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ" پر حملہ اور غارت گری کا زمانہ بعد کا جس کا سو فیصد بوجھ "یزید پلید" کے سر پر ہے۔ جس سے اُسے کسی طرح بھی بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

زیر نظر کتاب الموسوم بہ "یزید پلید دلائل کی روشنی میں" نامور مذہبی سکالر محترم چوہدری محمد عاشق باٹھ صاحب نے جس محنت و عرق ریزی سے سید الشہداء امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا برحق ہونا بیان کیا ہے اور یزید پلید کی منحوس و مکروہ شخصیت اور ناپاک کردار سے جو حجاب ہٹایا اور دلائل و براہین سے اس کا مجرم مردود اور خبیث ہونا ثابت کیا ہے۔ بلاشبہ یہ کاوش محترم چوہدری صاحب کی امام پاک رضی اللہ عنہ کے ساتھ سچی محبت کی دلیل ہے۔ مجھے یہ جان کر قلبی مسرت ہوئی کہ موصوف چوہدری صاحب کی اس بابرکت کوشش کے اصل محرک ان کے فرزند ارجمند عزیزم چوہدری محمد اورنگ زیب جواد باٹھ ہیں واقعی شیروں کے بیٹے شیر ہوتے ہیں۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل وعلاء اپنے محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے دونوں باپ بیٹے کی اس سعی جمیلہ کو مزید بابرکت فرماتے ہوئے شرف قبولیت عطا فرمائے اور دونوں جہانوں میں عزت و آبرو نصیب فرمائے۔ آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

خلیفۂ شہزادۂ اعلیٰ حضرت محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری

۱۶ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

پیش لفظ

نومبر 2009 کے اواخر میں انٹرنیٹ پر (You Tube) پر (Search) کے دوران ایک ٹی وی پروگرام میں ''ڈاکٹر ذاکر نائیک'' کو سنا' جس میں ''ذاکر نائیک یزیدی'' نے بخاری شریف کی ایک حدیث ''حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو دریا پر جنگ کرے گا ان کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ میں اس لشکر میں شامل ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی ان میں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے دارالخلافہ پر حملہ کرے گا اس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حضرت ام حرام فرماتی ہیں میں نے پھر عرض کی یارسول اللہ میں اس لشکر میں شامل ہوں آپ نے فرمایا نہیں''۔ (جس کا موصوف نے کوئی حوالہ نہیں دیا) کو غلط انداز میں پیش کیا اور ایک بہت بڑے مجمع میں ''یزید پلید'' کو رحمۃ اللہ علیہ اور ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کہا اور لوگوں کو ایسا کہنے کی تلقین کی۔ میں اس سے پہلے بھی ذاکر نائیک کو ٹی وی پر تقابل ادیان (Inter Religious Comparison) پر لیکچر دیتے ہوئے کئی بار سن چکا تھا لیکن آج اسے ایک نئے روپ میں دیکھ کر عقل دنگ رہ گئی اور میں بے اختیار یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ ''ماڈرن اسلام'' کا لبادہ اوڑھے ہوئے درحقیقت ''ذاکر نائیک یزیدی'' کس طرح یہودی اور صیہونی ایجنڈے پر عمل پیرا ہو کر سادہ لوح مومن مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ زن ہو رہا ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ اور محبت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم ختم کر کے انہیں کمزور کیا جاسکے۔۔۔۔ پاکستان میں بھی ایک ٹولہ جس کی قیادت ایک ''پراسرار مولانا'' کر رہا ہے اسی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔

قارئین کرام کی معلومات میں اضافے کے لئے تھوڑا سا ذکر "نائیک" کے بارے میں بتاتا چلوں۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک انڈیا کی ریاست بہار سے تعلق رکھنے والا پیشہ کے لحاظ سے "میڈیکل ڈاکٹر" ہے۔ جس نے اپنی پوری زندگی میں کسی دینی مدرسے یا باقاعدہ ادارے کا منہ تک نہیں دیکھا اور بنیادی دینی تعلیم مثلاً عربی فاضل، درس نظامی، اسلامیات، دورہ بخاری، دورہ حدیث، وفقہ وغیرہ سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔

میڈیکل کالج میں دوران تعلیم اور اس کے بعد اس نے تقابل ادیان پر مطالعہ شروع کیا اور اس پر لیکچر دینے لگا لیکن جب دل "عشق مصطفےٰ ﷺ" سے خالی اور "بغض اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم" سے بھرا ہو تو علم خواہ کتنا ہی کیوں نہ ہو کچھ فائدہ نہیں دیتا بلکہ شیطان کی طرح ذلیل کرتا ہے۔

قصہ مختصر آہستہ آہستہ اس "یزیدی" نے Peace TV کے نام سے اپنا ایک ٹی وی چینل شروع کیا۔ اور عام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہندوستان اور پاکستان کے تقریباً ہر مسلم گھرانے تک اس "یزیدی" نے رسائی حاصل کرلی اور یہی وہ وقت تھا جب اس نے اپنے "یزیدی ایجنڈے" پر عملدرآمد کا آغاز کیا اور حضور ﷺ اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیاں کرنے لگا۔

منافقت کی انتہاء دیکھئے کہ خود کو اسلام کے پرچار کا چیمپئن کہنے والا یہ تک بھول گیا کہ جس اسلام کا یہ پرچار کررہا ہے اس کی بنیادوں میں امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اہل بیت کا خون رواں دواں ہے۔ مزید برآں اس "یزیدی ذاکر نائیک" نے اس "بدکردار اور پلید" شخص کو رحمۃ اللہ علیہ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا ہے جس نے:

☆ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء اور اہل بیت کو شہید کیا

☆ جس نے واقعہ کربلا کے بعد (جب اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ دی) مدینہ پر حملہ کیا اور کتنے ہی مسلمانوں (بشمول صحابہ کرام) کو شہید کیا اور کہا کہ "میں نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے"

☆ جس نے تین دن تک مسجد نبوی میں گھوڑے اور خچر باندھے اور تین دن تک مسجد نبوی میں اذان نہیں ہونے دی۔

☆ جس نے خانہ کعبہ پر حملہ آور ہو کر اسے جلانے کی کوشش کی اور غلاف کعبہ جلایا

O قارئین کرام فیصلہ آپ کیجئے کہ کیا ذاکر نائیک یزیدی نے ایسا کر کے "امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سرکار دو جہاں ﷺ" کا دل نہیں دکھایا اور یہ لعنتی کل قیامت کے دن کس منہ سے خود کو حضور ﷺ کی شفاعت کا حقدار کہلوائے گا۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا دل دکھانے والے کو اللہ نے ظالم لعنتی اور جہنمی کہا ہے: "بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ و رسول (ﷺ) کو ان پر اللہ کی لعنت ہے" (احزاب: ۵۷)

ذاکر نائیک کے تعارف کے بعد اب واپس موضوع کی طرف آتے ہیں جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا کہ ذاکر نائیک کا یہ بیان میں نے انٹرنیٹ پر دیکھا یقین جانئے اس کے بعد میں کافی دن پریشانی کے عالم میں رہا کہ "اتنے بڑے واقعہ" کا عالم اسلام میں کوئی ردعمل نہیں آیا لیکن الحمد للہ انٹرنیٹ پر مزید Search کے دوران پتہ چلا کہ پورے "عالم اسلام" میں اس یزیدی کے اس "لعنتی عمل" پر "اہل سنت و جماعت" کے مشائخ، محدثین و مفسرین، پیران عظام اور علماء کرام نے نہ صرف اس لعنتی کی سرزنش کی ہے بلکہ اس کو "منافق اور جھوٹا" ثابت کیا ہے۔ یہاں تک کہ بہار (انڈیا) میں اس کے لیکچرز پر پابندی عائد کر دی گئی ہے اور علماء نے فتویٰ میں اس کے لیکچر سننے کو حرام قرار دیا ہے (حوالہ جات کے لئے www.sunnitalk.net پر لاگ آن کیجئے)

ان تمام حالات سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد میں نے فون پر "قبلہ

وکعبہ حضور والد محترم چوہدری محمد عاشق باٹھ مد ظلہ العالی" سے رابطہ کیا اور تمام حالات گوش گزار کرنے کے بعد درخواست کی کہ "یزید پلید" کے حوالے سے جو بھی مواد احادیث و تفاسیر اور تاریخ کی دیگر کتب میں مہیا ہے اس کو ایک کتابچے کی شکل میں ایک جگہ پر اکٹھا کیا جائے تا کہ عام مومن مسلمان جن کی رسائی ان تمام کتب تک ممکن نہیں وہ اس سے استفادہ کر سکیں اور یزیدی کردار سے واقف ہو سکیں۔

حضور قبلہ وکعبہ محترم والد صاحب مد ظلہ العالی نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری اس درخواست کو قبول فرمایا جس کے نتیجے میں یہ کتابچہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ رب العزت جل جلالہ اپنے پیارے "حبیب علیہ الصلوۃ والسلام اور "اہل بیت نبوت" کے وسیلہ سے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہمیں حضور ﷺ اور اہل بیت کی شفاعت و رحمت سے بہرہ مند فرمائے اور تمام مومن مسلمانوں کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سگ دربار "اہل بیت رسول" ﷺ

انجینئر: محمد اورنگزیب جواد باٹھ

(شارجہ متحدہ عرب امارات)

نذر اللہ "نیاز خواجہ"

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ...... بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الرؤف الرحیم

"گلشن لال جمال" کے پھولوں میں سے "دو پھول" ایسے ہیں کہ ان کی نشاندہی میری سرکار مظہر جمال خواجہ محمد طفیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ صاحب کے بچپن میں کر دی تھی کہ سرکار "مظہر جمال" کے سامنے "قوال" یوں پکارا کرتے تھے "صاحبزادہ کرامت علیؔ بشارت علیؔ" سرکار مظہر جمال کے مریدین وعقیدت منداس بات کے گواہ ہیں۔اس حقیقت کا اظہار حضور سرکار خواجہ محمد طفیل مظہر جمال رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر سرکار خواجہ بشارت علی صاحب کی تاجپوشی کے وقت ہوا کہ ان دو پھولوں میں سے ایک نے یعنی صاحبزادہ کرامت علی صاحب نے اپنے دست مبارک سے "تاج جمال" سرکار خواجہ بشارت علی "خواجہ صاحب" کے سر اقدس پر سجایا' (اس کے بعد صاحبزادہ صاحب ہمیشہ آپ کی سرپرستی فرماتے رہے) کون خواجہ بشارت علی؟ جن کا نام اکثر عرس حضرت لال جمال ۲۶، ۲۷ ہاڑ کو یوں پکارا جاتا "صاحبزادہ کرامت علی بشارت علی"، "صاحبزادہ کرامت علی بشارت علی" ایسا سرکار مظہر جمال خواجہ محمد طفیل رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں ہوتا تھا اور آپ بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔سرکار مظہر جمال کا خواجہ صاحب سے اکثر ایسے فرمان ہوتا تھا کہ بشارت علی! "ہمیں وقت دو اور ہم سے کچھ لو" لہٰذا حضور سرکار مظہر جمال اور حضور لال جمال بخشی رسول کا فیض سرکار خواجہ بشارت علی صاحب کو عطا ہوتا رہا۔آپ سرکار اکثر اس کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔اور حضور سرکار خواجہ صاحب کو مظہر جمال اور حضور لال جمال نے ایسے رنگ دیا جیسے کہ "وارث شاہ" نے فرمایا:

؎ ست پیڑھیاں رنگ فقیر دیوے ایہدے ہتھ رفتار تقدیر دی اے

وارث شاہ دا قول "سردار" میاں چوداں طبق جاگیر فقیر دی اے

یا حضرت خواجہ بشارت "صاحب تاج جمالی" ...... ہو نگاہ کرم صدقہ "کرامت" بڑے پیراں

نیاز مند: خادم مظہر جمال چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ بھوماں باٹھ ضلع گوجرانوالہ

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو انتہائی ادب و احترام کے ساتھ خاندان "اہل بیت" کے چشم و چراغ گلشن نبوت کے مہکتے پھول میدان جہاد کے عظیم شاہسوار پروردہ آغوش رسول ﷺ جگر گوشۂ حیدر کرار واقف اسرار و رموز حقیقت مخزن علم و حکمت عارف قرآن مجید پروردہ آغوش بتول سردار نوجوانان جنت رئیس الاتقیاء سید الشہداء امام عالی مقام صحابی رسول ﷺ جگر گوشہ بتول رضی اللہ عنہا

سیدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الشہداء

کی ذات گرامی سے منسوب کرتا ہوں جنہوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے آنے والی مسلمان نسلوں کو جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنے اور حق پر ڈٹے رہنے کا درس دیا۔ کیونکہ دور حاضر میں بھی معرکۂ کربلا برپا ہے جس میں ایک طرف سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تنقیص و تغلیط اور یزید کی مدحت و ستائش میں سرگرم یزیدی ٹولہ ہے اور دوسری طرف غلامان صحابہ و اہل بیت اور خدام بارگاہ حسین رضی اللہ عنہ "اہلسنت و جماعت" حمایت و مدافعت امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید لعنۃ اللہ کی مذمت و مخالفت میں مصروف کار ہیں۔

فرمان خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ:-

شاہ است حسین بادشاہ است حسین — دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید — حقا کہ بناء لا الہ است حسین
باغ جنت کے ہیں بہر مدح خواں اہل بیت — تم کو مژدہ نار کا اے دشمنان اہل بیت
صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق — معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق

سگ در اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

محرم الحرام ۱۴۳۱ھ — چوہدری محمد عاشق باٹھ جمالی مبلغ

(بھوماں باٹھ) حال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

حقیقت ''یزید لعنۃ اللہ علیہ''

قرآن پاک کے آئینہ میں

(۱) فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوافی الارض و تقطعوا ارحامکم اولئك الذین لعنھم اللہ ○ (پ۲۶،سورہ محمد، آیت ۲۳۔۲۲)

ترجمہ۔ ''پس کیا عنقریب اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور اپنے رشتے کاٹو گے۔ یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے''۔

مفسر قرآن ''علامہ آلوسی'' نے ائمہ اسلام کے حوالہ جات کے ذریعہ سے اس آیت سے ''جواز لعن یزید'' پر استدال کیا ہے۔ یعنی برزنجی نے ''اشاعت'' میں اور ہیثمی نے ''الصواعق'' میں نقل کیا ہے کہ ''امام احمد رحمہ اللہ سے ان کے بیٹے عبداللہ نے لعنت یزید کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس شخص پر کیسے لعنت نہ کی جائے جس پر اللہ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ عبداللہ نے کہا ابا جان میں نے قرآن پڑھا ہے اس میں مجھے لعنت یزید کا ذکر نہیں ملا۔ امام صاحب نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ''فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوافی الارض و تقطعوا ارحامکم ○ اولئك الذین لعنھم اللہ...... ''اور اس سے بڑا فساد اور قطع رحمی کیا ہو گی جو یزید علیہ ما علیہ نے کی ہے۔ ہم یزید پر لعنت کرنے میں اس کے افعال قبیحہ اور ارتکاب کبائر کی وجہ سے جو اس کے دور حکومت میں ہوئے توقف نہیں کرتے۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۶، ص ۷۳)

○ اسی آیت کے تحت ''بیہقی وقت'' علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے صالح کا مکالمہ ان الفاظ میں نقل فرماتے ہیں۔

ترجمہ: ''علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ حضرت صالح کا بیان ہے کہ میں نے اپنے

والد سے کہا ابا جان بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم یزید سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹے جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو کیا اس کے لئے یزید سے محبت رکھنے کا کوئی جواز ہو سکتا ہے۔" اس شخص پر کس طرح لعنت نہ کی جائے جس پر اللہ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہو۔ میں نے عرض کیا ابا جان اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں یزید پر کس جگہ لعنت کی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا ہے

"فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوافی الارض و تقطعوا ارحامکم ٥ اولئك الذین لعنھم اللہ" (تفسیر مظہری جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۹)

O ترجمہ: "غرضیکہ روایات معتبرہ سے کفر یزید ثابت ہو چکا ہے لہذا وہ مستحق لعنت ہے اگرچہ لعنت کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن الحب للہ والبغض فی اللہ اس کا تقاضا کرتا ہے" (مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ صفحہ ۲۰۳ فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۷)

O "یزید سے زیادہ کون قطع ارحام کا مرتکب ہوگا جس نے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ و قرابت کی بھی رعایت نہیں کی" (معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۴۳ محمد شفیع دیوبندی)

O "یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اہل بیت کی دشمنی کا جھنڈا انہوں نے بلند کیا۔ آخر حضرت امام حسین کو ظلماً شہید کیا اور یزید نے دین محمدی کا ہی انکار کر دیا" (تفسیر مظہری ۵ صفحہ ۲۷۱، زیر آیت ابراہیم ۲۸)

(۲) یزید جب امام حسین کو شہید کر چکا تو چند اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا "آج میرے اسلاف ہوتے تو دیکھتے کہ میں نے آل محمد اور بنی ہاشم سے ان کا کیسا بدلہ لیا ہے"۔ ان اشعار میں سے آخری شعر یہ ہے "میں جندب کی اولاد میں سے نہیں ہوں اگر میں احمد کی اولاد سے احمد کے کیئے کا بدلہ نہ لوں" (تفسیر مظہری جلد ۶ صفحہ ۳۰۷)

(۳) "یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت "من کفر بعد ذلک" میں یزید کی طرف اشارہ ہو۔

یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کیا۔ آپ کے اکثر ساتھی خاندان نبوت کے ارکان تھے۔ عترت رسول کی بے عزتی کی اور اس پر فخر کیا اور کہنے لگا آج بدر کے دن کا انتقام ہو گیا۔ پھر اس نے مدینۃ الرسول پر لشکر کشی کی اور حرہ کے واقعہ میں مدینہ کو غارت کیا اور وہ مسجد جس کی بنا تقوی پر قائم کی گئی تھی اور جس کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کہا گیا ہے اس کی بے حرمتی کی پھر اس نے بیت اللہ پر سنگباری کے لئے منجنیقیں نصب کرائیں اور خلفیہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نواسے کو شہید کرایا اور ایسی ایسی نازیبا حرکتیں کیں کہ آخر اللہ کے دین کا منکر ہو گیا اور شراب کو بھی حلال کر رکھا تھا" (تفسیر مظہری اردو جلد ۸ صفحہ ۴۰۰، زیر آیت نور ۵۵)

(۴) شیخ عبدالحق محدث دہلوی کتاب تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں "یزید امام حسین کے ہوتے ہوئے امیر کیسے ہو سکتا ہے اس وقت کے صحابہ کرام اس کی اطاعت سے بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ کے چند (معتبر) لوگ اس کے پاس شام میں جبرواکراہ سے بھیجے گئے تھے وہ واپس مدینہ آئے تو عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور کہا یزید خدا کا دشمن ہے وہ شرابی ہے، زانی ہے، تارک الصلوۃ ہے اور محارم کو بھی حلال جانتا ہے" (تکمیل الایمان صفحہ ۱۷۸، زیر آیت احزاب ۵۷)

O "ہم یزید پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ اس پر ہمارے امام احمد بن حنبل نے لعنت کی ہے ہمارے اسلاف میں سے ابن جوزی نے لعنت کو جائز کہا ہے اور غزالی کا منع کرنا بے دلیل ہے اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے "جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دے اس پر اللہ کی لعنت ہے دنیا [illegible] رت اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالی نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے" (احزاب: ۵۷) اور قتل اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے حرم مطہرات کی توہین اور اہل مدینہ کے قتل سے زیادہ کون سی ایذا والی بات ہوگی اور یزید

نے اس کا حکم دیا تھا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ یہ بات اس طرح تواتر سے ثابت ہو چکی ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور جو یزید نے (شہداء کربلا کے سروں کو دیکھ کر) کہا تھا "کاش آج میرے (بدر میں مسلمانوں کی فوج کے ہاتھوں قتل یا زخمی ہونے والے) "کافر" بزرگ موجود ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نے ان (اہلبیت نبوت) کی ایک نسل کو قتل کر کے اپنا بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔ اب حساب برابر ہو گیا ہے" جب یہ تمام باتیں ہیں تو پھر اس کے کفر والحاد میں کوئی شک نہیں۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی صفحہ ۹۸، وحید الزماں، وہابی)

○ شیخ محقق شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں "بعض کتابوں میں کہا گیا ہے کہ یزید شقی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں طمع کی (معاذ اللہ ماں سے نکاح کا ارادہ کیا) تو لوگوں نے یہ آیت "النبی اولی بالمومنین" پڑھ کر اسے (لعنت ملامت کی اور اسے اس ارادہ بد سے) باز رکھا۔ (مدارج النبوۃ اردو جلد ا صفحہ ۲۳۶)

○ یزید نے کہا "اگر شراب شریعت محمدیہ میں حرام ہے تو تو اسے مسیح ابن مریم کے دین کے مطابق پی لیا کر" "حتی کہ یزید نے خدا کے دین کا ہی انکار کر دیا تھا"۔

(تفسیر مظہری جلد ۵، ص ۲۷۱، علامہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ)

○ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ کو بیت اللہ کی کلید عطا فرماتے ہوئے فرمایا "اے ابن ابی طلحہ تم سے یہ چابیاں صرف وہی چھینے گا جو ظالم ہوگا" یزید پلید نے ان سے یہ کلید چھین لی تھی۔ اس کے بعد پھر کسی شخص نے اللہ کے رسول کی زبان سے ظالم کہلوانے کی جرات نہیں کی" (رحمۃ للعالمین جلد ۳ صفحہ ۲۰۰، سلیمان منصور پوری)

☆ "رحمۃ للعالمین" یہ وہ کتاب ہے جس کی ثقاہت کے متعلق مشہور غیر مقلد مصنف مولوی عبدالمجید سوہدروی تلمیذ خاص مولوی میر ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد لکھتا ہے "اس کتاب

کے ناشر کا بیان ہے کہ میرے پاس کئی ایسے خطوط آئے جن میں مرقوم تھا کہ رحمۃ اللعالمین بھجوا دیجئے کیونکہ ہمیں خواب میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اگر مجھ سے محبت چاہتے ہو تو قاضی سلیمان کی کتاب رحمۃ اللعالمین پڑھا کرو" (کرامات اہلحدیث صفحہ ۲۴)

○ تاریخ اسلام میں واقعہ حرہ ایک مشہور واقعہ ہے جو یزید کے زمانہ میں پیش آیا۔ جب ۶۳ھ میں یزید نے اہل شام کا ایک لشکر مسلم بن عقبہ کے زیر کمان مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور انہوں نے مدینہ شریف کو تاخت و تاراج کیا" (تاریخ الخلفاء اردو صفحہ ۳۰۵)

○ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جب مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی گئی تو مدینہ کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اس لشکر کے ظلم و تشدد سے بچا ہو۔ ہزار ہا صحابہ شہید ہوئے، مدینہ شریف کو خوب لوٹا گیا، ہزاروں لڑکیوں سے حرم محترم میں زنا بالجبر کیا گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون" (تاریخ الخلفاء اردو صفحہ ۳۰۵)

○ یزیدی فوج نے تین دن تک مدینہ طیبہ کی کنواری لڑکیوں سے حرم پاک میں زنا بالجبر کیا اس سے تقریباً ایک ہزار کنواری لڑکیوں نے زنا کی اولاد جنی۔ (تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۸۹)

○ سانحہ کربلا کے بعد یزید پلید کے زمانہ میں سب سے بڑی برائی واقعہ حرہ کا وقوع ہے جو ۲۸ ذوالحجہ ۶۳ھ بروز بدھ ہوا۔ حضرت سید ابرار ﷺ ایک دفعہ باہر تشریف لے گئے جب مقام حرہ میں پہنچے تو کھڑے ہو گئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا اس سنگستان میں میری امت کے بہترین لوگ شہید ہوں گے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

○ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک دن بہت بارش ہوئی اور حضرت عمر دوستوں کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے اطراف میں نکلے جب حرہ کے مقام پہ پہنچے تو حضرت کعب احبار نے کہا "خدا کی قسم تورات میں ہے اس وادی میں جس طرح آج پانی بہہ رہا ہے ایک وقت یہاں اسی طرح خون بہے گا"۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

○ عثمان بن محمد (یزیدی) نے مدینہ طیبہ کے معززین کی ایک جماعت یزید کی طرف روانہ کی۔(یزید نے ان کو ایک ایک لاکھ درہم دے کر واپس کیا) جب یہ جماعت واپس مدینہ منورہ پہنچی تو یزید پلید کے سب وشتم میں زبان کھولی اور اس کی بے دینی، شراب نوشی، فسق وفجور، کتوں کے ساتھ کھیلنا اور اس طرح کی اس کی دیگر برائیوں کا ذکر کیا اور اس کی بیعت توڑ ڈالی اور اس سے بیزاری کا اظہار کیا۔ دیگر اہالیان مدینہ نے بھی ان کی اطاعت کرتے ہوئے یزید کی بیعت توڑنے کا اعلان کر دیا۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

○ منذر جو کہ اس وفد کے ایک رکن تھے فرمانے لگے بے شک اس نے مجھے ایک لاکھ درہم نذرانہ دیا ہے لیکن یہ نذرانہ مجھے سچ کہنے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ یزید شراب پیتا ہے۔ چنانچہ اہالیان مدینہ منورہ پر جب یزید پلید کا فسق وفساد ظاہر و باہر ہو گیا تو سب نے اس کی بیعت توڑ ڈالی۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)۔

○ سب سے پہلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ اتار کر پھینکا اور کہا جس طرح میں نے اپنا عمامہ اتار پھینکا ہے اسی طرح میں یزید کی بیعت اپنے سر سے اتارتا ہوں کیونکہ وہ خدا کا دشمن اور ہمیشہ شراب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

○ پھر ایک آدمی اٹھا اور اس نے اپنا جوتا اتار کر پھینکا اور کہا اسی طرح میں یزید پلید کی بیعت اتارتا ہوں پھر سب نے اس طرح کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے عمامہ پھینکا، کسی نے جوتا حتی کہ مجلس میں عماموں اور جوتوں کا ڈھیر لگ گیا۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب۔

○ مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر تین دن تک حرم نبوی ﷺ کی بے حرمتی کی اور بے ادبی و بے دینی دی ایک ہزار سات سو آدمیوں کو مہاجرین وانصار اور علماء وتابعین میں سے شہید کیا۔ عورتوں اور بچوں کے علاوہ عوام میں سے دو ہزار آدمیوں کو مار ڈالا سات سو حافظ قرآن شہید ہوئے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

o یزید کے حکم کے مطابق تین دن تک حرم مدینہ مباح رہا۔ قتل و غارت گری، لوٹ مار اور بدکاری ان کا پیشہ رہا۔ یزیدی اپنے گھوڑوں کو مسجد نبوی میں جولانی دیتے تھے۔ اور مسجد شریف کا وہ حصہ جس کے متعلق صحیح حدیث میں آیا ہے کہ "یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے" (مشکوۃ شریف) وہاں ان کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب)

o حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ پر ایک دن ایسا بھی آئے گا جب انہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا اور مدینہ وحشی جانوروں کا مرکز بن جائے گا" (موطا امام مالک صفحہ ۳۵۹)۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو آپ سے پوچھا گیا کہ اہل مدینہ کو مدینے سے نکلنے پر کون مجبور کرے گا آپ نے فرمایا "برے حاکم" یعنی یزید وغیرہ۔ (فتح الباری جلد ۴، ص ۷۳، علامہ قسطلانی)

o حضرت سعید بن میتب جو کہ مشہور تابعی ہیں بیان فرماتے ہیں کہ حرہ کے دنوں میں تین دن تک مسجد نبوی میں اذان و اقامت نہ ہوئی اور میرے سوا (اہل مدینہ میں سے) مسجد شریف میں کوئی نہ تھا۔ اہل شام مسجد میں آتے تو کہتے یہ دیوانہ بڈھا یہاں کیا کر رہا ہے اور جب بھی نماز کا وقت آتا حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان و اقامت کی آواز آتی تھی اور میں اسی اذان و اقامت سے نماز ادا کر لیتا تھا۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۵ مشکوۃ شریف صفحہ ۵۳۷)

......: یہ واقعہ پڑھنے کے بعد آیت قرآنی کا یہ ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

"اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس نے مسجدوں میں اس کا نام لینے سے روکا اور اس کے اجاڑنے کی کوشش کی...... ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ بقرہ)

O صحابی رسول حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا گیا کہ ان کی داڑھی کے تمام بال غائب تھے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کی داڑھی کو کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا یہ شامیوں کے ظلم کی نشانی ہے۔ شامیوں کا ایک گروہ میرے گھر میں گھس آیا اور تمام اسباب خانہ (حتی کہ میرا پانی پینے کا پیالہ بھی) لے گئے اس کے بعد دوسری جماعت آئی گھر خالی دیکھا تو ان میں غصہ اور قہر کی آگ شعلہ زن ہوئی کہنے لگے شیخ کو ہلاؤ پھر تو ان لوگوں میں سے ہر ایک نے میری داڑھی کا ایک ایک بال اکھیڑنا شروع کر دیا اور اس طرح کر دیا جس طرح کہ تم مجھے اب دیکھ رہے ہو (جذب القلوب صفحہ ۴۳ تا ۴۴)۔

احادیث مقدسہ

۱۔ حضرت ابی عبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کا معاملہ حق و انصاف پر قائم رہے گا حتی کہ بنی امیہ کا ایک شخص اس میں رخنہ اندازی کرے گا اس کا نام یزید ہوگا۔ (مسند فردوس دیلمی ۵ صفحہ ۹۲، الصواعق محرقہ ص ۲۲۱، علامہ ابن حجر بیہقی)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو ۷۰ھ کی ابتداء سے اور لڑکوں کی حکومت سے۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۳۶۵)

O مفسر قرآن مورخ اسلام علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث اسی طرح اپنی مشہور کتاب البدایہ والنہایہ کی جلد ۸ کے صفحہ ۲۳۱ پر نقل کی ہے "۷۰ھ کی ابتداء یعنی ۶۰ھ کے بعد اگلے عشرے کے ابتدائی سال۔ چنانچہ سانحہ کربلا ۱۰ محرم الحرام شریف ۶۱ھ میں وقوع پذیر ہوا اور ۶۳ھ میں واقعہ حرہ کا وقوع ہوا اور بعد ازاں کعبۃ اللہ پر لشکر کشی کی گئی۔ کعبہ پر پتھر برسائے گئے، غلاف کعبہ جل گیا وغیرہ اور یہ تمام واقعات یزید پلید کے زمانہ شقاوت نشان میں ہوئے۔

o یعنی وہ بدنصیب حکمران لڑکے جن کے دور حکومت سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگتے رہے ہیں اور مسلمانوں کو اس بدترین دور سے پناہ مانگنے کا حکم فرماتے رہے ہیں وہ یزید بے دید کا دور حکومت ہے اور مروان کی اولاد اور ان جیسے برے لوگوں کا دور ہے۔(حاشیہ مشکوۃ شریف صفحہ ۳۱۵)

o یعنی ظالم لڑکوں کی حکومت والی بات ۶۰ھ کے آخر میں پوری ہوئی۔اس سن میں یزید تخت نشین ہوا تھا (ارشاد الساری، شرح بخاری ۱۰ صفحہ ۲۰۰،)

o اور جب یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ دی ہے تو اس نے مسلم بن عقبہ کے زیر کمان ایک لشکر تیار کر کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا اور حکم دیا کہ اہل مدینہ کے سامنے تین مرتبہ میری بیعت پیش کرنا اور اگر انکار کریں تو ان سے جنگ کرنا اور مدینہ منورہ کو اپنے لشکر کے لئے تین دن تک مباح قرار دے دینا۔

(ارشاد الساری، شرح بخاری ۱۰ صفحہ ۲۰۰،)

"اس زمانہ میں مدینہ منورہ لوگوں سے خالی ہو گیا تھا اور مدینہ طیبہ کے پھل پرندے چوپائے اور درندے کھاتے تھے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا"۔(بخاری، موطاء)

"اس سے مراد وہ فتنہ ہے جو ابتداء ہجرت سے ساتویں عشرے کے ابتداء میں ظاہر ہوا یا آپ کی وفات سے لے کر" اور امارۃ الصبیان سے مراد چھوٹی عمر کے جاہل لڑکوں کی حکومت ہے۔مثل یزید بن معاویہ اور اولاد مروان کے، اور اسی طرح کے اور حاکم اور طیبی نے ان کے حال پر تعجب کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ نوجوان لڑکے حاکم بنیں گے اور میری امت کا انتظام سنبھالیں گے حالانکہ وہ کم عمر ہوں گے قریش میں سے اور نبی کریم ﷺ نے خواب میں انہیں دیکھا تھا کہ وہ آپ کے منبر شریف پر کھیل کود رہے تھے اور یہ اس آیت وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس (سورہ

بنی اسرائیل۔۶۰) کی تفسیر میں آیا ہے جیسا کہ درمنثور فی التفسیر الماثور میں موجود ہے"۔

○ مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں جارہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے اے میرے اللہ مجھے 60ھ تک زندہ نہ رکھنا اور اے میرے اللہ میں لڑکوں کی حکومت بھی نہ دیکھوں"۔(فتح الباری ۱۳۔۱۸،ابن حجر عسقلانی)

○ آپ ﷺ ساتویں عشرے کی ابتداء کی شر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے اور لڑکوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ظاہر ہے کہ یہ ساتواں عشرہ ہجرت کے پہلے سال کے حساب سے ہے۔اس طرح یزید کا زمانہ خلافت اس میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ یزید ۶۰ھ میں بادشاہ ہوا۔

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا مانگا کرتے تھے یا اللہ میں ۶۰ھ کی بادشاہت سے تیری پناہ مانگتا ہوں چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۵۹ھ میں انتقال ہو گیا تھا۔(اشعات اللمعات ۴،ص۱۷۰)

(۵) "آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے میں نے قریش کے بعض چھوٹی عمر کے لڑکوں کو اپنے منبر پر بندروں کی طرح ناچتے کودتے دیکھا ہے"۔(تفسیر درمنثور۔سورہ بنی اسرائیل)

(۶) آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے بعض کم عمروں کے ہاتھوں ہوگی۔(مشکوۃ شریف)

(۷) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے برائی سر ستر برس (ساتویں عشرے کی ابتداء) سے اور سرداری لڑکوں کی سے۔ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال ہجرت سے ہے تا شامل ہوا امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھویں سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکوں سے اولاد مروان کی ہے۔(مظاہر حق ۴ صفحہ ۳۲۴ طبع لکھنو،علامہ قطب الدین)

(۸) یہی دعا معمولی الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مشہور صحابی حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ البتہ آپ زمانہ یزید تک زندہ رہے اور یزیدیوں کے ظلم جھیلے۔ (مجمع الزوائد، جلد ۶، ص ۲۴۱)

(۹) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی۔ میں نے عرض کی آقا غلام حاضر ہے ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو حرہ کے پتھروں کو خون میں ڈوبا ہوا دیکھے گا۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۵۸۵ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۵۵)

○ اور یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ حرہ کی اور یہ نہایت برا واقعہ ہے کہ زبان اور کان کلام کرنے والے اور سننے والے کے تحمل کہنے اور سننے کا نہیں رکھتے اور وقوع اس کا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کے ہوا کہ بعد واقعہ قتل امام حسین کے بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور ہتک حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور بہت سی خرابیاں کیں کہ کہہ نہیں سکتے (حرم نبوی میں زنا بالجبر وغیرہ) اور بعد خراب کرنے مدینہ کے یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا (مظاہر حق ۴ صفحہ ۳۲۵)

○ بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی تاریخ صغیر کے صفحہ ۶۶ پر بھی اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

○ مورخ اسلام علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں "جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اس کی بدعات اور ظلم اور ناحق کوشی وحق پوشی کا عالم میں ظہور ہوا تو انہوں نے دینی جوش میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی۔ عبداللہ بن زبیر اور یزید کی لڑائی ہوئی جس میں انصار کو پسپا ہونا پڑا۔ لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مہاجرین انصار سے ستر بدری شہید ہوئے۔ عبداللہ بن حنظلہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس معرکہ میں مرتبہ شہادت کو پہنچے یہ واقعہ ان ظلموں میں سے ایک ظلم تھا جو یزید سے سرزد ہوئے۔ (تاریخ ابن خلدون اردو ۲ صفحہ ۲۵۳)

O حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ وضاحت فرماتے ہیں "یعنی جب یزید پلید کو مسلم بن عقبہ اور اس کے لشکریوں کے ہاتھوں اہالیان مدینہ منورہ پر کئے گئے مظالم کی اطلاع ملی تو وہ بہت زیادہ خوش ہوا۔

(۱۰) حضور ﷺ نے فرمایا "جب زمین میں کوئی برائی ہوتی ہے تو اگرچہ کوئی آدمی وہاں موجود ہو لیکن اس برائی کو برا سمجھے اور اس سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرے تو گویا وہ وہاں تھا ہی نہیں اور جو اس برے واقعہ کے وقت وہاں موجود نہ بھی ہو لیکن جب وہ اس برائی کا ذکر سنے اور خوش ہو تو وہ بھی اسی طرح گناہگار ہوتا ہے گویا وہ اس برائی میں شامل تھا"۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۵۱۵)

(۱۱) جو شخص کسی کام کا سبب بنے تو بے شک وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہ بھی کرے لیکن "دلالت فعل" کے سبب وہ بالکل اس کام کے کرنے والے کی طرح ہوگا اور اسی مرتکب فعل کی طرح ہر طرح کی جزا و سزا کا مستحق ہوگا۔ (بخاری شریف)

(۱۲) حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جو مدینہ شریف کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا معاملہ کرے گا وہ گھل کر ختم ہو جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل کر ختم ہو جاتا ہے۔ (بخاری شریف ۱ صفحہ ۲۵۳)

(۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس شہر مدینہ منورہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں سیسے کی طرح پگھلائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم شریف ۱ صفحہ ۴۴۵)

(۱۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے تاجدار مدینہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جس نے اہالیان مدینہ منورہ کو خوفزدہ کیا پس درحقیقت اس نے میرے دل کو خوفزدہ کیا۔ امام منذری فرماتے ہیں اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس روایت کے تمام راوی صحیح ہیں (الترغیب والترھیب ۲ صفحہ ۲۴۲)

(۱۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے میرے اللہ جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے اور ان کو ڈرائے تو اسے ڈرا۔ نیز فرمایا اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی اور نہ قبول فرما اس سے فرض اور نہ نفل۔ (الترغیب والترھیب، جلد ۲، ص ۲۴۲)

(۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا اور اس پر اللہ کی لعنت ہو اور تمام کائنات کی لعنت ہو (الترغیب والترھیب ۲ صفحہ ۲۴۲)

○ علامہ نووی لکھتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو اہل مدینہ کے ساتھ دنیا میں برائی کا ارادہ کرے پس اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بالکل مہلت نہیں دیتے جیسا کہ بنی امیہ کے ان لوگوں کے ساتھ ہوا جو اہل مدینہ کے ساتھ لڑے۔ مثل مسلم بن عقبہ کے۔ پس وہ اس جنگ سے واپسی پر ہی ہلاک ہو گیا۔ پھر اس کے جلد ہی بعد اس کو اس مہم پر بھیجنے والا یزید بھی ہلاک ہو گیا اور ان کی طرح دوسرے بھی جنہوں نے ان کے ساتھ مل کر یہ ظلم کئے اور کہا گیا ہے کہ جس نے بھی کبھی ایسا ارادہ کیا ہے وہ کبھی اپنی مراد کو نہیں پہنچتا۔ (حاشیہ مسلم نووی، ا، ص ۴۴۱)

(۱۷) "اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے جو آدمی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں پگھلائے گا جیسے سیسہ آگ میں پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔

O اور احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مہلت نہیں دے گا بلکہ جلد ہی اس کی حکومت جاتی رہے گی جس طرح مسلم بن عقبہ وغیرہ کے ساتھ ہوا تھا۔ مسلم بن عقبہ بھی جلد ہی ہلاک ہو گیا اور اسی طرح اسے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کے لئے بھیجنے والا یزید بھی جلد ہی اپنے انجام کو پہنچ گیا تھا۔ (فتح الباری شرح بخاری ۴ صفحہ ۷۵)

O علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ واقعہ حرہ میں ہوا جو کہ یزید عنید کے زمانہ میں ہوا اور ان لشکروں پر مسلم بن عقبہ امیر تھا اس نے حرم نبوی ﷺ کو مباح کیا۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ۱۰ صفحہ ۱۲۷)

O چنانچہ یزید شقی کے حال سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ واقعہ حرہ کے بعد تھوڑی مدت میں ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آیا اور سل اور دق کے مرض میں گھلتا ہوا ختم ہو گیا۔ (اشعۃ اللمعات ۲ صفحہ ۳۹۵)

O یزید پلید کا ایسا ہی حال ہوا کہ چند روز بعد واقعہ حرہ کے بیماری دق اور سل کی سے ہلاک ہو گیا۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ ۲۔ صفحہ ۴۳۷)

یعنی یزید دمشق میں حوارین کے مقام پر مر گیا۔ ایک شاعر نے اس کی قبر کو دیکھ کر ایک شعر کہا "یعنی اے وہ قبر جو حوارین میں ہے تو تمام انسانوں سے برے آدمی کو چھپائے ہوئے ہے"۔ (مروج الذہب ۳ صفحہ ۶۳)

O ۱۲۹ھ میں عباسیوں کے داعی ابو مسلم خراسانی نے جب اقتدار پر قبضہ کیا اور اموی خاندان کا خاتمہ کیا تو اہل بیت کے انتقام میں اس نے تمام اموی خلفاء بمع یزید (باستثناء عمر بن عبدالعزیز) کی قبریں ت[illegible] ش کر کے انہیں قبروں سے نکالا اور ۸۰۔ ۸۰ کوڑے مروائے اور سولی پر لٹکایا۔ بعد ازاں ان [illegible] لو جلا دیا۔ (سیرۃ النعمان از شبلی ا صفحہ ۵۸)

(۱۸) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ آدمی ایسے بد بخت ہیں کہ ان پر "میں نے بھی لعنت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے" اور تمام مستجاب الدعوات نبیوں کی بھی ان پر لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلانے والا' اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا' اور ظلم کے ساتھ حکومت کرنے والا تا کہ ان لوگوں کو عزت دے جن کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور ان لوگوں کو ذلیل کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جاننے والا اور "میری اہل بیت کرام کے متعلق جو معاملہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اسے حلال جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا"۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۴)

○ "اور میری اہل بیت کے متعلق وہ بات حلال جاننے والا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے یعنی ان کو ایذا دینی اور انکی تعظیم ترک کرنی اور عترت سے مراد آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں اور وہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہے اور پھر آگے ان کی اولاد" (نور الابصار صفحہ ۱۲۳)

○ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری اہل بیت کرام پر ظلم کرے اور مجھے اہل بیت کے بارہ میں ایذا دے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔ (تنویر الازہار جلد ۱ صفحہ ۵۲۶)

○ اور حلال جانے اولاد میری سے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تعظیم نہ کرنی ان کی کو حلال جانے۔ اس پر بھی لعنت ہے۔ (مظاہر حق ۱ صفحہ ۵۷)

○ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ اسباب لعنت میں سے وہ کون سی بات ہے جو یزید بے نصیب میں موجود نہیں تھی اور جب ان چھ اسباب میں سے ایک سبب والا بھی زبان مصطفوی کے مطابق لائق لعنت ہے تو پھر یزید بد بخت جس میں یہ چھ کے چھ اسباب لعنت بدرجہ اتم موجود ہیں کیوں لائق لعن نہ ہوگا بلکہ چھ اسباب کے لحاظ سے ایک مرتبہ نہیں پورا چھ دفعہ مستحق سب وشتم و لائق لعن وطعن ہوگا"۔

○ یزید پلید کا ایک شعر ہے "تیرے رب نے یہ تو کہیں نہیں کہا کہ شراب پینے والے کی بربادی ہو یا ہلاکت ہو ہاں البتہ تیرے رب نے یہ کہا ہے کہ نماز پڑھنے والوں کی بربادی ہو" (استغفر اللہ)۔ (یزید پلید کس دیدہ دلیری سے قرآن کی آیت اور اسلام کے ایک اہم رکن کا مذاق اڑا رہا ہے) (تاریخ کامل، ابن اثیر، ۴، ص ۶۳)

○ یزید پلید کا ایک قول ہے "یعنی میرے نزدیک کلمہ پڑھنے کے بعد جو میرا سب سے پیارا اور پسندیدہ کام ہے وہ جنگ حرہ میں مدینہ والوں کا قتل ہے" (استغفر اللہ) (البدایہ والنہایہ ۸ صفحہ ۲۲۵)

○ یزیدی فوج کے ایک افسر عبداللہ بن نمیر کا نظریہ دیکھیں۔ ذلیل کہا کرتا تھا "میرے خیال کے مطابق میرا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑنا کافروں اور مشرکوں کے ساتھ لڑنے سے زیادہ بہتر اور زیادہ کارثواب ہے"۔ (البدایہ والنہایہ ۸ صفحہ ۱۸۱)

○ مروان علیہ اللعنۃ کو برا کہنا چاہئیے اور اس کی عداوت اہل بیت کے خیال سے اس شیطان سے دل نہایت بیزار رکھنا چاہئیے (فتاوی عزیزی صفحہ ۲۲۵۔ ۳۸۰)

○ یزید پلید کا ایک شعر ہے "بنی ہاشم نے حکومت کے لئے ایک کھیل کھیلا ہے ورنہ ان کی طرف نہ کوئی خبر آئی اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی (معاذ اللہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف لوگوں پر حکومت کرنے کے لئے نبوت کا ایک ڈھونگ رچایا تھا ورنہ (نقل کفر کفر نباشد) آپ کوئی نبی پیغمبر نہیں ہیں۔ (تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۶۱)

○ یزید پلید کا ایک شعر "جب ہم پرانے امور میں نظر ڈالتے ہیں تو شراب کا متواتر پینا حلال پاتے ہیں" (تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۹۰)

(۱۹) مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے شراب پینے سے انسان میں ترک الصلوۃ قتل و غارت گری اور محرام کو حلال سمجھ لینے جیسی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (نسائی شریف ۲ صفحہ ۳۲۹)

(۲۰) فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم "شراب وہی شخص پیئے گا جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں

رکھتا"۔(نسائی جلد۲،ص ۳۲۲)

○ اس سلسلہ میں یزید بے دید کا ایک شعر "یعنی مر کر دوبارہ اٹھنے کی جو باتیں کی جاتی ہیں وہ دل کو دنیا سے مایوس کر دینے والی غلط کہانیاں ہیں" (تذکرۃ الخواص صفحہ ۲۹۱)

(ف) "یزید کا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دلوانا' حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیعت کے لئے تنگ کرنا اور انکار بیعت پر آپ کے قتل کا حکم دینا' حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا حکم دے کر ابن زیاد کو کوفہ بھیجنا' تمام سانحہ کربلا' مخدرات عصمت کا بے پردہ اپنے دربار میں پیش کرنا' وقوعہ کربلا پر یوم فتح منانا' اس لٹے پٹے قافلے کو دیکھ کر طنزیہ اشعار کہنا' سر امام عالی مقام کو چھڑی مارنا' بطور نشانی فتح تا زندگی سر امام اپنے خزانہ میں رکھنا وغیرہ ایسے افعال قبیحہ ہیں جن سے یزید کی اہل بیت کرام سے بغض وعداوت اظہر من الشمس واضح ہو رہی ہے"۔

(۲۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق شہزادہ حسین میری جھولی میں کھیلا کرتا تھا ایک دن میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی دیکھا کہ نواسہ رسول اعظم آپ کی آغوش مقدس میں ہے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کیا بات ہے کہ آپ رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی جبریل امین میرے پاس حاضر ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ میرے اس پیارے نواسے کو میرے ہی امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والے شہید کر دیں گے۔(مشکوۃ شریف صفحہ ۵۶۴)

(۲۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کا یہ پیارا نواسہ حسین آپ کے کائنات سے پردہ فرمانے کے بعد "طف" کی زمین میں شہید

کر دیا جائے گا اور آپ نے وہاں کی سرخ مٹی لا کر دی اور فرمایا اس زمین میں جناب امام کی آخری آرام گاہ ہو گی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا اس سے کربلا کی خوشبو آ رہی ہے اور آپ نے وہ مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی اور فرمایا اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا پیارا حسین شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے وہ مٹی ایک شیشی میں محفوظ کر لی آخر وہ سخت دن بھی آ گیا جب وہ مٹی خون بن گئی اور اس دن جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرزمین عراق کے میدان کربلا میں شہید ہو گئے جیسا کہ جناب مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۷۹۴ طبع مصری)

(۲۳) حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں ایک دن ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو آپ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں تو آپ نے فرمایا میں نے ابھی ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک پر دھول پڑی ہوئی تھی۔ حضرت ام سلمٰی فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے۔ آپ اتنے پریشان ہیں اور آپ کا سر مبارک اور ریش مبارک غبار آلود ہیں آپ نے فرمایا میرا پیارا نواسہ حسین شہید ہو گیا ہے اور میں مقتل حسین میں گیا ہوا تھا۔ (ترمذی شریف ۲ صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ)

(۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پریشان حال ہیں اور آپ کا چہرہ مبارک غبار آلود ہے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں یا رسول اللہ یہ شیشی میں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں (شہداء کربلا) کا خون ہے جسے میں اب تک

اکٹھا کررہا ہوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں نے وہ وقت نوٹ کرلیا حتیٰ کہ جب شہادت امام عالی مقام کی خبر مدینہ منورہ میں پہنچی تو میں نے دیکھا آپ کی شہادت کا بالکل وہی وقت تھا جب مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ۷ صفحہ ۴۸ مشکوۃ ۵۷۲)

(۲۵) حضرت انس بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا "یہ میرا پیارا بیٹا حسین ایک ایسی زمین میں قتل کیا جائے گا جسے کربلا کہا جائے گا۔ پس تم میں سے جو کوئی وہاں موجود ہو تو چاہیے کہ وہ پیارے حسین کی مدد کرے"۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ا صفحہ ۶۸، علامہ ابن حجر عسقلانی)

(۲۶) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا سے گزرے اور فرمایا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ذوی الاحترام گروہ یہاں شہید ہوگا۔ یہ میدان ان کے پڑاؤ کی جگہ ہے یہاں ان کا خون بہایا جائے گا اور ان کی شہادت پر زمین و آسمان روئیں گے۔

○ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ کا علم تھا اور آپ نے اس میدان سے گزرتے ہوئے مقتل حسین کی نشاندہی فرمائی اور اس میدان کو "میدان کرب وبلا" کہہ کر پکارا (شواہد النبوۃ صفحہ ۲۸۶ البدایہ والنہایہ، ۸، ص ۲۰۵، مستدرک، ۳، ص ۱۷۰، (نور الابصار صفحہ ۱۴۰)

(۲۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوانوں کے ہاتھ سے ہوگی"۔ (بخاری شریف ۲ صفحہ ۱۰۴۵ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۵۴)

(۲۸) مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں تشریف لے جارہے تھے اور دعا مانگ رہے تھے اے میرے اللہ مجھے ۶۰ھ اور لڑکوں کی حکومت تک زندہ نہ رکھنا"۔ اس میں اشارتاً بیان کیا گیا ہے کہ پہلا حاکم لڑکا ۶۰ھ میں تخت نشین ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یزید اس سن میں حاکم بنا۔ ان مہلک حاکم لڑکوں میں پہلا یزید ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں ساٹھ ہجری اور

لڑکوں کی حکومت کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں اور یزید بڑے بڑے شہروں سے تجربہ کار بزرگ حاکموں کو معزول کر کے ان کی جگہ اپنے رشتہ دار لڑکوں کو حاکم بنا دیتا تھا۔

(فتح الباری، جلد ۱۳، ص ۸)

○ "امت محمدیہ کو ہلاک کرنے والے حاکم لڑکوں میں سے پہلا حاکم یزید ہے۔ اس پر وہ ہو جس کا وہ مستحق ہے اور وہ بڑے بڑے شہروں سے تجربہ کار بزرگ حاکموں کو معزول کر کے ان کی جگہ اپنے رشتہ دار لڑکوں کو حاکم بنا دیتا تھا۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۰ علامہ بدر الدین عینی)

○ مسند امام احمد اور نسائی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت کا فساد قریش کے کچھ بے وقوف کم عمروں کے ہاتھوں ہوگا اور مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں لڑکوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نیز آپ نے فرمایا کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تمہارا دین تباہ کر دیں گے اور اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہاری دنیا برباد کر دیں گے یعنی تمہیں ہلاک کر دیں گے یا تمہارا مال چھین لیں گے یا پھر دونوں چیزیں ہی یعنی تمہاری جان اور مال تباہ کر دیں گے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کیا کرتے تھے اے میرے اللہ مجھے ۶۰ھ اور نوعمروں کی حکومت تک زندہ نہ رکھنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا قبول فرمائی اور وہ ۶۰ھ اور نوعمروں کی حکومت سے ایک سال قبل ہی انتقال فرما گئے اور اس دعا میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نوعمروں کی حکومت کی ابتداء ۶۰ھ میں ہوئی چنانچہ یزید بن معاویہ اسی سن میں حکمران بنا۔ (ارشاد الساری شرح بخاری ۱۰ صفحہ ۱۷۰، علامہ قسطلانی)

O غالباً آپ کی مراد ان حاکم لڑکوں سے خلفاء راشدین کے بعد خلفاء ہیں مثل یزید اور عبدالملک بن مروان وغیرہ کے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۱۰)

O شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں "مراد بآں غلمہ کشندگان عثمان و علی و حسن و حسین اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۔۔۔۔۔ و مراد یزید بن معاویہ و عبداللہ بن زیاد و مانند ایشاں اند از احداث و نو سالاں بنی امیہ خزلہم اللہ و بتحقیق صادر شد از ایشاں از قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و بند کردن ایشاں و کشتن خیار مہاجرین و انصار آنچہ شد (اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ۴ صفحہ ۱۵۵)

O اسی حدیث کے تحت شارح مشکوۃ علامہ قطب الدین خان صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں اور مراد ان لڑکوں سے حضرت عثمان و حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قاتلین ہیں اور اس سے مراد یزید بن معاویہ اور عبداللہ بن زیاد اور مانند ان کے ہیں اللہ انہیں ذلیل کرے اور ان سے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صادر ہوا (انہیں قید کیا اور مہاجرین و انصار کے بزرگوں کو قتل کیا) (مظاہر حق ۴ صفحہ ۳۲۰)

O "غلمۃ" اور اس لفظ کا اطلاق ہر ایسے شخص پر ہوتا ہے جو کم عقل، غیر مدبر اور کمزور ایمان والا ہو اگرچہ وہ ظاہری طور پر بالغ ہی کیوں نہ ہو اور ان بے عقل کمزور ایمان والے غیر مدبر ظالم نوعمر حاکموں سے مراد بنو امیہ کے حکمران ہیں (یزید بے دید اور مروان وغیرہ) (فتح الباری شرح بخاری ۱۳ ص ۷)

(۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کرے گی لوگوں کو یہ قریش کی قوم ابو ہریرہ نے کہا میں چاہوں تو ان کے نام بھی بتا دوں (فساد کے خطرہ سے نام نہیں لیا)

اس حدیث میں حکومت بنی امیہ کے فسادوں کی خبر ہے چنانچہ امام حسین کی

شہادت اور اس کے بعد سینکڑوں اصحاب مدینہ میں یزید کے لشکر کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (مشارق الانوار صفحہ ۲۸۴)

O علامہ شیخ محمد صدیق نجیب آبادی دیوبندی شرح ابوداؤد میں مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی' مولانا انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی' مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری اور مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی کی تقاریر سے استفادہ کرتے ہوئے لکھتے "یعنی یہ بات بعید از احتمال نہیں ہے کہ اس اندھے اور بہرے فتنے سے مراد وہ فتنہ ہو جو یزید بے دید کے دور حکومت میں واقعہ ہوا یعنی امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت کا قتل (انوار المحمود شرح ابوداؤد صفحہ ۳۶۴، محمد صدیق نجیب آبادی)

O اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے بے وقوف کم عمر حاکموں کے ہاتھوں سے دین کے فساد کی خبر دی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بتا سکتا ہوں یا وہ احادیث مبارکہ مراد ہیں جن میں ظالم حکموں کے نام ان کے حالات اور ان کی برائی بیان کی گئی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جان کے خوف سے صاف صاف کسی کا نام نہیں لیتے تھے البتہ اشارے کنائے سے بعض کا ذکر کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے میں اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں ۶۰ھ کے سرے سے اور نو عمروں کی حکومت سے اور آپ کا اشارہ یزید مردود کی خلافت کی طرف تھا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر اور خدا اس کے ساتھیوں کو بھی ذلیل کرے یزید ۶۰ھ میں حکمران بنا اور حضرت ابو ہریرہ کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی اور وہ یزیدی حکومت سے ایک سال قبل ۵۹ھ میں وفات پا گئے تھے۔ (روح المعانی ۶ صفحہ ۱۹۲)

(۳۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا' حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ

عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا "جو ان سے لڑے گا اس سے میں خود لڑوں گا اور جو ان سے صلح و آشتی کا معاملہ رکھے گا میں اس کی سلامتی کا طالب ہوں گا"۔ (ترمذی شریف ۲ صفحہ ۲۲۷، مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۲)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا ملک بدر کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا کی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے" (المائدہ آیت ۳۳) چنانچہ ایسا ہی ہوا خولی بن یزید گرفتار کر کے مختار کے پاس لایا گیا۔ مختار نے پہلے اس کے ہاتھ پیر کٹوائے پھر سولی چڑھایا پھر آگ میں جھونک دیا اسی طرح چھ ہزار کوفیوں کو جو کہ قتل امام میں شریک تھے مختار نے طرح طرح کے عذاب دے کر ہلاک کیا" (سوانح کربلا از مولانا نعیم الدین مراد آبادی صفحہ ۱۱۷)

○ دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے "جو لوگ مخالف ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے اللہ تعالیٰ نے انہیں ذلیل کر دیا" (پ ۲۸ س مجادلہ) ایک اور مقام پر ارشاد ہے "بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں" (پ ۲۸ س مجادلہ، آیت ۵)

○ نیز فرمان الٰہی ہے "یعنی کیا وہ نہیں جانتے کہ جو مخالفت کرے اللہ اور اس کے رسول کی پس واسطے اس کے آگ ہے دوزخ کی، ہمیشہ رہے گا وہ اس میں، یہ بہت بڑی ذلت ہے ان کے لئے" (پ ۱۰، سورہ توبہ آیت ۶۴)۔ (یزید ذلیل و دوزخی یقیناً ہے)

(۳۱) حضرت وحشی نے بیان کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں کلمہ شریف پڑھ

کر مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا اے وحشی میرے سامنے نہ بیٹھا کرو کیونکہ جو میرے پیاروں کو قتل کرے میں اس کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتا (معجم اوسط طبرانی ۲ صفحہ ۴۷۶)

O یزید عنید نے سانحہ کربلا کے بعد ایک شعر میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے "یعنی ہم نے آل محمد کے سرداروں کی ایک نسل کو قتل کر دیا ہے اور بدر کا بدلہ لے لیا ہے' اب حساب برابر ہو گیا ہے'" (صواعق محرقہ صفحہ ۲۲۰)

(ف) حضور ﷺ نے حضرت حمزہ کے قاتل کے چہرہ سے بھی نفرت فرمائی ہے' یزید نے تو حضور ﷺ کا گلستان اُجاڑا ہے اس سے حضور ﷺ کو بدترین نفرت ہے۔

(۳۲) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باب کعبہ کو پکڑ کر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا "بے شک تم میں میری اہل بیت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور اس کشتی سے جس نے تخلف کیا وہ ہلاک ہو گیا"۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۵)

O یعنی یزید بدنصیب کی بدبختی میں کیا شک ہے جو کام اس بدبخت نے کئے کوئی کافر و فرنگ بھی نہیں کر سکتا۔ (مکتوبات شریف، جلد ۲، ص ۳۴)

O محقق بالاتفاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ بھی امام ربانی کے ہم نوا ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "ہماری رائے کے مطابق یزید مبغوض ترین انسان ہے اس بدبخت نے جو کارہائے بدسرانجام دیئے ہیں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت" (تکمیل الایمان صفحہ ۱۷۸)

O غیر مقلد حضرات کے مایہ ناز محدث علامہ وحید الزمان رقمطراز ہیں "حکمران ہونے کے بعد اس نے وہ گن پیٹ سے نکالے کہ معاذ اللہ! امام حسین کو قتل کرایا' اہل بیت کی اہانت کی' جب سر مبارک امام کا آیا تو مردود کہنے لگا میں نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے"۔ (تیسیر الباری ۱۱ صفحہ ۹۶)

O مشہور دیوبندی محدث، مفسر اور فقیہ مولانا سید امیر علی لکھتے ہیں "یزید مردود اور اس کے ساتھیوں کی ذات سے اہل بیت کے حق میں شہید کرنے اور تعظیم نہ کرنے کی بدذاتی سرزد ہوئی"۔ (تفسیر مواہب الرحمان سورہ حشر)۔

O امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ذرا یزید بے دید کا نظریہ دیکھیں "یعنی ابن زیاد میرا وہ دوست ہے جس نے (معاذ اللہ) "خارجی حسین" کو قتل کیا اور یہ میرے دشمنوں اور حاسدوں کو نیست و نابود کرنے والا ہے۔ (نعوذ باللہ) (تذکرہ الخواص صفحہ ۲۹۰)

(ف) (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ جن کو "جنتی جوانوں کے سردار" کہیں یزید لعنتی رسول اللہ ﷺ کا منکر امام حسین رضی اللہ عنہ کو "خارجی" کہے یہ کسی مسلمان کو تو گوارا نہیں۔

(۳۳) بخاری شریف کے صفحہ ۵۳۰ اور ۸۸۶ پر اور دیگر کتب صحاح ستہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ آپ سے ایک آدمی نے مچھر کے خون کے بارے میں (احرام کی حالت میں مچھر مارنا) مسئلہ پوچھا۔ آپ نے پوچھا تو کہاں کا رہنے والا ہے تو اس نے کہا عراق کا۔ آپ نے فرمایا لوگو اس عراقی کو دیکھو۔ یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس پیارے نواسے کو شہید کیا ہے جس کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا یہ دونوں شہزادے (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دنیا میں میرے پھول ہیں۔

(۳۴) حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی جو مومن ہوگا وہ تم سے ضرور محبت کرے گا اور جو منافق ہوگا وہ تم سے بغض رکھے گا۔

(۳۵) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علی سے محبت رکھے گا گویا اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس کی محبت مجھ

سے ہوگئی گویا اس کی محبت خدا سے ہے اور جو علی سے بغض رکھے گا گویا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا گویا اس نے خدا سے بغض رکھا۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۱۷۴)

(۳۶) "مشہور صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "ہم گروہ صحابہ منافقوں کو حضرت علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغض سے پہچان لیا کرتے تھے" (ترمذی شریف ۲ صفحہ ۲۱۳)

"یزید جہنمی ہے" شرح "مغفور لھم" والی حدیث بخاری

○ سید عالم ﷺ نے فرمایا "میری اُمت کا سب سے پہلا لشکر جو مدینہ قیصر پر حملہ کرے گا ان کے گناہ معاف ہیں"۔ (ملخصاً مغفور لھم والی حدیث بخاری)

یہ روایت بوجوہ یزید کی مغفرت اور صداقت وحقانیت پر دلالت نہیں کرتی۔

اوّلاً: اس لئے کہ اس روایت میں مدینہ قیصر پر حملہ کا ذکر ہے اور مدینہ قیصر کا کسی لغت کی کتاب میں معنی "قسطنطنیہ" نہیں بلکہ قیصر ایک حدود وعلاقہ کا نام ہے جس کے کئی شہر ہیں اور مضمون حدیث کے مطابق اس حملہ کا تعلق کسی بھی شہر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

:...... چنانچہ قیصر کے شہر پر سب سے پہلا حملہ خود سید عالم ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارک میں ۸ ھ میں ہوا۔ دوسری بار حملہ قیصر کے دارالسلطنت شہر حمص پر ۱۶ ھ خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جبکہ یزید ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

○ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق یزید ۲۵ ھ یا ۲۶ ھ میں پیدا ہوا۔

○ اگر بالفرض مدینہ قیصر سے "قسطنطنیہ" ہی لیا جائے تو بھی یہ بات قابل توجہ ہے کہ قسطنطنیہ پر پہلا حملہ ۳۲ ھ عہد عثمانی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں ہوا تھا۔ دوسرا حملہ ۴۳ ھ' تیسرا حملہ ۴۴ ھ اور چوتھا ۴۷ ھ میں عبدالرحمٰن بن خالد رضی

اللہ عنہ کی سرکردگی میں ہوا جبکہ یزید جس لشکر میں شامل ہوا وہ ۴۹ھ یا ۵۰ھ یا اس کے بعد حملہ آور ہونے والا لشکر تھا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ' عمدۃ القاری شرح بخاری)

○ حدیث مذکور میں لفظ ''مغفور'' کا معنی گذشتہ گناہ معاف ہونے کے ہیں جیسے حدیث پاک میں حاجی کے بارے ''مغفور'' کا لفظ استعمال فرمایا گیا۔ ایسی اور بھی بے شمار مثالیں موجود ہیں مگر اس ''مغفور'' کو جنتی کے معنی میں نہیں لیا جا سکتا۔ اگر بالفرض مذکورہ حدیث بخاری کا مصداق یزید کو ٹھہرایا بھی جائے پھر بھی یزید جنتی قرار نہیں پاتا۔ اس لئے کہ مدینہ قیصر پر حملہ کا زمانہ پہلے کا ہے اور ''معرکہ کربلا'' اور ''مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ'' پر حملہ اور غارت گری کا زمانہ بعد کا جس کا سو فیصد بوجھ ''یزید پلید'' کے سر پر ہے جس سے اُسے کسی طرح بھی بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا'' (لہذا یزید قطعی جہنمی ہے)

(مفسر قرآن مفتی محمد رضاء المصطفےٰ ظریف القادری)

○ ۵۰ھ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بلاد روم کی طرف جہاد کیلئے ایک بڑا لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر سفیان بن عوف کو بنایا اور اپنے بیٹے یزید کو ان کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا تو یزید بیٹھ رہا اور حیلے بہانے کئے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسے بھیجنے سے رُک گئے۔ (ابن اثیر جلد ۳، ص ۱۹۷)

○ ''علامہ شبلی اور سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ مسلمان خلفاء اور سلاطین میں سے ہر باہمت نے اس کے پورا کرنے کے لئے قسمت آزمائی کی مگر ازل سے یہ سعادت سلطان محمد فاتح کی قسمت میں آ چکی تھی''۔ (سیرۃ النبی ۳ صفحہ ۲۹۹)

○ ''سلطان محمد خان علماء و فضلاء' عابدوں اور زاہدوں اور اپنے پیر و مرشد کو دعا کے لئے عرض کر کے ۲۰ مئی ۸۵۷ھ کو قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا اور اس کے پیر و مرشد نے اس وقت تک سجدے سے سر نہیں اٹھایا تھا جب تک شہر فتح نہ ہوا۔ اسی لئے یہ مشہور ہے کہ

قسطنطنیہ دعاؤں سے فتح ہوا تھا۔ سلطان نے ایشیائے کوچک کے پانچ ہزار مسلمانوں کو یہاں آباد کیا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے متصل ایک مسجد بنوادی۔ اس طرح سلطان محمد خان ثانی "سلطان فاتح کے لقب سے مشہور ہوا"

(تاریخ اسلام اکبر شاہ نجیب آبادی ۳ صفحہ ۵۲۸)

O قسطنطنیہ پر سب سے پہلا حملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ۳۲ھ میں حضرت امیر معاویہ کی زیر سرپرستی کیا گیا تھا چنانچہ مورخ ابی یعقوب رقمطراز ہیں " واغزی، عثمان جیشا امیر هم معاویه علی الصائفة سنة اثنتین و ثلاثین فبلغوا الی مضیق القسطنطنیة و فتحوا فتوحا کثیرة۔ (تاریخ یعقوبی ط ج بیروت)

O مورخہ ابن اثیر لکھتے ہیں " فی سنة ۳۲ غزا معاویه مضیق القسطنطنیه و معه زوجته عاتکة" (تاریخ کامل ۲ صفحہ ۳۲)

O مورخ اسلام مسفر قرآن علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں " غزا معاویة بلاد الروم حتی بلغ المضیق القسطنطنیه(البدایه و النهایه)

O مورخ اسلام علامہ ابن خلدون ایک اور لشکر کا تذکرہ کرتے ہیں " و دخل المسلمون سنة اثنتین و اربعین الی بلاد الروم فهزموهم و قتلوا جماعة من البطارقه و اثخنوا فیها ثم دخل بسر بن ارطاط ارضهم سنة ثلاث و اربعین و مشی بها و بلغ القسطنطنیة(تاریخ ابن خلدون ۲ صفحہ ۱۳)

O عصر حاضر کے مورخ شاہ معین الدین ندوی لکھتے ہیں " ان اہم معرکوں میں اور فتوحات کے علاوہ عہد عثمانی میں اور چھوٹی چھوٹی لڑائیاں اور فتحیں بھی حاصل ہوئیں۔ نیز ۳۲ھ میں حضرت امیر معاویہ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا" (تاریخ اسلام ندوی ۱ ص ۲۵۷)

○ جس ۵۱ھ والی جنگ میں یزید عنید بادل ناخواستہ مجبور و مبغوض ہو کر گیا تھا وہ جیش اولی نہیں تھا بلکہ اس سے بہت پہلے ۳۲ھ اور ۴۲ھ میں قسطنطنیہ پر لشکر حملہ آور ہو چکے تھے۔ کیونکہ بشارت اول جیش کے الفاظ کے ساتھ مختص ہے اور ''جیش اول بالاتفاق'' حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت امیر معاویہ کے زیر کمان ۳۲ھ میں گیا تھا لیکن یزید کی پیدائش بالاتفاق ۲۵ھ یا ۲۶ھ کی ہے۔

○ علامہ دمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں ''یزید بے دید صحابہ میں سے نہیں ہے'' کیونکہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوا تھا'' (حیاۃ الحیوان ج ۲ صفحہ ۱۷۵)

○ حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں ''یزید عنید ۲۶ھ میں پیدا ہوا۔

○ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابو خالد یزید بن معاویہ اموی ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں پیدا ہوا۔

○ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں یزید بد بخت شقی و سرکش ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوا۔

○ اسی طرح حاشیہ مکتوبات شریف اور تاریخ ابن خلکان پر بھی مذکور ہے بلکہ تاریخ کی تمام کتابوں میں یہی لکھا گیا ہے کہ یزید ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں پیدا ہوا تھا بلکہ علامہ حافظ ابن کثیر نے تو ایک قول ۲۷ھ کا بھی نقل کیا ہے (البدایہ والنہایہ ۸ ص ۲۳۶)

(ف) اس حساب سے یزید بے دید کی عمر ۳۲ھ میں ۲۵ھ کے مطابق سات سال ۲۶ھ کے مطابق چھ سال اور ۲۷ھ کے مطابق پانچ سال بنتی ہے۔

○ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں ہاں البتہ یزید عنید حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں بادل ناخواستہ بلکہ جبراً وزجراً بھیجا گیا تھا۔

○ تاریخ کامل ابن اثیر (اُردو) جلد ۲، ص ۱۹۷: ''۵۰ھ میں سفیان بن عوف

کے زیرکمان امیر معاویہ نے ایک لشکر جرار بلاد روم کی طرف روانہ کیا اور اپنے بیٹے یزید کو بھی اس لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا۔ یزید حیلے بہانے بنا کر بیٹھ رہا امیر معاویہ نے اس کو رخصت دے دی۔ شومی قسمت سے اس لشکر میں وبا پڑ گئی جب اس کی اطلاع یزید کو ملی تو اس نے دو شعر کہے:

"مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ اس لشکر پر بخار اور بلائیں نازل ہوئی ہیں" میں تو اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوں اور ام کلثوم (یزید کی محبوبہ بیوی) میری آغوش میں ہے۔ جب امیر معاویہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے قسم کھالی کہ اب میں یزید کو سفیان بن عوف کے پاس ضرور بھیجوں گا تا کہ اس کو بھی ان مصائب کا حصہ ملے جو لشکر والوں کو پہنچی ہیں۔ (تاریخ ابن خلدون (اُردو) جلد۳، ص ۳۸)

O اور جو معزز صحابہ اس جیش ثانی میں شامل تھے وہ یزید کے ماتحت نہیں تھے بلکہ وہ حضرت سفیان بن عوف کے ماتحت تھے جیسا کہ الاصابہ فی تمیز الصحابہ ۲ صفحہ ۵۲ پر بھی ہے۔

O شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" یہ بہت واضح سی بات ہے کہ جو کبار صحابہ کرام اس لشکر میں شامل تھے وہ حضرت سفیان بن عوف کے ساتھ تھے اور وہ یزید بن معاویہ کے ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ اس بات کا اہل ہی نہیں تھا کہ یہ اکابر صحابہ اس کی ماتحتی میں ہوتے۔ یزید میں ایسی کون سی خوبی تھی درحالیکہ اس کا کردار عام مشہور ہے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ۱۴ ص ۱۹۸)

O قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت لشکر اسلام کی ایک جماعت حضرت خالد بن ولید کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمان کے زیرکمان تھی اور یہ وہی لشکر ہے جس میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک تھے جیسا کہ ابوداؤد شریف ۲ ص ۳۶۰ کی روایت سے صاف ظاہر ہے۔

○ برصغیر پاک و ہند میں بالاتفاق علی الاطلاق حدیث کے استاد جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "بعض لوگ مغفور لہم کے الفاظ کو وکیل بنا کر یزید کی "نجات" پر استدلال کرتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے لشکر کا سپہ سالار تھا لیکن "صحیح بات یہ ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ اتنا ثابت ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے کیونکہ جہاد کفارات میں سے ہے اور کفارات سے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے نہ کہ بعد کے گناہوں کا بھی۔ ہاں البتہ اگر حضور یوں فرما دیتے کہ اس غزوہ میں شریک ہونے والا قیامت تک کے لئے بخشا ہوا ہے تو پھر واقعی اس سے استدلال ہو سکتا تھا لیکن چونکہ یہ الفاظ حدیث میں موجود نہیں ہیں لہذا مذکورہ الفاظ سے یزید کی نجات بھی ثابت نہیں ہو سکتی"۔ نیز اس غزوے کے بعد اس نے جن برائیوں کا ارتکاب کیا اس کے متعلق کہیں گے کہ اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرے یعنی اگر چاہے تو معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر اس کی شمولیت ان تمام گناہوں میں مان کر فیصلہ کیا جائے تو پھر اس کے لئے وہ عموم بھی باقی نہیں رہتا بلکہ پھر اس کے لئے وہ حدیثیں عذاب کو ثابت کردیں گی جن میں اہل مدینہ کی توہین کرنے والوں، حرم محترم کی توہین کرنے والوں اور سنت مصطفوی کو تبدیل کرنے والوں کے لئے وعید مذکور ہے"۔

(شرح تراجم بخاری ص ۳۲، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

○ علامہ قسطلانی مزید اضافہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "یعنی اس بشارت میں کسی کے عمومی طور پر داخل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی خاص دلیل سے اس بشارت سے خارج نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ حضور کا فرمان مغفور لھم مشروط ہے صرف اس شخص کے لئے جو مغفرت کا مستحق بھی ہو۔ یعنی اگر کوئی آدمی بالفرض اس بشارت والے غزوے میں شامل ہونے کے بعد مرتد ہو جائے تو بالاتفاق وہ اس لشکر میں

شامل ہونے کے باوجود بھی بخشش کا مستحق نہیں ہوگا۔ (فتح الباری جلد ۷، ص ۸۷)

O اس مسئلہ میں علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ وضاحت فرماتے ہیں بے شک یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر کے کفر کیا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ وہ شخص ضرور ملعون ہے جس نے آپ کو قتل کیا یا آپ کے قتل کا حکم دیا یا آپ کے قتل کی اجازت دی اور جو آپ کے قتل پر راضی ہوا اور سچی بات یہ ہے کہ بے شک یزید امام عالی مقام کے قتل پر راضی ہوا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور اہل بیت اطہار کی توہین کی اور یہ بات معنوی لحاظ سے تواتر کو پہنچ چکی ہے اگرچہ اس کی تفصیل احاد ہیں پس ہم صرف اس کی لعن میں توقف نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس کے ایمان میں توقف کرتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور اس کے تمام مددگاروں پر اور اس کے تمام ساتھیوں پر (ارشاد الساری شرح بخاری جلد ۵، ص ۱۰۴)

O غیر مقلد حضرات کے مایہ ناز محدث علامہ وحید الزمان لکھتے ہیں "اس حدیث سے بعض نے نکالا کہ یزید کی خلافت صحیح ہے اور وہ جنتی ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ کہاں نکلتا ہے کہ یزید کی خلافت صحیح ہے کیونکہ جب اس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو امیر معاویہ زندہ تھے ان کی خلافت تھی اور انکی خلافت بالاتفاق صحیح ہے کیونکہ امام برحق امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خلافت تفویض کی تھی"۔

O مدینہ منورہ پر چڑھائی کی، حرم محترم میں گھوڑے باندھے، مسجد نبوی اور قبر شریف کی توہین کی، ان گناہوں کے بعد بھی کوئی یزید کو مغفور کہہ سکتا ہے۔ علامہ قسطلانی نے کہا ہے کہ یزید امام حسین کے قتل پر خوش ہوا اور اہانت اہل بیت پر خوشی کا اظہار کیا اور یہ امر متواتر ہے اس لئے ہم اس کے بارے میں توقف نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان میں بھی ہمیں کلام ہے۔ اللہ کی لعنت اس پر اور اس کے تمام مددگاروں پر

(تیسیر الباری شرح بخاری ۱۱ ص ۹۶، وحید الزمان حیدر آبادی)

○ مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں" چنانچہ تاریخ جاننے والے اور حدیث پڑھنے والے حضرات اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ جس طرح اپنے دل میں خرابی رکھنے والے بیعت رضوان میں شریک منافقوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوسکی تھی اسی طرح یزید بھی (اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے) اس بشارت کی فضیلت سے محروم ہے"۔ (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۲۵۳)

(ف) ایک شرابی' زانی' قاتل اور ظالم وملعون شخص اگر زبردستی کسی جنگ میں دھکیل بھی دیا جائے تو تمام لشکر اسلام کے کفارات ذنوب ہو جانے کے باوجود بھی وہ بدبخت ویسے کا ویسا ہی رہ جائے گا اسے اس کی بدنیتی کی وجہ سے ثواب' رضا یا مغفرت کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

○ علامہ سبط ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا جو پہلا لشکر میری امت میں سے جنگ کرے گا وہ بخشا جائے گا تو چونکہ یزید نے اول غزوہ کیا ہے تو ہم کہتے ہیں حضور ﷺ نے یہ بھی تو فرمایا تھا کہ" اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اہل مدینہ کو ڈرائے"۔

بے شک یزید بے دید نے اہل مدینہ کو ڈرایا اور وہاں کے باشندوں کو قیدی بنایا' مدینہ منورہ کو تاخت وتاراج کیا۔ حرم محترم میں ہر ناجائز کام کی اجازت دی' اس وقوعہ شنیعہ کا نام واقعہ حرہ رکھا گیا ہے اور یہ واقعہ شہادت امام عالی مقام کے بعد پیش آیا اور یہ ایک مسلم اصول ہے کہ بعد والا حکم پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا ہے"۔ (تذکرہ خواص الامہ ص ۲۸۸) لہٰذا مغفرت والا حکم منسوخ ہے اور لعنت جاری وساری ہے۔

انعام یافتہ مومنین کے راستہ پر چلنا اللہ ورسول ﷺ کا فرمان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جب ایمان والوں کو صراط مستقیم کا سوال کرنے کا

طریقہ ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی یہ وضاحت بھی فرمادی کہ جب مجھ سے صراط مستقیم کا سوال کرو تو ساتھ یہ بھی عرض کردیا کرو" اے اللہ میں تجھ سے اسی راستے اور طریقے پر چلنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں جو تیرے انعام یافتہ بندوں والا راستہ ہے"۔ دوسرے مقام پر رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے۔

1- اے حبیب ﷺ آپ بھی ان ہدایت یافتہ گروہ (انبیاء سابقین) کی اتباع کریں۔ (پ ۷، سورہ انعام۔۹۰)

2- سورہ لقمان میں ارشاد خداوندی ہے" اور اتباع کر اس کے راستہ کی جس نے میری طرف رجوع کیا" (سورہ لقمان۔۱۵)

3- ارشاد خداوندی ہے" اللہ تعالی نے ایمان لانے اعمال صالح کرنے والوں کو بطور انعام نیک لوگوں کی سنگت عنایت فرمانے کا اعلان کیا ہے"۔ (سورہ عنکبوت ۱۳)

4- ایک اور مقام پر فرمایا" جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملادیا"۔ (سورہ الطھور ۲۱)

5- ارشاد خداوندی ہے" والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم و رضوا عنه"
(سورہ توبہ، ۱۰۰)

6- سورہ توبہ ۱۰۰ میں ہے" واعد لھم جنات تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا"

7- اور سورہ فجر ۳۰۔۲۹ میں ارشاد ہے" فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"

8- نیز ذالك الفوز العظیم" فرما کر یہ بھی واضح فرمادیا کہ ان نفوس قدسیہ کی اتباع بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ ۱۰۰)

9- اللہ تعالی نے جہاں سلف صالحین کی اقتداء کا حکم دیا وہاں ان کی مخالفت پر وعید بھی بیان فرمائی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے" اور جو خلاف کرے رسول اللہ ﷺ کا اس

کے بعد کہ اس پر حق واضح ہو چکا ہو اور وہ اختیار کرے مومنوں کے واستے سے جدا راستہ
ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور بالآخر اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت
بری جگہ ہے پلٹنے کی" (پ ۵ سورہ نساء، آیت ۱۱۵)

یعنی جو شخص اجماع اُمت مسلمہ کے خلاف عقیدہ رکھے وہ بحکم خدا و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دوزخی قرار پاتا ہے:

10 حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے قران کریم اور سنت مصطفوی کے بعد تیسرے درجہ کی مشعل راہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ینظر فیه العابدون من المومنین (داری شریف ص ۲۸)

"کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مسئلہ میں صاحب ایمان حضرات میں سے نیک لوگوں کا طریقہ دیکھو۔"

11 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت پہلے کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنا پھر میری سنت کو نمونہ سمجھنا اور اس کے بعد فانظر ما اجمع علیه الناس فخذبه اجماع امت مسلمہ پر عمل کرنا۔ (داری شریف ص ۳۲)

12 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قاضی شریح کو لکھ کر بھیجا کہ جب تمہارے پاس کوئی فیصلہ آئے تو سب سے پہلے کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنا پھر سنت مصطفوی کو مشعل ہدایت تصور کرنا اور اس کے بعد فاقض بما قضی به الصالحون (نسائی شریف ۲ ص ۳۰۲، دارمی ص ۳۴)

13- اسی طرح مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ "اے لوگو! اگر تمہارے سامنے کوئی مسئلہ پیش کیا جائے تو اولاً کتاب اللہ کے مطابق ثانیاً سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اور ثالثاً فلیقض بما قضی به الصالحون'

نیک لوگوں کے مطابق فیصلہ کرنا۔ (نسائی شریف ج۲ ص ۳۰۳) ایک اور روایت کے الفاظ ہیں فما اجمع علیه المسلمون "یعنی اجماع امت مسلمہ کے مطابق فیصلہ کرو"۔

قارئین کرام ان آیات مقدسہ اور احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ صراط مستقیم، یعنی سیدھا راستہ اور صحیح عقیدہ صرف اور صرف وہی ہے جو سلف صالحین اور اجماع امت مسلمہ کے عقیدہ ونظریہ کے مطابق ہو۔ نیز ہدایت یافتہ اور ناجی گروہ صرف اور صرف وہی ہے جو سلف صالحین کا صحیح متبع ہے یعنی اہلسنت وجماعت

اہل بیت رسول ﷺ واصحاب رسول ﷺ کی نظر میں یزید فاسق وفاجر لعنتی وجہنمی ہے

اس باب کو شروع کرنے سے پہلے بطور تبرک ایک آیہ مبارکہ اور ایک حدیث شریف نقل کی گئی ہے اور پھر صحابہ کرام کے وہ فرمودات پیش کئے جائیں گے جن سے ان پیشوایان اسلام کا یزید کے متعلق عقیدہ اور نظریہ بالکل واضح ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حق بات ماننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆ فرمان خداوندی ہے: تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے۔ یہ برابر نہیں ہیں، جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے، پس واسطے ان کے ٹھہرنے کے جنتیں ہیں اور ان کے اعمال کی وجہ سے وہاں ان کی مہمان نوازی ہوگی اور جو فاسق ہیں پس ان کا ٹھکانہ آگ ہے"۔ (سورہ سجدہ پ ۲۱، آیت ۲۰،۱۸)

☆ فرمان مصطفوی ﷺ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کے نزدیک سب سے برا ظالم حاکم ہے اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں تمام لوگوں سے زیادہ اللہ

تعالیٰ کا غضب اور سب سے زیادہ سخت عذاب اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ سے دوری ظالم حاکم کے لئے ہے"۔ (مشکوٰۃ ص ۳۱۵)

1 ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یزید طعان ولعان کی عمر خراب میں برکت نہ دے"۔ (ما ثبت من السنہ ص ۳۰ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

2 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ایک دن عمر بن سعد سے ملے جبکہ وہ ابھی نوجوان تھا تو آپ نے فرمایا "تجھ پر افسوس ہے اے ابن سعد اس وقت تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے جنت اور دوزخ میں اختیار دیا جائے گا اور تو دوزخ کو اختیار کرے گا" (تذکرۃ الخواص الامہ ص ۲۷۴)

3 سید الشہداء امام کرب وبلا جناب "امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے سامنے جب یزید کی بیعت پیش کی گئی تو آپ نے یہ کہہ کر بیعت یزید سے انکار فرما دیا "لانہ کان فاسقا مدمنا الخمر ظالمنا" یعنی یزید فاسق وفاجر اور ہمیشہ کا شرابی اور ظالم ہے۔ (انوار المحمود شرح ابوداؤد ص ۴۶۵ محمد صدیق دیوبندی)

4 حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں حضرت عبداللہ بن عباس کو کہا کہ مجھے ولید (یزید کی طرف سے گورنر مدینہ) نے بلایا ہے وہ مجھ سے یزید کی بیعت طلب کرے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا پھر آپ کا کیا ارادہ ہے۔ حضرت امام حسین نے فرمایا وہ شراب پیتا ہے زنا کرتا ہے ایسے کو امام بنانا کب جائز ہے (مرج البحرین ص ۱۸۳)

5 علامہ ابن خلدون، علامہ ابن جریر، ابن اثیر اور مولوی محمد یوسف کاندھلوی دیوبندی حضرت امام عالیمقام کا ایک خطبہ نقل کرتے ہیں "اے لوگو کان کھول کر سن لو انہوں (یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑ دیا ہے، فساد برپا کر دیا ہے، حدود اسلام کو معطل کر دیا ہے "فیٔ" کا مال کھا جاتے ہیں؛

اللہ تعالیٰ کے حلال کو حرام اور اس کے حرام کو حلال کر رکھا ہے لہٰذا مجھ پر لازم ہے کہ میں ایسے ظالم وجابر حاکم کے خلاف علم بلند کروں۔ (ابن خلدون (اُردو) ص ۹، ابن جریر)

6 علامہ مومن شبلنجی مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ "جب امام عالی مقام تمام اقرباء وخدام کی شہادت کے بعد خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو بعض ناعاقبت اندیش گستاخی کے ارادے سے مخدرات کے خیموں کی طرف بڑھے تو آپ نے یزیدیوں کو للکار کر فرمایا" اے شیطان کے لشکران اپنے بے حیاؤں کو مخدرات عصمت کی طرف جانے سے تو روکے رکھو۔ (نور الابصار ص ۱۴۴)

7 لخت جگر سیدۃ النساء نور چشم شیر خدا سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یزید کے سامنے یہ الفاظ بیان فرمائے "اے یزید ہم عنقریب اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مصائب کو بیان کریں گے جو تیرے بے درد ہاتھوں سے ہمیں پہنچے ہیں۔ (صحابیات وعارفات ص ۱۴۲)

8 حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بمع اسیران خاندان اہل بیت دربار یزید پہنچے تو ایک درباری نے کہا" اے زین العابدین تمہارا کیا حال ہے" آپ نے فرمایا ہمارا حال اس قوم میں ایسا ہی ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا فرعونیوں میں تھا۔ انہوں (یزیدیوں) نے (فرعونیوں کی طرح) ہمارے مردوں کو شہید کر دیا ہے اور ہماری عورتوں کو زندہ رکھتے ہیں (قیدی بنا کر) اور ہمارے بزرگوں پر منبروں پر لعنت کی جاتی ہے اور ہمارا حق روکا گیا ہے۔ (کشف المحجوب ص ۶۴، فارسی، تذکرۃ الخواص ص ۳۲۸)

9 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک فرمان "میں نے یزید سے اچھا کوئی "کافر" نہیں دیکھا"۔

(تاریخ طبری ۵، ص ۴۶۴، تاریخ کامل ۴، ص ۹۶)

10 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حادثہ کربلا کے بعد واقعہ حرہ سے قبل یزید کو اس وقت ایک خط لکھا تھا "اے یزید نہ تو مجھے تجھ سے محبت ہے اور نہ ہی میں تیری تعریف کرتا ہوں کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تیرا حسین کو قتل کرنا بھول گیا ہوں۔ اور تو نے ابن مرجانہ کی طرف حسین کو قتل کرنے کا حکم نامہ لکھ کر بھیجا تھا اور میں بارگاہ خداوندی سے اس بات کی امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور تجھے جلدی پکڑے گا کیونکہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت کو شہید کیا ہے اور تو ان کی شہادت پر راضی تھا اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور تم سب کو قوم عاد قوم ثمود قوم لوط اور اصحاب مدین کی طرح عذاب دے گا۔ پس اے اے یزید! قیامت کے دن کا بدلہ تیرے لئے بربادی اور تباہی ہے۔ پس خدا کی قسم ہم کل قیامت کو اس حاکم عادل کے سامنے جس نے کبھی ظلم کا حکم نہیں دیا ضرور غلبہ حاصل کریں گے اور اللہ تعالیٰ تجھ پر جلد ہی المناک گرفت فرمائے گا اور تو اسی طرح گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تجھے دنیا سے ذلیل و خوار اور راندہ بارگاہ کر کے نکالے گا۔ (تاریخ کامل، ج۴، ص ۵۰)

11 حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی بیعت نہ کرنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں "فرمایا کہ اگر ہم ایک ایسے شخص کی بیعت کرلیں جو بندروں اور کتوں سے کھیلتا ہے اور شراب پیتا ہے اور علی الاعلان برائیاں کرتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے"۔ (تاریخ یعقوبی ج ۲، ص ۲۲۱)

12 حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ عبادت گزار تھے اکثر روزہ رکھتے اور تقریباً ساری ساری رات مصلے پر گزار دیتے تھے اور آپ کے اتنا زیادہ مسجد میں رہنے کی وجہ سے آپ کو لوگ مسجد کا کبوتر کہتے تھے۔ (حیات صحابہ ص ۳۵۵۔ یوسف کاندھلوی)

جب آپ نے حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر سنی تو آپ نے فرمایا

"پس اللہ تعالیٰ جناب امام حسین پر رحم فرمائیں اور آپ کے قاتل کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اور جس نے آپ کے قتل کا حکم دیا اور آپ کے قتل پر راضی ہوا اس پر اللہ کی لعنت ہو" (تذکرہ خواص الامہ ص ۲۶۸، کاندھولوی)

13 "علامہ محمد بن موسیٰ دمیری"، "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی برائیاں بیان کیں۔ آپ نے فرمایا وہ شراب پیتا ہے اور کتوں کے ساتھ کھیلتا ہے اور دین کی توہین کرتا ہے اسی طرح اور بھی بہت سی برائیاں بیان کیں"۔ (حیوۃ الحیوان جلد ا، ص ۴۰)

14 حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی برائیاں بیان کرنا شروع کیں نیز فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ یزید شام کو سوتا بھی شراب کے نشہ میں ہے اور صبح کو جاگتا بھی شراب کے نشہ میں ہے۔ (حیوۃ الحیوان جلد ا، ص ۶۰)

15 جب شامیوں نے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو اچانک یزید کی موت کی خبر پہنچی تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکار کر کہا اے شامیو تمہارا گمراہ کرنے والا لیڈر مر گیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۲۶)

16 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دعا نقل کی گئی ہے "فرماتے تھے میں ۶۰ ھ کے اخیر اور لڑکوں کی حکومت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور آپ کا اشارہ یزید مردود کی حکومت کی طرف تھا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس ذلیل پر کیونکہ یزید ۶۰ ھ میں حکمران بنا تھا۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۶، ص ۱۲۲، فتح الباری ۱۳، ص ۸)

17 البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۳۰: مشہور صحابی رسول حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "۶۰ ھ کے بعد ایسے لوگ (حاکم) ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے اور شہوات کی پیروی کریں گے پس جلد ہی وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے"۔ چنانچہ ۶۰ ھ کے آخر میں یزید حکمران ہوا اور

پھر ساٹھ کے بعد اس کے دور حکومت میں ۶۱ھ کی ابتداء میں سانحہ کربلا اور ۶۳ھ میں حرہ کا شرمناک واقعہ ہوا۔ اسی واقعہ حرہ میں راوی حدیث ہذا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یزیدیوں نے بہت توہین کی۔ آپ کا تمام اسباب خانہ لوٹ لیا اور آپ کی داڑھی مبارک نوچ ڈالی۔ (تفصیل کے لئے اخبار الطوال، تطہیر الجنان، جذب القلوب الی دیار المحبوب ص ۷۰، تاریخ مدینہ ص ۴۴ دیکھیں)

18 مشہور صحابی حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت امیر معاویہ نے جب زبردستی یزید کی ولی عہدی کی بیعت لینے کے لئے گرد و نواح کی طرف بھیجا تو وہاں جا کر آپ نے جو بیان دیا آپ بھی پڑھیں۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "مجھے اس شخص کی بیعت لینے کے لئے زبردستی بھیجا گیا ہے اور اس کام کے لئے میرا نکلنا میری تقدیر میں لکھا جا چکا ہے جو شراب پیتا ہے اور محارم (جن کے ساتھ شرعی لحاظ سے نکاح حرام ہے) کے ساتھ زنا کرتا ہے۔ پھر حضرت معقل نے اس کی ان دیگر برائیوں کا بھی ذکر کیا جو اس میں تھیں"۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۲۲)

19 صحابی رسول حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مانتا ہوں کہ یزید نے مجھے ایک لاکھ درہم دیئے ہیں، البتہ اس کا یہ عطیہ مجھے تمہارے سامنے اس کے حالات بیان کرنے سے نہیں روک سکتا۔ خدا کی قسم یزید شراب پیتا ہے اور خدا کی قسم وہ شراب میں اس حد تک مخمور رہتا ہے کہ اسے نماز کا خیال ہی نہیں رہتا۔ (تفسیر کامل ج ۴ ص ۴۲)

20 حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے بزرگوں میں سے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ بھی اس وفد کے ایک رکن تھے جو اہل مدینہ کی طرف سے (یزید کے حالات معلوم کرنے کے لئے) یزید کے پاس گیا تھا۔ آپ کے ساتھ آپ کے آٹھ بیٹے بھی تھے۔ وہاں سے واپسی پر یزید نے آپ کو (بطور خوشامد) ایک لاکھ درہم

دیئے اور آپ کے بیٹوں میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار درہم دیئے۔ اس کے علاوہ انہیں سواریاں اور خلعتیں بھی دیں۔ جب حضرت عبداللہ مدینہ منورہ پہنچے لوگ پوچھنے لگے وہاں کی کیا خبر ہے۔ آپ نے فرمایا میں ایک ایسے شخص کے پاس سے آ رہا ہوں کہ اگر میرے ان بیٹوں کے علاوہ کوئی بھی میرا ساتھ نہ دے تو پھر بھی میں اس سے ضرور جنگ کروں گا۔ لوگوں نے کہا ہم نے تو سنا ہے کہ اس نے آپ کی عزت کی ہے اور آپ کو کچھ مال بھی دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ تو اس نے کیا ہے اور یہ سب کچھ میں نے اس سے اس لئے قبول کیا ہے کہ اس کے ساتھ میں اس کے خلاف تقویت حاصل کروں۔ لوگ بھڑک اٹھے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (تاریخ ابن خلدون جلد ۲، ص ۱۴۲)

O عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ الغسیل نے فرمایا "خدا کی قسم ہم نے یزید پر اس وقت خروج کیا جب ہمیں اندیشہ ہو گیا کہ اس کی "بدکاریوں" کے سبب آسمان سے پتھر نہ برسنے لگیں"۔ (واقدی، سوانح کربلا ص ۴۷)

21 یزید ایک ایسا شخص تھا جو ماؤں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ نکاح جائز قرار دیتا تھا اور شراب بھی پیتا تھا۔ (تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ کامل)

O نیز علامہ ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یزید وہ ظالم شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو شہید کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت نہ دے۔ (الصواعق محرقہ ص ۲۲۴)

22 حضرت عبداللہ بن ابی عمر مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ یزید نے مجھے انعام واکرام دیا ہے لیکن چونکہ وہ خدا کا دشمن پکا شرابی ہے لہذا میں اس کی بیعت کو توڑتا ہوں اور آپ نے اپنا عمامہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا جس طرح میں نے اپنی پگڑی اتار دی اسی طرح میں نے اپنے سر سے یزید کی بیعت اتار دی۔ (جذب القلوب ص ۳۹)

23 علامہ ابن کثیر، علامہ طبری، علامہ ابن اثیر وغیرہم لکھتے ہیں "جب وہ وفد مدینہ

منورہ سے واپس پہنچا تو علی الاعلان یزید پر سب وشتم کرنے لگا اور اس کے عیب (جو وہاں دیکھ کر آئے تھے) بیان کرنے لگا۔ انہوں نے کہا ہم ایک ایسے شخص کے پاس سے آ رہے ہیں جس کے پاس دین نہیں ہے' وہ شراب پیتا ہے طنبور بجاتا ہے اور لونڈیاں اس کے پاس گایا کرتی تھیں۔ کتوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا اور رات گئے تک چور اچکے اس کے پاس بیٹھ کر کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ پھر سب نے بیک زبان کہا "اے لوگو ہم تمہیں گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم نے یزید کی بعیت توڑ دی ہے"۔ پس تمام لوگوں نے ان کا اتباع کرتے ہوئے یزید کی بیعت توڑ دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اگر ہم ایسے فاسق وفاجر کے ہاتھ پر بیعت کرلیں تو پھر کل قیامت کو خدا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۱۶)

:...... یہ ایک مسلم اصول ہے کہ "بعد کا قول وفعل پہلے والے قول وفعل کو منسوخ کر دیتا ہے" اور منسوخ قول وفعل کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا لہذا تمام صاحب ایمان حضرات پر لازم ہے کہ ارشاد خداوندی و الذین اتبعوھم باحسان اور فرمان مصطفوی ما انا علیہ و اصحابی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے یزید کو "فاسق وفاجر" "مرتکب کبائر" اور "جبر واستبداد" سے بننے والا" "ظالم" اور "مہلک امت" "بیوقوف نوجوان حاکم تسلیم کرلیں۔

O علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں "جب یزید نے اہل مدینہ کے ساتھ ظلم بے انتہاء کیا اور اس کے شراب پینے اور اس کی دیگر برائیوں کا جب لوگوں کو علم ہوا تو لوگ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور بہت سے لوگوں نے اس کی بیعت توڑ ڈالی اور اللہ تعالی یزید بے دید کی عمر خراب میں برکت نہ دے۔ (صواعق محرقہ ص ۲۲۱)

24 مشہور صحابی رسول حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخر دم تک تین قبیلوں سے نفرت فرماتے رہے۔ نمبر ا ثقیف' نمبر ۲ بنی

حنفیہ اور نمبر ۲ بنو امیہ۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج۴ ص ۳۴۳)

25 شارح مشکوٰۃ علامہ قطب الدین خان لکھتے ہیں "بنی امیہ کو بسبب اس کے کہ پیدا ہوا ان میں سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا اور تعجب ہے اس کہنے والے پر کہ یزید پلید بھی باوجودیکہ بنی امیہ سے تھا اس کو ذکر نہ کیا۔ چاہیے تھا کہ اس (یزید) کو بھی ذکر کرتے کیونکہ وہ امیر تھا عبید اللہ کا اور جو کچھ کہ عبید اللہ بن زیاد نے کیا اس کے حکم اور رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ نے بھی اپنی بدذاتیوں میں کچھ قصور نہیں کیا صرف یزید اور ابن زیاد کو کیا کہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہیں اور تعبیر اس کی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بھی بہت سی باتیں ہیں کہاں تک بیان کریں"۔ (مظاہر حق ج۴ ص ۶۴۵)

26 مشہور صحابی رسول حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کے دربار میں بیٹھے تھے جب یزید نے امام حسین کے لبوں پر چھڑی ماری تو آپ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا "اللہ تیرا ہاتھ کاٹے" میں نے بارہا دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان ہونٹوں کو چوما کرتے تھے اور اب تو ان ہونٹوں میں لکڑی لگاتا ہے۔ اے ظالم تو خاندان نبوت پر اتنا ظلم کر چکا ہے لیکن اب تک تجھے بس نہیں ہے" (مرج البحرین ص ۳۵۹)

فقہاء، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ کے نزدیک یزید لعنتی فاسق و فاجر و کافر ہے

1۔ علامہ حسن بصری فرمایا کرتے تھے اگر (خدانخواستہ) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کے ساتھ میرا کوئی رشتہ ہو اور مجھے جنت اور دوزخ میں جہاں چاہو جانے کا اختیار دے دیا جائے تو میں رسول اللہ ﷺ سے شرم کی وجہ سے دوزخ میں جانا پسند

کروں گا' تاکہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کی مجھ پر نظر نہ پڑے۔(نورالابصار ص ۱۲۹)

2۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا حضرت امیر معاویہ کے بعد آپ کا بیٹا یزید حکمران ہوا اور وہ شراب کے نشہ کا بہت زیادہ عادی تھا۔(تاریخ کامل جلد ۲، ص ۱۹۲)

3۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ وہ عادل خلیفہ تھے کہ آپ کے دور حکومت میں بکری اور بھیڑیا اکٹھے چرتے تھے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ بنوامیہ میں ایک ایسا عادل شخص ہوگا جو دنیا کو انصاف سے بھر دے گا۔ صاحب کشف حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو مع اپنے رفقاء کے آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لاتے دیکھا۔

4۔ ایک آدمی نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دربار میں یزید کو امیرالمومنین کہہ دیا تو آپ غضبناک ہو گئے اور فرمایا" کیا تو اسے امیرالمومنین کہتا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اسے (یزید کو امیرالمومنین کہنے والے شخص کو) بیس کوڑے لگائے گئے۔

5۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے" آپ فرمایا کرتے تھے جو کچھ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہمیں ملتا ہے ہم اسے سرآنکھوں پر قبول کرتے ہیں اور ہمیں جو کچھ صحابہ کرام کے فرامین و آثار ملیں ان میں سے احسن کو ہم اختیار کرتے ہیں اور ہم کبھی بھی ان کے فرامین سے تجاوز نہیں کرتے۔ جو چیز صحیح حدیث سے خوب اچھی طرح ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے۔(نورالابصار ص ۲۲۷)

○ "تو جناب جب یہ مسئلہ بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' مشکوۃ' الترغیب والترہیب' موطا امام مالک وغیرہم مشہور و معروف و مستند شروح سے اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے تو حضرت امام کے مذکورہ قول کے مطابق ہم بلاتردد کہہ سکتے ہیں کہ یزید عنید کے متعلق آپ کا عقیدہ بھی وہی تھا جو ان احادیث سے واضح ہو رہا ہے"۔

6۔ ایک "تاریخی فتوی" کہ اموی خلیفہ ہشام کے خلف سید زادے کی معاونت

میں لڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر میں شمولیت تھی"

(ہدیۃ المہدی ص ۹۷، تاریخ طبری جلد ۵، ص ۴۸۲)

7۔ "حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کبھی بھی حضرت زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا تذکرہ ہوتا تو آپ بہت رویا کرتے تھے"۔

(امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی ص ۳۴۴)

8۔ "نیز کوفہ کے مشہور محدث ابراہیم بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے امام اعظم رحمہ اللہ سے پوچھا نفلی حج کرنا زیادہ ثواب ہے یا محمد نفس ذکیہ کی رفاقت میں حکومت سے لڑنا تو آپ نے فرمایا میرے نزدیک اس جنگ میں شرکت پچاس نفلی حجوں سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے" (مناقب موفق ۱ ص ۸۳)

9۔ علامہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں "حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عباسی خلیفہ ابوجعفر کے ساتھ لڑائی کے بعد ایک عورت حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی آپ نے میرے بیٹے کو محمد بن عبداللہ کے ساتھ خروج پر ابھارا تھا اور اب وہ ان کی معیت میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا ہے۔ حضرت امام اعظم نے فرمایا کاش تیرے بیٹے کی جگہ سادات کی معیت میں شہید ہونے والا خوش قسمت میں ہوتا" (نور الابصار ص ۲۲۷)

10۔ کتابوں میں مذکور ہے کہ جب امام اعظم نے ہوش سنبھالا اور آپ کو واقعہ کربلا کا علم ہوا تو آپ نے اس کے بعد تمام زندگی حب اہلبیت کے طور پر نہر فرات کا پانی نہیں پیا۔ آپ فرماتے تھے کہ "جس نہر کا پانی اہل بیت کرام پر بند کیا گیا تھا ابوحنیفہ بھی اس پانی کو اپنے اوپر بند کرتا ہے"۔

11۔ "آپ کے وہ فتاوی جو آپ نے اہل بیت کی حمایت میں دی وہ شاہد عادل

ہیں۔ اگر کوئی شخص دین کی کسی معتبر کتاب سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی قول یزید کی شان اور فضیلت میں یا یزید کا خلیفہ برحق ہونا یا یزید کے جنتی اور بخشے ہوئے ہونے کے متعلق دکھادے تو انشاء اللہ اس شخص کو فی حوالہ مبلغ ایک ہزار روپے انعام دیا جائے گا"۔

O "حقیقت یہ ہے کہ تمام اکابر علماء حنفیہ نے حضرت امام اعظم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دشمن اہل بیت یزید عنید کے خلاف فتوے دے کر اپنی محبت اہل بیت اور تقلید امام اعظم رحمہ اللہ کر کے اپنے صحیح حنفی ہونے کا ثبوت دیا ہے"۔

12۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ صالح نے یزید پر لعنت کرنے کے متعلق مسئلہ پوچھا" آپ نے فرمایا بیٹے اس شخص پر کیوں نہ لعنت کی جائے جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ آپ کے بیٹے نے عرض کی ابا جان قرآن پاک تو میں نے بھی پڑھا ہے لیکن مجھے تو قرآن کریم میں کہیں یزید پر لعنت کا ذکر نہیں ملا۔ حضرت امام احمد نے فرمایا بیٹے فرمان خداوندی ہے "پس کیا عنقریب اگر تمہیں حکومت ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور اپنے رشتے کاٹو گے' یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے' پس جو کچھ یزید نے کیا ہے اس سے بڑھ کر کون سا فساد ہوگا۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی ص ۹۸)

13۔ "شیخ محمد بن علی الصبان حضرت امام احمد کے اس فتوی پر تبصرہ فرماتے ہیں" اور تحقیق حضرت امام احمد بن حنبل نے یزید کو" کافر" کہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام کا علمی مقام اور آپ کی پرہیزگاری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ آپ نے یزید کو بھی کافر کہا ہوگا جب آپ کے نزدیک اس کو کافر کہنے کے واضح دلائل ثابت ہو گئے ہوں گے اور اس بات پر علماء کی ایک جماعت نے آپ سے موافقت کی ہے۔ مثلاً ابن جوزی

وغیرہ اور یزید کے فاسق ہونے پر تو تقریباً سب کا اجماع ہے بلکہ علماء کی ایک جماعت نے تو یزید کا نام لے کر لعنت کرنا بھی جائز کہا ہے اور حضرت امام احمد بھی یہی فرماتے ہیں۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ قاضی ابو یعلی نے مستحقین لعنت اشخاص کے بارہ میں ایک کتاب لکھی ہے اور ان (مستحق لعنت) لوگوں میں یزید کا بھی ذکر کیا ہے"۔

(اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ص ۲۱۰)

14۔ علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" پس ہم یزید کے حق میں (لعنت کہنے میں) خاموشی اختیار نہیں کرتے بلکہ اس کے ایمان کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہیں (یعنی اسکے ایمان کی گواہی نہیں دیتے) اللہ کی لعنت ہو یزید پر اور اسکے تمام مددگاروں پر اور اس کے تمام ساتھیوں پر اور یزید شراب پیتا تھا اور برائیوں کا حکم دیتا تھا اور گانے بجانے کا شوقین تھا اور حق دار کو اس کا حق نہیں دیتا تھا اور اس طرح اس نے اپنا دین خراب کر لیا تھا۔ (تفسیر روح المعانی ارشاد الساری جلد ۵، ص ۱۰۴)

15۔ علامہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے فرمایا" یزید کے کفر پر جو چیزیں دلالت کرتی ہیں وہ اس کا شراب پینا اور اس نے حضرت امام حسین اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کرنے کے بعد جو بیہودہ گوئی کرتے ہوئے کہا کہ میں نے انہیں اس بات کی جزا دی ہے جو انہوں نے جنگ بدر میں قریشی بزرگوں کے ساتھ کیا تھا اس وجہ سے میں اس کی تکفیر کو جائز سمجھتا ہوں"۔ (شرح فقہ اکبر ص ۸۷)

16۔ علامہ عبدالعزیز فرہاروی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" اور علماء اسلاف میں سے جو یزید پر لعنت کا اطلاق کرتے ہیں ان میں سے محدث ابن جوزی بھی ہیں آپ نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام الرد علی المتعصب العنید المانع عن ذم یزید" ہے۔ اور یزید پر لعنت کرنے والے اسلاف علماء میں سے قاضی ابو یعلی بھی ہیں۔ علامہ محمد

بن علی الصبان رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں" علامہ قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ نے ایک کتاب تصنیف فرمائی جس میں انہوں نے لعنت کے مستحق لوگوں کا تذکرہ کیا ہے اس میں آپ نے یزید کا بھی ذکر کیا ہے"۔(اسعاف الراغبین برحاشیہ نورالابصار ص ۲۱۱)

17۔ محدث ابن جوزی رحمہ اللہ نے یزید کے مستحق لعنت ہونے پر ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں" مجھے ابن سعد اور ابن زیاد کی حرکات پر اتنا عجب نہیں ہے جتنا تعجب مجھے یزید کے ذلیل کاموں پر ہے اور جب امام عالی مقام کا سر اس کے پاس آیا تو اس نے آپ کے دندان مبارک پر چھڑی ماری (اور اس نے جو باقی سلوک آل اطہار کے ساتھ کیا ہے) ہم صرف اس کی وجہ سے لعنت پر قناعت نہیں کرتے (بلکہ اسے اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں) حالانکہ امام پاک کے قتل سے یزید کا مقصد تو پورا ہو گیا تھا لیکن (شہادت امام کے بعد اس کا سر اقدس کی توہین کرنا) یہ اس کی جاہلیت کے حسد و کینہ کی دلیل ہے جیسا کہ اس نے کہا تھا کاش کہ میرے بدر والے بزرگ آج موجود ہوتے تو دیکھتے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے آج بدر کا کیسا بدلہ لیا ہے"۔

(الرد علی المتعصب العنید المانع من ذم یزید ص ۳۹۲)

18۔ امام ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی رحمہ اللہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف "میزان الاعتدال" میں یزید کے متعلق لکھتے ہیں" یزید بن معاویہ اس قابل نہیں ہے کہ اس سے روایت کی جائے نیز حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا یہ جائز نہیں ہے کہ کوئی یزید سے روایت کرے۔(میزان الاعتدال جلد ۴، ص ۴۴۰)

19۔ شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ بھی علامہ ذہبی کے ہمنوا ہیں آپ فرماتے ہیں" یعنی یزید بن معاویہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت کی جائے"(تقریب التہذیب، ص ۳۸۴)

20۔ نیز علامہ عسقلانی رحمہ اللہ بخاری مسلم وغیرہما کی حرمت مدینہ والی حدیث کے تحت لکھتے ہیں "احتمال ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جو اس دنیا میں اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالی اس کو مہلت نہیں دیتا بلکہ جلد ہی اس کی سلطنت ختم ہو جاتی ہے جیسا کہ مسلم بن عقبہ وغیرہ کے ساتھ ہوا وہ بھی جلد ہی ہلاک ہو گیا اور اسی طرح اس کو بھیجنے والا یزید بھی جلد ہی ہلاک ہو گیا۔ (فتح الباری جلد ۴، ص ۷۵)

21۔ جناب شیخ محمد بن علی الصبان فرماتے ہیں جس نے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو قتل کیا یا جس نے آپ کے قتل کا حکم دیا یا جس نے آپ کے قتل کی اجازت دی یا جو آپ کی شہادت پر راضی ہوا ان سب پر بغیر نام لئے لعنت کرنے کے جواز پر تو سب کا اتفاق ہے جیسے شراب پینے والے اور سود لینے والے پر لعنت کو سب ہی جائز سمجھتے ہیں۔

(اسعاف الراغبین برحاشیہ نورالابصار ص ۲۱۱)

○ میدان، کربلا میں جو کچھ ہوا وہ سب یزید کے حکم اور اجازت سے ہوا۔ آپ کی شہادت پر یزید راضی ہوا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ امام حسین کو شہید کرنے کے سبب ابن زیاد کا مرتبہ یزید کی نگاہ میں بہت بڑھ گیا۔ اس نے یوم فتح منایا' بارگاہیں وصول کیں اور فخریہ اور طنزیہ اشعار کہے بلکہ بعض اشعار تو کفریہ بھی ہیں وغیرہم۔

22۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں "اور حقیقت یہ ہے کہ یزید امام عالی مقام کے قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا اور اہل بیت اطہار کی توہین کی' پس ہم یزید کے حق میں توقف نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس کے ایمان کے بارہ میں توقف کرتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو یزید پر اور اس کے تمام مددگاروں پر اور اس کے تمام ساتھیوں پر"۔ (ارشاد الساری جلد ۵، ص ۱۰۴)

23۔ علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں "اللہ کی لعنت ہو امام حسین کے قاتل پر اور

ابن زیاد پر اور اسی طرح اس کے ساتھ یزید پر بھی اللہ کی لعنت ہو"

(فتاوی رشیدیہ ص ۷۷، تاریخ الخلفاء (عربی) ص ۱۵۸)

O علامہ بدرالدین عینی حدیث شریف "میری امت کی ہلاکت قریش کے نوجوان بے وقوف حاکموں کے ہاتھوں ہوگی" کے تحت بیان فرماتے ہیں "اور پہلا نوعمر بیوقوف فسادی حاکم یزید تھا" اس پر وہ ہو جس کا وہ مستحق ہے۔ (عمدۃ القاری جلد ۲۴، ص ۱۸۰)

24۔ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف کرمانی حدیث بخاری "جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا معاملہ کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے (اس حدیث کی دیگر روایتوں میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اور وہ دوزخ میں پگھلایا جائے گا اور اس کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی) کے تحت لکھتے ہیں " كما انقضى شان من حاربها ايام بنى امية مثل مسلم بن عقبة فانه هلك فى منصرفه عنها ثم هلك مرسله اليه يزيد بن معاوية على اثر ذالك" (الکوکب الدراری شرح بخاری جلد ۸، ص ۲۸)

25۔ علامہ نووی رحمہ اللہ نے بھی یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں "جیسا کہ بنو امیہ کے ان لوگوں کے ساتھ ہوا جو اہل مدینہ سے لڑے جیسے مسلم بن عقبہ وہ مدینہ شریف سے واپسی پر ہی ہلاک ہوگیا پھر اس کے بعد جلد ہی اس کو بھیجنے والا یزید بھی ہلاک ہوگیا۔ (نووی حاشیہ مسلم۔ ۱، ص ۴۴۱)

26۔ علامہ مسعودی رحمہ اللہ نے یزید کی موت کا ذکر کیا ہے اور اس کی قبر کے متعلق کسی شاعر کا ایک شعر نقل کیا ہے "اے وہ قبر جو حوارین کے مقام پر ہے تو تمام انسانوں سے برے آدمی کو چھپائے ہوئے ہے" (مروج الذہب جلد ۳، ص ۶۳)

27۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ

یزید خبیث نے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی تصدیق ہی نہیں کی اور وہ تمام مظالم جو اس نے اہل مکہ اور اہل مدینہ اور اہل بیت النبی کے ساتھ کیئے ان کی زندگی میں اور ان کی شہادت کے بعد اور یہ کام اس کی عدم تصدیق کے ثبوت کے لئے کافی ووافی ہیں۔ (یعنی وہ کافر و ملعون ہے)۔ (تفسیر روح المعانی، ۲۶، ص ۷۳)

28۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے میں ۶۰ ھ کے سرے اور نو عمروں کی حکومت سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ آپ کا اشارہ یزید مردود کی خلافت کی طرف تھا۔ اس ذلیل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو" (تفسیر روح المعانی ۶ ص ۱۹۲)

29۔ "بے شک یزید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شدید بغض رکھتا تھا اور اسی طرح آپ کے صاحبزادگان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ (آپ پر اور آپ کے آباؤ اجداد پر صلوۃ وسلام ہو) کے ساتھ بھی حد درجہ کی عداوت رکھتا تھا جیسا کہ اس پر آثار متواترہ دلالت کرتے ہیں۔ اے قاری! اب تو یقیناً تجھے یہ کہنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کہ یزید لعین منافق تھا۔ (تفسیر روح المعانی)

30۔ مفسر قرآن علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں "یزید کے بارہ میں یہ مشہور تھا کہ وہ گانے بجانے کا شوقین ہے اور شراب پیتا ہے' زنا اور شکار کا دلدادہ تھا' لونڈے اور لونڈیوں کا شوقین تھا' کتے پالنا مینڈھوں اور ریچھوں اور بندروں میں لڑائی کراتا تھا۔ ہر روز وہ شراب کے نشہ میں مست بیدار ہوتا تھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۳۵)

31۔ تیسری صدی کے مورخ احمد بن ابی یعقوب لکھتے ہیں "یزید کتوں اور بندروں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا اور وہ ہمیشہ شراب پیا کرتا تھا"۔ (تاریخ یعقوبی جلد ۲، ص ۲۲۰)

32۔ مورخ ابی حنیفہ دینوری مدینہ شریف کے ایک تابعی کی عینی گواہی پیش کرتے ہیں "حضرت محمد بن ابی جہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں یزید کے پاس سے ہو کر واپس مدینہ شریف

آیا تو میں نے اس بات کی گواہی دی کہ واقعی یزید شراب پیتا ہے"۔(اخبار الطوال ص ۲۶۶)

O مؤرخ ابن خلدون یزید کے فسق و فجور کے متعلق جب وہ ظاہر ہو گیا جو کچھ کہ ظاہر ہوا تھا (ما حدث کے الفاظ سے پردہ ڈالا گیا ہے) تو صحابہ کرام میں اس کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا"(مقدمہ ابن خلدون ۱۸۰)

33۔ علامہ ابوالفرج اصفہانی یزید کے ایک حج کا حال لکھتے ہیں "یعنی جب حضرت امیر معاویہ کے زمانہ میں یزید بغرض حج مدینہ منورہ آیا تو وہ ایک دن بیٹھا شراب پی رہا تھا کہ باہر سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر آنے کے لئے پوچھا چنانچہ یزید نے شراب کو سامنے سے اٹھانے کا حکم دیا اور انہیں اندر بلایا۔ پہلے حضرت ابن عباس اندر داخل ہوئے اور فرمایا کہ حسین تیری شراب کو بو سے پہچان لیں گے پس شراب کو ڈھک دیا گیا اور امام حسین کو اندر آنے کی اجازت دی۔ جب آپ اندر داخل ہوئے تو آپ نے خوشبو ملی شراب کی بو محسوس کی۔(کتاب الاغانی، ۱۳، ص ۶۱)

34۔ یعنی پھر یزید نے شراب کا ایک پیالہ منگوایا اور پی لیا پھر ایک اور پیالہ منگوایا اور کہنے لگا اے حسین پی لو۔ آپ نے فرمایا تم اپنی شراب اپنے پاس رکھو میں تو اسے دیکھوں گا بھی نہیں۔ پس یزید نے کہا اے حسین تیری اس بات پر تعجب ہے کہ تو نوجوان لونڈیوں، شہوت کے سامان، شراب اور گانے کی طرف رغبت نہیں کرتا۔(تاریخ کامل جلد ۶، ص ۵۰)

35۔ سید الاولیاء جناب سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش بیان فرماتے ہیں" جب مخدرات عصمت برہنہ اونٹوں پر سوار کر کے دمشق میں یزید کے دربار میں لائی گئیں، اللہ تعالیٰ یزید کو ذلیل کرے"۔(کشف المحجوب فارسی طبع مصری ص ۶۲)

36۔ "امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" یزید بدبخت، اصحاب میں سے نہیں تھا، اس کی بدبختی میں کیا کلام ہے جو کار ہائے بد اس بدبخت نے کیے ہیں [illegible]

کافر فرنگی نے بھی نہیں کئے" (یعنی وہ کافروں سے بھی بدتر ہے) (مکتوبات شریف ج۲ ص۶۹)

37۔ "شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں "اللہ کی لعنت ہو امام حسین کے قاتل پر اور ابن زیاد پر اور اسی طرح اس کے ساتھ یزید پر بھی"

(ما ثبت من السنۃ ص۴۴، فتاریٰ رشیدیہ ص ۷۷)

38۔ "شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں" گمراہی کی طرف بلانے والے ملک شام میں یزید اور عراق میں مختار تھے" (حجۃ اللہ البالغہ اسلام جلد۲، ص ۳۴۷)

39۔ علامہ قطب الدین خان حنفی لکھتے ہیں" امت کو ہلاک کرنے والے نوعمر بیوقوف قریشی حاکم مراد ان لڑکوں سے یزید بن معاویہ اور عبداللہ بن زیاد اور مانند ان کے ہیں" اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے۔ (مظاہر حق شرح مشکوۃ ج۴ ص۳۲۰)

○ نیز آپ حدیث شریف "بنو امیہ سے حضور کو آخر دم تک نفرت رہی" کے تحت لکھتے ہیں اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے (بنو امیہ کے برے لوگوں میں) ابن زیاد کا نام تو لیا ہے لیکن یزید پلید کا نام ذکر نہیں کیا حالانکہ یزید ابن زیاد کا بھی امیر تھا اور ابن زیاد نے جو کچھ کیا وہ یزید کے حکم سے کیا۔ (مظاہر حق جلد۲، ص ۶۴۵)

40۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں" پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اہل بیت کی دشمنی کا جھنڈا انہوں نے بلند کیا۔ آخر حضرت حسین کو ظلماً شہید کیا اور یزید نے دین محمدی کا ہی انکار کردیا"۔ (تفسیر مظہری جلد ۵، ص ۲۷۱)

○ اور ممکن ہے کہ فرمان خداوندی "اور جس نے کفر کیا بعد اس کے" میں یزید بن معاویہ کی طرف اشارہ ہو۔ اس نے کیا جو کچھ کیا حتی کہ اللہ کے دین کا منکر ہو گیا اور شراب کو جائز قرار دے دیا۔ (تفسیر مظہری جلد ۵، ص ۲۷۱)

41۔ نیز فرماتے ہیں غرضیکہ "یزید کا کفر" معتبر روایات سے ثابت ہو چکا ہے پس وہ لعنت کا مستحق ہے اگرچہ اس پر لعنت کرنے کا کوئی ظاہر فائدہ نہیں ہے لیکن الحب للہ والبغض فی اللہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ (مکتوبات قاضی ص ۲۰۳، فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۷)

42۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "جب یزید پلید قتل امام و ہتک حرمت اہل بیت سے فارغ ہوا تو اس غرور سے اس کی شقاوت اور قساوت زیادہ ہوئی چنانچہ لواطت اور زنا، بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات کو اس نے اعلانیہ رواج دیا جس دن اس پلید کے حکم سے کعبہ کی بے حرمتی کی گئی اسی دن حمص میں وہ واصل جہنم ہوا"۔ (سر الشہادتین ص ۳۷)

○ نیز فرماتے ہیں ایک شخص نے سوال کیا کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید کا مقابلہ تھا تو حق تبارک وتعالیٰ کس طرف تھے۔ حضرت نے فرمایا میزان عدل پر تھے کہ صبر حضرت امام علیہ السلام کا اس مردود کے ظلم پر غالب آیا۔ (کمالات عزیزی ص ۱۲)

○ نیز آپ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غرض سے نہیں نکلے تھے کہ خلافت کا دعوی کریں بلکہ حضرت امام حسین کی غرض یہ تھی کہ ظالم کے ہاتھ سے رعایا کی رہائی ہو جائے۔ ابھی مدینہ منورہ مکہ معظمہ اور کوفہ کے لوگ یزید پلید کے تسلط پر راضی نہ تھے۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۶۶)

43۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یزید کو کوئی اگر کافر کہے تو منع نہیں کریں گے"۔ (الکوکبۃ الشہابیہ ص ۵۸) نیز فرماتے ہیں یزید پلید نے رسول اللہ ﷺ کے جگر پاروں کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفےٰ کے گود پالے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے کہ تمام استخوان چور ہو گئے۔ حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث

کے دربار میں لائے گئے "ملعون ہے وہ شخص جوان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے شک نہیں کہ یزید نے ملک میں فساد پھیلایا"۔ (عرفان شریعت جلد۲، ص۲۱)

O نیز فرماتے ہیں یزید کے فسق وفجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا صاف ضلالت وبددینی ہے۔ (عرفان شریعت جلد۲، ص۲۱)

44۔ حضرت بحرالعلوم فرماتے ہیں "یقیناً یزید انسانوں میں سے خبیث ترین انسان تھا اور وہ امامت وخلافت کی اہلیت سے بہت دور تھا بلکہ ہمیں تو اس کے ایمان میں بھی شک ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے۔ (شرح مسلم الثبوت از بحرالعلوم ص۷۰، (درس نظامی)

45۔ مولانا نعیم الدین مرادآبادی فرماتے ہیں "حضرت امام کا سایہ اٹھنا تھا کہ یزید کھل کھیلا اور انواع واقسام کے معاصی کی گرم بازاری ہوگئی۔ زنا لواطت حرام کاری بھائی بہن کا بیاہ سود اور شراب دھڑلے سے رائج ہوا۔ آخرکار یزید پلید کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرما دیا اور وہ بدنصیب تین برس سات مہینے تخت حکومت پر شیطنت کر کے جس دن اس پلید کے حکم سے کعبہ معظمہ کی بے حرمتی ہوئی تھی اسی دن ہلاک ہوا (سوانح کربلا ص۱۱۵)

O نیز فرماتے ہیں بدباطن سیاہ دل ننگ خاندان فاسق وفاجر شرابی بدکار ظالم بے ادب گستاخ تھا اس کی بے ہودگیاں اور شرارتیں ایسی ہیں جن سے بدمعاشوں کو بھی شرم آئے۔

O نیز فرماتے ہیں اگر امام اس وقت یزید کی بیعت کر لیتے تو اسلام کا نظام درہم برہم ہو جاتا اور دین میں ایسا فساد برپا ہو جاتا جس کا دور کرنا بعد کو ناممکن ہوتا۔ یزید کی ہر بدکاری کے جواز کے لئے امام کی بیعت سند ہوتی۔

O نیز لکھتے ہیں حضرت امام حسین کو یزید جیسے عیب مجسم شخص کی بیعت پر مجبور کیا جاتا ہے جس کی بیعت کو کوئی بھی واقف حال دیندار آدمی گوارہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ بیعت کسی طرح جائز تھی۔

O یزید وہ بدنصیب شخص ہے جس پر ہر قرن میں دنیائے اسلام ملامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام تحقیر سے لیا جائے گا۔ (سوانح کربلا ص ۷۸،۴۴۴)

46۔ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "یزید پلید فاسق وفاجر، مرتکب کبائر تھا، آج کل جو بعض گمراہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے مقابلہ سے کیا نسبت، وہ بھی شہزادے یہ بھی شہزادہ "ایسا بکنے والا مردود، خارجی، ناصبی اور مستحق جہنم ہے"۔ (بہار شریعت ا ص ۶۲)

اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید

نجدی، وہابی، دیوبندی علماء کی نظر میں

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (کنز الایمان)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واقرباء کو قتل کرنا اور آپ کی حرمت کی توہین کرنا اور اہل مدینہ کو قتل کروانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بڑی ایذا دینا ہے۔ "یزید" کا ان امور کا حکم دینا اور ان پر خوش ہونا تواتر سے ثابت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور روایت آئی ہے کہ یزید لعنت اللہ علیہ نے کہا "لیت اشیاعی ببدر شہدو۔۔۔۔ کاش میرے بدر کے بزرگ موجود ہوتے" اگر یہ روایت درست ہے تو یزید کا بدر میں اپنے بڑوں کا حوالہ دینا ہی اس کے کفر والحاد کے لئے کافی ہے۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی ص ۱۷۶)

☆ جو شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا انکار کرتا ہے اور آپ کو باغی کہتا ہے تو وہ خطائے فاحشہ کرتا ہے"

☆ بے شک ہم یزید پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ ہمارے امام احمد بن حنبل نے اس پر لعنت کی ہے اور ایسے ہی ہمارے ساتھیوں سے ابن جوزی نے سلف سے اس پر لعنت کا جواز پیش کیا ہے (ہدیۃ المہدی ص ۱۷۶)

☆ اہلحدیث شیعان علی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی اہل بیت سے دوستی اور محبت کرتے ہیں اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت کو یاد رکھتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا "میرے اہل بیت کے حق میں خدا کو یاد کرو اور میں تم میں دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور عترت و اہل بیت کو چھوڑ رہا ہوں" (ہدیۃ المہدی ص ۱۷۹)

(ف) ثابت ہوا جو سید الشہداء سے بغض رکھتا ہے اور یزید کو اچھا سمجھتا ہے وہ اہلحدیث نہیں ہے بلکہ "یزیدی لعنتی" ہے (جمالی مبلّغ)

☆ اہل بیت حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت فاطمہ اور اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قیامت تک ان کی اولاد کی اولاد ہے۔ بعض نے کہا حضرت عقیل اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد بھی اہل بیت ہے جبکہ بعض نے کہا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد بھی اور بعض نے کہا حضور رسالت مآب ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں (ہدیۃ المہدی ص ۱۸۰)

☆ راجح قول یہ ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کا ٹکڑا ہیں اور مریم بنت عمران کے بعد جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ دونوں جہان کی عورتوں سے کوئی بھی ان کے برابر نہیں چنانچہ آپ سب سے افضل ہیں (ہدیۃ المہدی اردو ص ۱۸۱)

☆ عشرہ محرم ۶۱ ھ میں میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت مظلومی کی حالت میں شہید ہوئے ان کی شہادت نے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام کے سچے فدائیوں کو صداقت کی تائید میں جان و مال و حرمت کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

☆ جب یہ آیت اتری "ندع ابناء نا و ابناء کم۔۔۔ حضرت ﷺ نے علیؑ فاطمہ، حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور کہا اللھم ھولاء اھل بیتی" (رواہ مسلم مناقب خلفاء راشدین ص ۱۱۳)

☆ اللہ نے اہلسنت و جماعت کو افراط حب و بغض مفرط دونوں سے محفوظ رکھا ہے نہ

ہم روش رافضہ ہیں کہ محبت علی میں مبغض خلفاء ثلاثہ و دیگر صحابہ ہوں اور نہ ہم صفیر خوارج کہ خلفاء ثلاثہ وغیرہ کے دوست بن کر مبغض علی و اہل بیت ہوں۔(مناقب خلفاء راشدین ص ۱۰۷)

☆ اللہ تعالیٰ کی یزید پر لعنت ہو ہمارے امام حسین ابن علی اس کے خلاف نکلے اور آپ اس کی بیعت میں داخل نہ تھے۔ بہت سے اہل مدینہ نے اس کی بیعت کی تھی مگر جب انہوں نے اس کے فسق و فجور اور الحاد کو دیکھا جیسا کہ شراب و زنا وغیرہ کو حلال کرنا تو انہوں نے بیعت توڑ دی۔

☆ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلاء کلمۃ اللہ اور اقامت شرح متین کے لئے اپنی جان کو نثار کر دیا اور آپ سید الشہداء اور صدیق ہیں۔(ہدیۃ المہدی ص ۱۷۶،۱۷۷)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے لئے دو مرکز ثقل قائم کر چلا ہوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرا مرکز میرے اہل بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں خداترسی کی وصیت کرتا ہوں'' (انسانیت موت کے دروازے پر' ابوالکلام آزاد ص ۱۴۲)

☆ یزید نے کہا'' کیا حرج تھا اگر میں خود تھوڑی سی تکلیف گوارا کر لیتا۔۔۔ان کے مطالبے پر غور کرتا' رسول اللہ ﷺ کے حق اور رشتہ داری کی تو حفاظت ہوتی۔۔۔(انسانیت موت کے دروازے پر)

☆ ابن زیاد چھڑی امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی چلا اٹھے ان لبوں سے اپنی چھڑی ہٹا لے قسم خدا کی میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹ مبارک ان ہونٹوں پر رکھتے تھے۔(انسانیت موت کے دروازے پر)

☆ یزید نے شام کے سرداروں کو اپنی مجلس میں بلایا۔ اہل بیت کو بھی بٹھایا اور امام زین العابدین سے مخاطب ہوا۔ اے علی تمہارے ہی باپ نے میرا رشتہ کاٹا' میرا حق بھلایا' میری حکومت چھیننا چاہی' اس پر خدا نے وہ کیا جو تم دیکھ رہے ہو'' (ایضاً: ص ۱۷۷)

☆ یزید کو غصہ آیا تو یزید نے زینب بنت علی سے کہا تو جھوٹ بکتی ہے واللہ مجھے یہ حق حاصل ہے اگر چاہوں تو (خواتین اہل بیت سے زیادتی کروں)۔ پھر یزید نے مزید کہا کہ دین سے تیرا باپ اور بھائی نکل چکا ہے۔ (ایضاً: ۱۷۸)

☆ یزید نے عمر بن حسن سے کہا "سانپ کا بچہ بھی سانپ ہی ہوتا ہے" (ایضاً)

☆ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید سے خطاب۔ اے میرے فرزند مجھے جس بات پر خدا سے سب سے زیادہ خوف ہے وہ تجھ سے میرا برتاؤ (یعنی ولی عہد نامزد کرنا ہے) (انسانیت موت کے دروازے پر، ص ۲۷۶)

☆ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ دوزخ میں آگ کے صندوق کے اندر یزید بند ہے اور نصف عذاب دوزخ کا اس کو ہے اور نصف سب اہل دوزخ کو ہے۔

(مرج البحرین فی ذکر شہادۃ الحسین ص ۳۶۴، عبدالرب دہلوی وہابی دیوبندی)

☆ یزید نے شمر سے کہا کہ تو بتا قاتل حسین کون ہے؟ شمر نے کہا قاتل حسین وہ ہے جس نے حکم قتل کا دیا اور لشکر اور فوج واسطے قتل کے بھیجی۔ (ایضاً: ص ۱۶۰)

☆ محب الدین خطیب مصری "یزید شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا اور احکام قرآنی سے تجاوز کرتا ہے۔ لوگوں نے امام ابن حنفیہ سے فرمایا اگرچہ ہم نے یزید کو شراب پیتے نہیں دیکھا تاہم یہ بات درست ہے...... یہ بات ہنوز محتاج غور و فکر ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو خلیفہ کیوں مقرر کیا؟ (خلافت یزید بن معاویہ ص ۶)

جس روز امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یزید کو اپنا جانشین بنایا نظام اسلام ختم ہو گیا تھا

(انسانیت موت کے دروازے پر ص ۱۷۸، ابوالکلام آزاد)

☆ یزید کی نامزدگی میں حضرت معاویہ نے اسلامی شہنشاہیت کو پیش نظر رکھا۔ (خلافت یزید بن معاویہ)

☆ صحابہ، اولاد صحابہ یزید کی اطاعت و پیروی سے بالکل دور تھے کچھ لوگوں نے یزید کی پیروی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا اور جب اس کی شراب نوشی، ترک نماز، زنا اور محرمات کے ساتھ نکاح کرنے کا معائنہ کیا تو مدینہ منورہ واپس لوٹے اور یزید کی بیعت توڑ ڈالی۔ علامہ امام تفتازانی نے شرح عقائد میں جو کچھ فرمایا ہے وہ حق اور صحیح ہے۔ یزید نے امام پاک کے قتل کو پسند کیا اور آپ کی شہادت پر خوشی منائی۔ اہل بیت کی ہتک و توہین پر فخر کیا۔ یہ قول معناً متواتر ہے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ جلد ۳، ص ۸، عبدالحیٔ)

☆ مقتدمین بزرگ اور بڑے بڑے علماء امام احمد بن حنبل اور ان جیسے دیگر ائمہ یزید پلید پر لعنت کرتے ہیں۔ امام ابن جوزی نے یزید کا لعنتی ہونا بزرگان سلف سے نقل کیا ہے۔ (ایضاً)

☆ حضرات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین (کے بارے میں) اگر اس طرف نظر کی جائے کہ چندروز کی یہ ظاہری مصیبت و تکلیف حضرت سید الشہداء اور باقی شہداء کربلا اور اس مشہد مقدس کے حاضرین کے مرتبے کی کمال بلندی کا باعث ہوئی ہے۔ (صراط مستقیم ص ۱۴۲)

☆ آپ (امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بزرگوار آل کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دینا اور قولی و فعلی اور مالی عبادت کا ثواب آپ کی پاک روح کو پہنچانا سچی محبت کے نشان ہیں۔ (صراط مستقیم ص ۱۲۴، اسماعیل دہلوی)

☆ گویا وہ ''تصویر بنوانے والا'' یزید کی طرح امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدمقابل ہے کیونکہ یزید سے جنگ کرنے کا سبب اس سے ناجائز امور کے صادر ہونے کے سوا کچھ نہ تھا اور جب یہ آدمی ناجائز کام کا مرتکب ہوا اور اس پر اصرار کیا اور اس کام کو بہتر اور عبادت جانا تو حضرت امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب

سے دھتکارنے کے لائق ہوگیا اور آپ کے دشمنوں کے متابعت کنندوں میں شامل ہوگیا۔ (صراط مستقیم اُردو) ص ۱۲۳)

☆ یہاں سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھنا چاہیے کہ یزید و شمر نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور امام وقت کو مارا کہ پیغمبر کا نائب تھا۔ تصویر بنانے والے کو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتل کے ساتھ گنا ہے وہ تو یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۱۷)

☆ کتاب وسنت کے بموجب اہل بیت کی محبت ومودت واجب ہے اگر اہل بیت متقی ہوں تو وہ سب سے افضل ہیں۔ (تحفہ وہابیہ ص ۹۲)

☆ صحیح بخاری میں ہے کہ مدینے میں مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی تو مروان نے کہا خدا ان پر لعنت کرے۔ کیا وہ لونڈے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی لے لوں یعنی قریش سے نوجوان بے رحم، بے عقل اور حاکم ہوں گے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد۔

(مشارق الانوار (اُردو) ص ۱۷۷، خرم علی وہابی)

☆ تقریباً سب ہی مورخین نے لکھا ہے کہ شہادت امام عالی مقام کے بعد یہ اشعار سنے گئے "اے امام حسین کو ظلم کے ساتھ شہید کرنے والو! آخرت کے عذاب اور دنیا کی ذلت کی خوشخبری حاصل کرو، تمام آسمان والے نبی ہوں یا فرشتے وہ تمام کے تمام تم پر بددعا کررہے ہیں، البتہ تم پر ضرور لعنت کی گئی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور صاحب انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے" (البدایہ والنہایہ جلد ۸،، ص ۱۹۸)

☆ یزید کے ایک ہم عصر شاعر ابن عراوہ نے اس کے متعلق چند شعر کہے ہیں" اے بنی امیہ تمہارا آخری حکمران حوارین کے مقام پر پڑا ہے۔ رات کے وقت اس کی

موت آ گئی جبکہ اس کے تکیے کے پاس شراب کے پیالے پڑے ہیں اور مشک سرخ رنگ کی شراب سے بھری پڑی ہے اور خوبصورت لونڈی اس پر چیخ چیخ کر رو رہی تھی وہ صدمہ سے کبھی کھڑی ہو جاتی اور کبھی بیٹھ جاتی تھی"۔

(تاریخ طبری۔ ۷، ص ۴۳، تاریخ کامل۔ ۴، ص ۶۱)

☆ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا معاویہ تخت نشین ہوا تو اس نے اپنے خطبے میں کہا "تحقیق یہ خلافت اللہ کی رسی ہے۔ پھر میرا باپ (یزید) تخت نشین ہوا اور حقیقتاً وہ خلافت کا اہل نہیں تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے ساتھ تنازعہ کیا۔ پس اس کی عمر کم ہوگئی اور اس کے پسماندگان بکھر گئے اور وہ اچھی عادتوں والا نہ تھا خواہشات کا غلام تھا اپنی برائیوں پر خوش ہوتا تھا' اپنی امیدیں بہت بڑھا رکھی تھیں بالآخر اس کی تمام امیدیں منقطع ہوگئیں اور اس کو موت نے آ دبوچا اور اب وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کی وجہ سے گرفتار ہے" (تاریخ کامل جلد ۴، ص ۵۱، تاریخ طبری جلد ۷، ص ۳۴)

☆ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور مروان بن حکم بھی ہمارے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی (شائد آپ مروان کو ہی سنا رہے ہوں گے) مروان نے کہا اللہ کی لعنت ہو ان لڑکوں پر" (بخاری جلد ۲، ص ۱۰۴۶)

☆ جب یزید نے ابن زیاد کی طرف حکم بھیجا کہ وہ مدینہ پر حملہ کرے اور پھر مکہ شریف میں جا کر عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کرے۔ ابن زیاد نے کہا خدا کی قسم میں ایک فاسق (یزید) کے لئے دو برائیاں نہیں کر سکتا"

(تاریخ کامل ۴، ص ۱۱۲، البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۱۹)

☆ جب ابن سعد کو حضرت امام حسین کے ساتھ مقابلہ کرنے کو کہا گیا اور ''رے'' کی حکومت کا لالچ دیا گیا تو ابن سعد نے یہ اشعار کہے ''کیا میں ''رے'' کی حکومت چھوڑوں حالانکہ وہ میری آرزو ہے یا میں امام حسین کے قتل کی وجہ سے مذمت کیا گیا لوٹوں' امام حسین کے قتل میں ایسی آگ ہے جس کے آگے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور رے کی حکومت میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے'' (تاریخ ابن خلدون (اُردو) جلد ۲، ص ۹۶)

☆ ''شہید اہل بیت حضرت حر'' کے برادر اصغر مصعب بن یزید ریاحی نے جب میدان کربلا میں آپ سے آپ کی کپکپاہٹ' پریشانی اور چہرہ کی زردی کا سبب پوچھا تو آپ نے جواب دیا ''اے برادر یہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سے جنگ ہے' اپنی عاقبت کی لڑائی ہے' میں بہشت دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں دنیا پوری قوت کے ساتھ مجھے جہنم کی طرف کھینچ رہی ہے اور میرا دل اس کی ہیبت سے کانپ رہا ہے (سوانح کربلا ص ۹۰) اس کے بعد آپ کی قسمت نے یاوری کی اور آپ نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور جا کر شہزادہ کونین کے قدموں میں سر رکھ دیا۔ آپ کے بعد آپ کے بھائی حضرت مصعب نے بھی یزیدیوں کا ساتھ چھوڑ دیا اور خدام اہل بیت میں شامل ہو گئے۔

☆ ''قیصر روم'' کا قاصد کسی شاہی کام سے یزید کے پاس گیا وہاں اس نے یزید کے خزانہ میں ایک سر پڑا ہوا دیکھا تو اس نے پوچھا اے یزید یہ سر کس کا ہے؟ یزید نے کہا یہ سر حسین بن علی کا ہے۔ قاصد نے پوچھا کون حسین بن علی؟ یزید نے کہا فاطمہ کا بیٹا حسین' قاصد نے پوچھا کون فاطمہ یزید نے کہا فاطمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی' قاصد نے تعجب سے پوچھا تمہارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ یزید نے کہا ہاں وہی محمد۔ پھر قاصد نے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ یزید نے کہا علی ابن طالب' قاصد نے پوچھا کون علی؟ یزید نے کہا محمد کا چچا زاد بھائی''۔ قاصد نے کہا اے یزید گواہ رہ یقیناً تم سب (یزیدی گروہ) جھوٹے ہو۔ پھر

وہ اٹھا اور چلا گیا اور پھر وہ کبھی بھی یزید کے پاس نہ آیا"۔(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۹)

☆ یزید کے اپنے اشعار بھی ہیں جس میں اس نے اپنا بے دین ہونا اور اپنی اندرونی خباثت اور اپنی بداعتقادی ظاہر کی ہے:

"کاش میرے بدر والے وہ بزرگ آج موجود ہوتے جنہوں نے نیزوں کے پڑنے میں خزرج کا جزیرہ دیکھا تھا"۔(البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۲۲۴)

☆ "ہم نے ان کے سرداروں کی ایک نسل کو ختم کر دیا ہے اور ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا ہے۔اب حساب برابر ہو گیا ہے"۔(البدایہ والنہایہ، جلد ۸، ص ۱۹۲، الصواعق محرقہ ص ۲۲۰)

☆ "یہ دین سے نکلنا ہے اور ایسی بات ہے جو اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید اور اللہ کے دین کے مطابق نہیں ہے۔(ایسے اشعار کہنے والا شخص) نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی وحی پر"۔(تاریخ طبری جلد ۱۱، ص ۳۵۸)

"یزید واقعہ کربلا کا ذمہ دار ہے"

☆ ارشاد خداوندی ہے" تا کہ اٹھائیں اپنا قیامت کے دن کا پورا بوجھ اور ان لوگوں کے بوجھ میں سے بھی اٹھائیں جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں بے تحقیق' خبردار ہو جاؤ' برا بوجھ ہے جو وہ اٹھاتے ہیں"(پ ۱۴، سورہ نحل)

O "واقعہ کربلا یزید بے دید کے حکم سے ہوا تھا لہٰذا اس قانون خداوندی کے مطابق یزید اپنے گھر میں بیٹھا ہوا بھی قتل حسین کے گناہ میں ابن زیاد' عمر' خولی وغیرہم کے ساتھ برابر کا شریک ہے"

☆ ایک اور مقام پر خداوند لایزال فیصلہ دیتے ہیں" اور جو پیروی کرتا ہے شیطان کے طریقہ کی پس وہ شیطان اسے حکم کرے گا بے حیائی اور برائی کا" ایک اور مقام پر اللہ تعالی برائی کا حکم :ینے والوں کے انجام بیان کرتے ہیں"

☆ "منافق لوگ حکم کرتے ہیں برائی کا اور منع کرتے ہیں نیکی سے اور بند کرتے ہیں اپنے ہاتھوں کو۔ بھول گئے وہ خدا کو پس خدا نے بھی ان پر رحمت کرنا چھوڑ دی۔ بے شک منافق وہی ہیں فاسق"۔

☆ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے "ہمیشہ رہیں گے" اس میں وہ ان کو کافی ہو گی اور لعنت کی ہے ان پر اللہ نے اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے"۔

☆ ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے "اور جو کوئی سفارش کرے سفارش بری تو ہو گا واسطے اس کے اس میں سے حصہ"۔

☆ قرآن کریم بیان فرماتا ہے "کہیں گے پچھلے ان کے واسطے اپنے پہلوں کے اے ہمارے رب یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا پس ان کو آگ کا دوگنا عذاب دے"۔

☆ ایک اور مقام پر ہے "اور کہیں گے اے رب ہمارے بے شک ہم نے حکم مانا تھا اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا پس انہوں نے ہمیں راہ سے گمراہ کر دیا اے ہمارے رب ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر"۔

☆ ایک اور مقام پر بیان ہوتا ہے "کہیں گے وہ اے ہمارے رب جس نے پہل کی اس میں واسطے ہمارے پس زیادہ دے اس کو عذاب دوگنا آگ میں"

:...... ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ روز محشر ابن زیاد' ابن سعد' شمر' خولی اور حرملہ وغیرہم بھی یزید کے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے اور اس کے عذاب میں زیادتی کے خواہش مند ہوں گے۔

O رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں "جب زمین پر کوئی برائی کی جاتی ہے تو وہاں

موجود ہونے والا ایسا شخص جو اس برائی کو برا سمجھے وہ ایسا ہے گویا وہ وہاں موجود ہی نہیں تھا اور جو وہاں برائی کے وقت موجود نہ ہو لیکن وہ اس برائی پر راضی ہوا تو ایسا ہے گویا وہ اس برائی میں موجود تھا یعنی دور بیٹھ کر کسی برائی پر خوش ہونے والا شخص (یزید) بھی اس برائی میں شامل ہوگا'' (ابوداؤد شریف ص ۵۱۵)

O عمزاد مصطفٰے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو ایک خط لکھا'' اے یزید تو نے ابن زیاد کو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم لکھ کر بھیجا تھا اور مجھے امید ہے کہ اہل بیت اطہار کے قتل اور ان پر راضی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور تجھ پر جلد گرفت فرمائے گا''۔ (تذکرہ الخواص الامہ ص ۲۷۶)

O سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے جناب ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہادت امام حسین کی خبر سنی تو آپ نے ایک طویل خطبہ دیا اس کا ایک فقرہ ملاحظہ فرمائیں'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت نازل فرمائے اور ان کے قاتلوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جس (یزید) نے آپ کے قتل کا حکم دیا اور آپ کے قتل پر راضی ہوا''۔ (تذکرۃ الخواص ص ۲۶۸)

O سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے دربار یزید میں ارشاد فرمایا'' اے یزید ہم عنقریب اپنے نانا محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان مصائب کو بیان کریں گے جو تیرے بے درد ہاتھوں سے ہمیں پہنچے ہیں'' (صحابیات وعارفات ص ۱۴۲)

O حضرت امام احمد بن حنبل یزید پر لعنت کا جواز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' یزید سے زیادہ کون قطع ارحام کا مرتکب ہوگا جس نے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ وقرابت کی بھی رعایت نہیں کی''۔ (معارف القرآن جلد ۸، ص ۴۳، محمد شفیع دیوبندی)

○ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں" اور اس نے رسول اللہ ﷺ کی آل پاک کو شہید کیا' اللہ تعالیٰ اس کی عمر خراب میں برکت نہ دے"۔(الصواعق المحرقہ ص ۲۲۱)

○ میدان کربلا میں جب امام عالی مقام نے ابن سعد کے ذریعہ سے ابن زیاد کے سامنے اپنی کچھ شرطیں پیش کیں تو ابن زیاد نے جواباً لکھ بھیجا" اے حسین حقیقت یہ ہے کہ یزید نے میری طرف حکمنامہ لکھ کر بھیجا ہے کہ اس وقت تک تجھے سونے اور کھانے کی اجازت نہیں جب تک کہ تو حسین کو میری بیعت پر مجبور نہ کردے یا پھر اسے قتل نہ کردے"(نورالابصار ص ۱۴۲)

○ "جب امام زین العابدین نے یزید سے جناب امام حسین کا قاتل مانگا تو یزید نے کہا قاتل حسین کون ہے' سب نے کہا خولی ہے' خولی نے کہا سنان بن انس ہے' سنان نے کہا بشیر بن مالک ہے' اس نے کہا شمر ہے' شمر نے کہا قاتل حسین وہ ہے جس (یزید) نے ان کے قتل کا حکم دیا تھا اور ان کے قتل کے واسطے لشکر بھیجا تھا یزید اس بات سے شرمندہ ہوگیا"(مرج البحرین ص ۳۶۱، مولوی عبدالوہاب دیوبندی)

○ ایک مقام پر تو ابن زیاد نے بھی اپنی مجبوری کا اظہار کیا ہے" یعنی یزید نے مجھے اشارتاً یہ سنا دیا تھا کہ اگر تو حسین کو قتل نہ کرسکا تو میں تجھے قتل کروادوں گا چنانچہ میں نے اپنی جان بچانے کے لئے حسین کو قتل کرنا پسند کیا"(تاریخ کامل ۴ص ۶۹)

○ علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے" یعنی جب ابن زیاد نے یزید کے حکم کے مطابق جناب امام مسلم کو شہید کردیا اور آپ کا سراقدس یزید کے پاس بھیجا تو یزید نے جوابی خط لکھ کر اس کام پر ابن زیاد کا شکریہ ادا کیا"(تاریخ کامل، ص ۶، ص ۲۶، ابن اثیر)

(ف) "اللہ تعالیٰ ہر کسی کو حق سمجھنے اور اس پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے اور حق

پر ہمیشہ قائم رہنے یزید پلید پر لعنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

o مورخ ابی یعقوب گورنر مدینہ کی طرف یزیدی حکم نامے کا ذکر کرتا ہے "یزید نے حکومت سنبھالتے ہی مدینہ منورہ کے گورنر ولید کو حکم بھیجا کہ جب میرا خط تجھے ملے تو فوراً حسین بن علی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری بیعت لو اور اگر وہ انکار کریں تو ان کی گردنیں مار دو اور انکے سر میرے پاس بھیج دو"۔

(تیسری صدی کا مؤرخ۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲، ص ۳۴۱)

o علامہ خوارزمی نے بھی اس خط کا تذکرہ اپنے الفاظ میں کیا ہے "یعنی یزید نے ولید گورنر مدینہ کی طرف ایک خط لکھا کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سختی سے میری بیعت پر مجبور کرو اور اس کام میں کوئی نرمی نہ کرنا اور اگر وہ میری بیعت سے انکار کر دیں تو ان کا سر قلم کر کے میرے پاس بھیج دو"۔ (مقتل حسین جلد ۲، ص ۸۰)

o علامہ شیبانی رحمہ اللہ اسے یوں بیان کرتے ہیں "چنانچہ یزید نے گورنر مدینہ ولید کی طرف خط لکھا اے ولید حسین بن علی، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر میری بیعت کے لئے بہت سختی کرو یہاں تک کہ وہ بیعت کر لیں اور اس کام میں بالکل نرمی نہ کی جائے" (تاریخ کامل جلد ۴، ص ۱۴)

o علامہ شیبانی لکھتے ہیں "یعنی جب امام پاک کا سر مبارک یزید کے پاس پہنچا تو یزید کے نزدیک ابن زیاد کا مقام بہت بڑھ گیا اور وہ یزید کا مقرب خاص بن گیا اور یزید اس کے کام پر بہت خوش ہوا لیکن اس کی یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی جب اس کو معلوم ہوا کہ لوگ اس ظلم کی وجہ سے اس کے دشمن ہو گئے ہیں اور اس پر لعنت اور سب وشتم کر رہے ہیں تو پھر اس کو اپنے اس فعل پر پچھتاوا ہونے لگا"۔

o مفسر قرآن مورخ اسلام علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس خط کا تذکرہ یوں

کرتے ہیں ''یزید نے گورنر مدینہ ولید کی طرف حکم لکھ بھیجا کہ حسین بن علی، عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر میری بیعت کے لئے اتنی سختی کرو کہ وہ بیعت کرنے پر مجبور ہو جائیں اور اس کام میں کوئی نرمی نہیں ہونی چاہیے'' (البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۱۴۲)

○ نیز واقعہ حرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اور اس سے پہلے یزید ابن زیاد کے ہاتھوں جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کروا چکا ہے'' (ایضا)

○ نیز لکھتے ہیں ''یعنی جب ابن زیاد نے امام حسین اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کر دیا اور ان کے سر یزید کے پاس بھیجے تو یزید کے نزدیک ابن زیاد کا مقام بہت بڑھ گیا''

نیز لکھتے ہیں '' یزید اولاً شہادت امام حسین پر بہت خوش ہوا البتہ بعد میں (عوام کی لعنت ملامت کی وجہ سے) اپنے اس فعل پر پچھتایا''۔ (ایضا ص ۲۳۴)

○ نیز آپ لکھتے ہیں ''یعنی جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ''سر مبارک'' یزید کی موت تک اس کے شاہی خزانے میں پڑا ہوا تھا'' (ایضا: ص ۲۰۴)

○ نیز آپ نائب حسین جناب مسلم بن عقیل کے متعلق بھی یزید کے حکم کا تذکرہ فرماتے ہیں ''یعنی یزید نے ابن زیاد کی طرف حکم بھیجا کہ جب تم کوفہ پہنچو تو فوراً مسلم بن عقیل کو طلب کرنا اور اگر بس چلے تو قتل کر دینا'' (ایضا: ص ۱۵۲)

○ نیز آپ لکھتے ہیں ''یعنی جب اہل بیت کا لٹا ہوا قافلہ شام میں یزید کے دربار میں پہنچا تو شامیوں نے یزید کو فتح کی مبارکباد دی'' (ایضا: ص ۱۹۷)

○ مفسر قرآن جناب ابوحنیفہ دینوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''یزید نے والی مدینہ ولید کی طرف حکم بھیجا کہ فوراً حسین بن علی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سختی کے ساتھ میری بیعت لو اور اس میں کوئی نرمی نہ کرنا اگر وہ بیعت کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو قتل کر دو''۔ (اخبار الطوال ص ۲۲۷)

- علامہ ابن جریر طبری، علامہ ابن اثیر، علامہ ابن کثیر، علامہ ابن حجر مکی اور علامہ مومن شبلنجی مصری رحمہم اللہ لکھتے ہیں "یعنی جب امام عالی مقام کا سر مبارک یزید کے دربار میں اس کے سامنے رکھا گیا تو لوگوں کو دربار میں آنے کی دعوت دی گئی چنانچہ جب لوگ جمع ہو گئے تو یزید اپنے ہاتھ والی چھڑی کو امام پاک کے چہرہ پر لگا کر کہنے لگا ہمارا اور ان کا حال ایسا ہی ہے جیسا کہ حصین بن ہمام نے کہا ہے کہ "ہماری قوم نے ہمارا حق ماننے سے انکار کر دیا اور ہمارے داہنے ہاتھوں کی تلواروں نے انصاف کر دیا۔ ان سے خون ٹپک رہا ہے تلواروں نے عزت والے لوگوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑ دیا کیونکہ وہ نہایت سرکش اور بہت ظالم تھے" (تاریخ طبری، تاریخ ابن اثیر، الصواعق المحرقہ ص ۹۷)
- نیز آپ لکھتے ہیں " سر لانے والے محافظ سپاہی نے دربار میں جا کر سب لوگوں کے سامنے کہا" یعنی اے بادشاہ سلامت اس فتح و نصرت پر مبارکباد وصول کریں" (تاریخ طبری جلد ۶، ص ۲۰۰)
- نیز آپ نے یزید کا حکم امام مسلم کے متعلق بھی نقل کیا ہے "یزید نے ابن زیاد کو حکم لکھ بھیجا کہ مسلم بن عقیل کو طلب کرو اور اگر مل جائیں تو ان کو فوراً قتل کر دو"

(تاریخ طبری جلد ۵، ص ۴۸)

- علامہ ابن حجر قسطلانی لکھتے ہیں " والحق ان رضا بقتل الحسین واستبشاره بذالك مما تواتر معناه"۔ (ارشاد الساری جلد ۵، ص ۱۰۴)
- علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں "والحق ان رضا بقتل الحسین واستبشاره بذالك" (شرح فقہ اکبر ص ۸۶)
- علامہ علی قاری نے اپنی کتاب میں ابن ہمام کا یہی قول نقل کیا ہے۔ (ایضاً)
- علامہ سعد الدین تفتازانی تحریر فرماتے ہیں " سچی بات یہ ہے کہ بے شک یزید

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہوا اور اس واقعہ پر اس نے بہت خوشی کا اظہار کیا"۔ (شرح عقائد نسفی ص ۱۱۷)

○ علامہ محمود آلوسی لکھتے ہیں "یزید نے اہل بیت اطہار کے ساتھ جو کچھ کیا اور اس کا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا اور اس موقع پر اس کا بہت خوشی کا اظہار کرنا یہ سب باتیں اس کے متعلق جواز لعن میں بہت پختہ دلیلیں ہیں"۔

(روح المعانی جلد ۲۶، ص ۷۳)

○ قاضی ثناء اللہ پانی پتی "جب یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور ان کے ساتھ جو اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد تھے ان کو شہید کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت طاہرہ کی توہین کی اور اس پر فخر کیا اور کہا کہ یہ "وقوعہ کربلا"، "واقعہ بدر" کا بدلہ ہے۔ آج ہم نے ہاشمی بزرگوں کو قتل کر کے اپنا پرانا بدلہ لے لیا ہے" (تفسیر مظہری جلد ۶، ص ۵۵۴)

○ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں "یزیدیوں نے جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظلم کے ساتھ شہید کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا انکار کر دیا حتی کہ جب امام پاک شہید ہو گئے تو یزید نے کچھ اشعار کہے۔ (تفسیر مظہری جلد ۵، ص ۲۷۱)

○ علامہ سبط ابن جوزی فرماتے ہیں "جب یزید کے دربار میں جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک پیش کیا گیا تو یزید آپ کے کٹے ہوئے سر کو دیکھ کر بہت خوش ہوا"۔ (تذکرۃ الخواص ص ۲۶۵)

○ "یزید نے ابن زیاد کو حکم بھیجا کہ میں نے تجھے بصرہ کے ساتھ ساتھ کوفہ کی گورنری بھی دے دی اور مسلم بن عقیل کوفہ میں ہیں ان کو قتل کر دو۔ پس ابن زیاد نے امام مسلم کو شہید کر کے آپ کا سر مبارک یزید کے پاس بھیج دیا تو یزید نے جوابی خط میں ابن زیاد کا شکریہ ادا کیا"۔ (سانحہ کربلا ص ۴۳، ڈاکٹر اسرار)

○ نیز آپ نے امام پاک کے سر مبارک کا یزید کے خزانہ میں ہونے کا تذکرہ بھی کیا ہے "یعنی امام حسین کا سر اقدس یزید کے خزانہ میں رکھا ہوا تھا"

(تذکرۃ الخواص ص ۲۶۶، الصواعق محرقہ)

○ شیخ صبان لکھتے ہیں "جب ابن زیاد نے اہل بیت کرام کا لٹا ہوا قافلہ اور شہداء کرام کے سرہائے مبارک یزید کے پاس بھیجے تو یزید انہیں دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوا اور "اہل بیت" کے افراد کو قیدیوں کی جگہ پر بٹھایا اور انکی توہین کی اور اپنی چھڑی سے امام پاک کے سر مبارک کو چھیڑنے لگا اور کہنے لگا اے حسین تجھے تیری بغاوت کی سزا مل گئی ہے"۔ (اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار ص ۲۰۷)

○ نیز لکھتے ہیں "یزید نے ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر بنایا تو اسے حکم دیا کہ وہاں مسلم بن عقیل کو طلب کرو اور اس کو فوراً قتل کردو۔ (اسعاف الراغبین ص ۲۰۵)

○ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں "جب امام حسین اور آپ کا خاندان شہید ہو چکا تو ابن زیاد نے ان شہداء کے سرہائے مبارکہ یزید کے پاس بھیج دیئے چنانچہ یزید ان کے قتل سے بہت خوش ہوا"۔ (تاریخ الخلفاء (اُردو) ص ۳۰۶)

○ "جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھی شہید ہو چکے تو ابن زیاد نے ان کے سر یزید کے پاس بھیج دیئے چنانچہ یزید پہلے تو ان سرہائے بریدہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا لیکن جب مسلمان اس کے اس فعل پر ناراض ہوئے اور غم وغصہ کا اظہار کیا تو پھر اسے اپنے اس ظلم پر پشیمانی ہوئی اور درحقیقت مسلمانوں کا یزید پر غم وغصہ بالکل صحیح تھا" (ماثبت عن السنۃ ص ۴۴)

○ نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں "بعض لوگ کہتے ہیں کہ یزید نے جناب امام کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ ہی وہ اس پر راضی تھا اور آپ کے اور آپ کے

خاندان کے قتل پر اس نے خوشی کا اظہار بھی نہیں کیا تھا' ہمارے نزدیک یہ بات بالکل غلط ہے"۔(تکمیل الایمان ص ۹۸)

○ نیز آپ فرماتے ہیں "یعنی اس شخص پر تعجب ہے جو یزید کو قتل امام کا ذمہ دار نہیں ٹھہراتا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ابن زیاد کو آپ کے قتل کا حکم یزید نے ہی دیا تھا"۔(اشعات اللمعات جلد ۴، ص ۳۴۲)

○ اشعات اللمعات جلد ۴، ص ۳۴۴: آپ فرماتے ہیں تعجب ہے اس شخص پر جو بنو امیہ کے برے لوگوں میں یزید کو شمار نہیں کرتا اور ابن زیاد کو برا کہتا ہے حالانکہ یزید ابن زیاد کا امیر تھا اور ابن زیاد نے جو کچھ کیا ہے وہ یزید کے حکم اور اس کی رضا سے کیا ہے۔

○ یعنی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یزید اور ابن زیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "اہل بیت" پاک کا قتل واقعہ ہوا ہے۔(اشعات اللمعات جلد ۴، ص ۱۵۵

○ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں "یزید نے ابن زیاد پر اس کے مظالم کی وجہ سے لعنت ملامت تو کی تھی لیکن نہ تو اس کو اس کے عہدے سے معزول کیا اور نہ ہی اسے کوئی سزا دی اور نہ ہی اس کو تنبیہ و سرزنش کا کوئی خط لکھا۔(تاریخ ابن کثیر جلد ۸، ص ۲۰۳)

○ مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یزید کی رعایا بگڑ گئی اس پر اس نابکار نے اظہار ندامت کیا مگر یہ ندامت تو اپنی جماعت کو قبضہ میں رکھنے کے لئے تھی ورنہ اس ناپاک کا دل تو اہل بیت کرام کے عناد سے بھرا ہوا تھا۔(سوانح کربلا ص ۱۱۳)

○ علامہ قطب الدین خان لکھتے ہیں "یزید بن معاویہ اور عبداللہ بن زیاد اللہ انہیں ذلیل کرے ان سے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صادر ہوا"(مظاہر حق، جلد ۴، ص ۳۲۰)

○ تاریخ کامل جلد ۴، ص ۸۶: تمام اکابر نے نقل کیا ہے کہ جب مخدرات عصمت دربار یزید میں پیش کی گئیں تو "شامیوں نے گستاخی کی...... سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ

عنہا نے فرمایا "ہرگز نہیں ہاں البتہ اگر تو ہماری ملت سے خارج ہو چکا ہے اور ہمارے دین کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کر چکا ہے (تو پھر تو اتنی بڑی بے حیائی کر سکتا ہے) یزید نے غصہ سے کہا ہاں میں تیرے باپ اور بھائی کے دین سے نکل گیا ہوں۔ بنت شیر خدا پھر گرجیں فرمایا "بلکہ اللہ کے دین سے اور میرے نانا جان جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے دین سے میرے بابا جان جناب حیدر کرار کے دین سے اور میرے برادر جناب امام حسین کے دین سے تو نکل گیا ہے"۔ (تاریخ طبری، تہذیب التہذیب جلد ۲، ص ۳۵۴)

O یزید کے فوجی ابن نمیر لعین نے کہا تھا "بے شک میں امید کرتا ہوں کہ نواسہ رسول امام حسین کے ساتھ جہاد کرنا مشرکوں کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل اور زیادہ ثواب والا ہے" (البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۱۸۱)

O شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں "جس جنگ سے یزید دوست حضرات یزید کی مغفرت بیان کرتے ہیں اس جنگ کے بعد یزید نے جو برائیاں کیں ان میں سے امام حسین کا قتل اور مدینہ منورہ کی تباہی بھی ہے" (شرح تراجم بخاری [illegible])

O مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا "حضرت ابو بردہ اسلمی [illegible] سامنے جب یزید نے سر امام پر چھڑی ماری تو آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا "اے یزید کل قیامت کو آئے گا تو تیرا شفیع ابن زیاد ہوگا اور جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں گے تو ان کے شفیع محمد مصطفےٰ ﷺ ہونگے۔ یہ کہہ کر آپ وہاں سے اٹھ گئے۔ یزید نے کہ اے بڈھے مجھے اگر تیرے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو تجھے قتل کرا دیتا۔ آپ نے فرمایا "ظالم میرے بڑھاپے کا تجھے لحاظ ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی عترت طاہرہ کا تجھے کچھ لحاظ نہیں اس پر وہ خاموش ہو گیا"۔ (شہید کربلا ص ۹۰)۔

O مولوی وحید الزمان وہابی لکھتا ہے "اور یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم دیا تھا

اور آپ کے قتل پر اس نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور یہ بات اتنے تواتر سے ثابت ہے کہ اس کا انکار ہی ممکن نہیں ہے نیز یزید "اللہ کی لعنت ہو اس پر" سے نقل کیا گیا ہے کہ (شہداء کربلا کے سرہائے مقدسہ دیکھ کر) اس نے کہا تھا کاش آج میرے بدر والے بزرگ موجود ہوتے تو دیکھتے کہ میں نے ان سے بدر کا کیسا بدلہ لے لیا ہے۔ پس اب حساب برابر ہو گیا ہے" (ہدیۃ المہدی جلد ۱، ص ۹۸)

○ نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں "یزید نے جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے بعد مدینہ منورہ کو تاخت و تاراج کرنے کے لئے لشکر بھیجا اور صحابہ کرام اور تابعین کے جم غفیر کے قتل کا حکم دیا اور اسی بری حالت میں دنیا سے کوچ کر گیا تو پھر اس کی توبہ اور رجوع کا خیال کیسے کیا جا سکتا ہے" (بغیۃ الرائد ص ۹۸)

○ مولوی عبدالحئ لکھتے ہیں "اور بعض کہتے ہیں کہ یزید نے امام حسین کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا اور نہ اس امر پر وہ راضی تھا اور نہ قتل امام حسین اور اہل بیت کے بعد وہ خوش ہوا حالانکہ یہ قول باطل ہے" (فتاویٰ عبدالحئ ص ۸۰)

○ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے: "یزید کو اس قتال میں معذور نہیں سمجھا جا سکتا وہ مجتہد سے اپنی تقلید کیوں کراتا تھا۔ جھگڑا تو بیعت ہی کا تھا نا۔ نہ وہ بیعت پر مجبور کرتا اور نہ واقعہ کربلا رونما ہوتا۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۴، ص ۵۴)

○ پروفیسر سید عبدالقادر اور پروفیسر محمد شجاع الدین رقمطراز ہیں "ابن حنظلہ کا قول ہے کہ "یزید نے ساڑھے تین سال حکومت کی۔ پہلے سال اس نے جناب امام حسین کو شہید کرایا، دوسرے سال مدینہ کو لوٹا اور تیسرے سال کعبہ پر حملہ کیا"۔ (تاریخ اسلام جلد ۲، ص ۱۲)

○ نیز لکھتے ہیں "یزید کا پہلا سیاہ کارنامہ سانحہ کربلا ہے اور مدینۃ الرسول کی تباہی یزید کا دوسرا سیاہ کارنامہ ہے اور حرم پر سنگباری یزید کا تیسرا سیاہ کارنامہ ہے" (ایضاً: ص ۲۵۳)

O جو لوگ یزید کے مخالف ہو گئے تو کف افسوس ملنے لگا اور کہا "امام حسین کے قتل سے مسلمان میرے دشمن ہو گئے ہیں اور ان کے دلوں میں میری عداوت پیدا ہو گئی ہے اور ہر نیک اور بد میرے "حسین کے قتل" کو اتنا بڑا ظلم سمجھ رہا ہے کہ اس کی وجہ سے سب ہی میرے دشمن بن گئے ہیں"۔ (تاریخ ابوالفدا جلد ۵، ص ۲۳۲)

فیصلہ: قارئین کرام اب تو یقیناً کسی کو کوئی شبہ نہیں رہ گیا ہوگا کیونکہ اول تو یزید بے دید نے خود اعتراف جرم کرلیا۔ اس کے معاصرین حضرات اس کو قاتل امام سمجھتے اور کہتے ہیں۔ اس کے اپنے مصاحب خاص ابن زیاد شمر وغیرہ اس کے قتل امام کے حکم کی تصدیق کررہے ہیں۔ یزید کا سگا بیٹا اس کے "اہل بیت کرام" سے لڑنے کی تصدیق کررہا ہے۔ صحابہ کرام اس کے قتل "اہل بیت" کا اعلان کررہے ہیں۔ محدثین کرام، مفسرین کرام، مورخین اسلام اس بات کی توثیق کررہے ہیں۔ تمام اکابرین اسلام اور تمام "انعام والے لوگ" واقعہ کربلا کا ذمہ دار یزید کو ہی گردانتے ہیں۔ عصر حاضر کے مورخ، مفسر اور محدث قتل حسین یزید کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ سنی بریلوی حنفی، دیوبندی، غیر مقلد تمام مکاتب فکر کے پرانے اور موجودہ معتبر علماء اسی نظریہ کے حامل ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، اور حنبلی سبھی یزید کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔

1- علامہ ابن جوزی امام شعبی کا فرمان نقل کرتے ہیں "آپ نے فرمایا "کیا یزید نے مدینہ منورہ کی تباہی اور اس میں قتل و غارت گری کا حکم نہیں دیا تھا اور کیا وہ اس واقعہ پر راضی نہیں ہوا تھا اور کیا اس نے مروان کا یزیدی لشکر کو کامیابی دلوانے پر شکریہ ادا نہیں کیا تھا"

2- علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں "یزید کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ میں تین دن تک قتل و غارت لوٹ مار اور زنا وغیرہ کو جائز رکھا گیا اور جب یزید کو اپنے تعمیل حکم اور مدینہ منورہ میں مسلم بن عقبہ کے ہاتھوں کیے گئے مظالم کی خبر پہنچی تو وہ مسلم بن عقبہ کے ظلم و تشدد پر بہت خوش ہوا"۔

3- شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں "یزید کے حکم کے مطابق تین دن تک مدینہ منورہ میں لوٹ مار، قتل و غارت گری اور عورتوں کے ساتھ بدکاری کو جائز رکھا گیا"

4- نیز آپ لکھتے ہیں منقول کیا گیا ہے کہ جب مروان اس واقعہ کے بعد یزید پلید کے پاس گیا تو یزید نے مدینہ کی لڑائی میں اس کی کوشش کا بے حد شکریہ ادا کیا اور اس کو اپنا مقرب خاص بنا لیا"

5- نیز اس جنگ کے متعلق یزیدی فوج کے جو نظریات تھے وہ ان کے سردار مسلم بن عقبہ کے ایک بیان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ کہا کرتا تھا "خدا گواہ ہے جب سے میں نے کلمہ پڑھا ہے اس دن سے آج تک مدینہ والوں کو قتل کرنے سے زیادہ اچھا کام میں نے کوئی نہیں کیا"

6- نیز وہ کہتا تھا "میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ناپاک مدینہ والوں کو قتل کرنے کی وجہ سے مجھے تمام گناہوں سے پاک کر دیا ہے"

حضرت "امام حسن رضی اللہ عنہ" کا قاتل "یزید لعنۃ اللہ علیہ"

تقریباً تمام معتبر تواریخ سے ثابت ہے کہ سبط النبی شبیہ رسول جناب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یزید بے دید نے زہر دلوا کر شہید کرایا تھا۔ چند حوالہ جات ہدیہ قارئین کرتا ہوں پڑھیں اور فیصلہ فرمائیں:

1- علامہ ابن حجر مکی بیان فرماتے ہیں "وكان سبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث دس اليها يزيد ان تسمه و يتزوجها و بذل لها ماة الف درهم ففعلت فمرض اربعين يوما فلما مات بعثت الى يزيد تساله الوفا بما وعدها فقال لها انا لم نرضاك للحسن افنرضاك لانفسنا (صواعق محرقہ ص ۱۴۰)

2- علامہ شیخ محمد بن علی الصبان رحمہ اللہ نے اس واقعہ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے "یعنی یزید عنید نے آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی کو ایک لاکھ درہم

بھیجا اور خفیہ پیغام بھیجا کہ اگر تو امام حسن کو زہر دے دے تو ان کی وفات کے بعد میں تجھ سے شادی کرلوں گا۔ اور وہ اس لئے آپ کی جان کا دشمن بنا ہوا تھا کہ امیر معاویہ امام حسن کو لکھ کر دے چکے تھے کہ میرے بعد خلیفہ امام حسن ہوں گے لہذا وعدے کے مطابق ولی عہد جناب امام حسن تھے اور یزید نے آپ کو امیر معاویہ کی زندگی میں ہی ختم کر دینا چاہا تا کہ امام حسن کی وفات کے بعد ولی عہد میں بنوں۔ وہ بدقسمت یزید کے دھوکے میں آ گئی اور آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ زہر اتنا سخت تھا کہ جگر اور انتڑیاں کٹ کٹ کر تے کے ساتھ آ رہی تھیں آپ کے سامنے ایک برتن رکھا جاتا جب وہ خون سے بھر جاتا تو اسے اٹھا لیا جاتا اور دوسرا رکھ دیا جاتا اسی طرح آپ چالیس دن بیمار رہ کر انتقال فرما گئے۔ آپ کے وصال کے بعد جعدہ نے یزید کو پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرو یزید نے جواب دیا میں نے حسن کے نکاح میں تیرا رہنا گوارہ نہ کیا تو تجھے اپنے نکاح میں رکھنا کب گوارا کروں گا۔ (اسعاف الراغبین برحاشیہ نورالابصار ص ۱۹۹)

قاتلین حسین کے چند عبرت آموز واقعات

۱۔ "جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں نے جناب یحییٰ علیہ السلام کی شہادت کے بدلہ میں ستر ہزار جانیں لی تھیں اور اے پیارے محبوب ﷺ آپ کے نواسے کی شہادت کے بدلے میں ستر ہزار اور ستر ہزار (ایک لاکھ چالیس ہزار) جانیں لوں گا" (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۸)

۲۔ علامہ زہری بیان فرماتے ہیں "کہ قاتلین حسین میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جسے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں ہی عذاب وعتاب نہ مل گیا ہو۔ یا تو انہیں ذلیل وخوار کر کے قتل کر دیا گیا یا ان کے چہرے سیاہ ہو گئے یا ان کی شکلیں بگڑ گئیں یا ان کی حکومت تھوڑی ہی مدت میں ختم ہو گئی (نورالابصار ص ۱۲۷)

۳۔ مختار نے اعلان عام کر دیا تھا "یعنی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کرو کیونکہ میں نے عہد کیا ہے کہ اس وقت تک نہ پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گا اور نہ سیر ہو کر پانی پیوں گا جب تک زمین کو ان بدبختوں کے ناپاک وجودوں سے پاک نہ کرلوں"۔ (تاریخ طبری جلد ۷، ص ۱۴۴)

۴۔ البدایہ والنہایہ جلد ۸، ص ۱۹۱: واقعہ کربلا کے سب سے بڑے ہیرو عبیداللہ بن زیاد کا سر جب مختار ثقفی کے دربار میں پیش کیا گیا تو اچانک شور اٹھا وہ آیا وہ آیا" پس ایک سانپ آیا اور ان سروں میں سے ابن زیاد کے سر کو ڈھونڈ کر اس کے نتھنوں میں داخل ہو گیا اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرا پھر نکل کر چلا گیا۔ پھر شور بلند ہوا وہ آیا وہ آیا پھر وہ آیا اور اس نے پھر اسی طرح کیا۔ اس طرح اس نے دو یا تین بار کیا۔ حضرت ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے"۔ (ترمذی جلد ۲، ص ۲۱۸)

۵۔ جناب امام حسین کو شہید کرنے والے شمر لعین کو مختار ثقفی نے قتل کرایا اس کا سر مدینہ منورہ میں حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس بھیج دیا اور اس کی لاش کتوں کے آگے پھینک دی۔ (تاریخ ابن خلدون (اُردو) جلد ۲، ص ۱۴۹)

۶۔ خولی وہ خبیث ہے جس نے حضرت امام عالی مقام کا سر اقدس تن سے جدا کیا تھا یہ روسیاہ بھی گرفتار کر کے مختار کے پاس لایا گیا مختار نے پہلے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے، پھر سولی پر چڑھایا اور آخر کو آگ میں جھونک دیا۔ چھ ہزار کوفی جو حضرت امام حسین کے قتل میں شریک تھے مختار نے ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر ہلاک کیا۔ (تاریخ ابن کثیر جلد ۸، ص ۲۷۲)

۷۔ حرملہ جس نے عباس علمدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر اقدس گھوڑے کے گلے میں لٹکایا تھا بہت خوبصورت تھا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حرملہ کو کچھ دن بعد دیکھا اور کہا

تجھے کیا ہو گیا ہے تو تو بہت خوبصورت تھا" حرملہ رونے لگا اور کہا خدا کی قسم جس دن میں سر اٹھائے ہوئے تھا اس دن سے آج تک کوئی ایسی رات نہیں گزری کہ دو آدمی آتے ہیں اور مجھے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ وہ مجھے آگ میں دھکیلتے ہیں اور میں پیچھے ہٹتا ہوں مگر آگ کے شعلے مجھے جھلسا دیتے ہیں انہوں نے مجھے ایسا کر دیا ہے جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے چنانچہ وہ اسی بری حالت میں مر گیا۔(الصواعق محرقہ ص ۱۹۶)

۸۔ شیخ سدی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کربلا میں ٹھہرا۔ رات کو ہم بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے کہ میں نے کہا کہ جو بھی امام پاک کے قتل میں شامل ہوا وہ ضرور بری موت مرا۔ وہاں ایک آدمی کہنے لگا تم جھوٹ کہتے ہو میں قتل حسین میں شریک تھا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی چنانچہ اسی رات کو سحری کے وقت وہ اٹھا اور چراغ کو درست کرنے لگا کہ اچانک شعلہ بھڑکا اور اسے جلا کر راکھ کر دیا۔ شیخ سدی کہتے ہیں میں نے اسے دیکھا خدا کی قسم وہ جل کر اس طرح ہو گیا تھا جیسا کہ وہ کوئلہ ہو۔(ایضاً: ص ۱۹۵)

۹۔ علامہ واقدی نے ابن الدباغ سے نقل کیا ہے کہ کوفہ میں ایک آدمی جو کہ شہادت حسین کے وقت (یزیدی فوج میں) موجود تھا اندھا ہو گیا ہم نے اس سے اندھا ہونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا ہم دس آدمی تھے (جو کہ یزیدی فوج میں شامل تھے) نہ میں نے تلوار چلائی نہ نیزہ مارا اور نہ تیر چلایا۔ جب امام حسین شہید ہو چکے تو ان کا سر نیزہ پر بلند کر دیا گیا تو میں واپس آ گیا۔ اس وقت تک میری آنکھیں بالکل صحیح تھیں"۔ اسی رات میں جب سویا تو خواب میں کوئی شخص آیا اور کہنے لگا چل تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مطلب۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور غصہ سے مجھے گھسیٹ کر ایک جگہ لے گیا وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور ایک جماعت اور بھی حاضر تھی۔ حضور حیران و پریشان بیٹھے تھے اور نہایت مغموم

نظر آ رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں تلوار تھی اور میرے دس ساتھی جو قتل امام میں شریک تھے وہ آپ کے سامنے ایک چمڑے پر قتل ہوئے پڑے تھے۔ میں نے جا کر حضور ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے دشمن خدا تجھ کو سلامتی نہ دے اور نہ تجھے زندہ رکھے اے لعنتی کیا تو نے میرا حیا بھی نہیں کیا کہ تو نے میری اہل بیت کی توہین کی اور انہیں قتل کیا۔ ظالم کچھ میرا ہی لحاظ کر لیتا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو امام حسین کو شہید نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن تو (یزیدی فوج میں شامل ہوا اور) ان کی کثرت کا سبب بنا تھا۔ آپ کے دائیں طرف ایک برتن میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون پڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے لوہے کی ایک سلائی لی اسے آگ میں گرم کیا اور وہ گرم گرم سلائی میری آنکھوں میں پھیر دی۔ پس صبح کو میں اندھا اٹھا جیسا کہ تو اب مجھے دیکھ رہا ہے"۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲، ص ۳۵۴، الصواعق محرقہ ص ۱۹۵)

اہل بیت رسول ﷺ سے بغض رکھنے اور دشنام طرازی کرنے پر سزا

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میرے اہل بیت کے کسی آدمی سے بغض رکھا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہم سے بدبخت منافق کے سوا اور کوئی شخص بغض نہیں رکھتا۔

(۳) ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کی موت آل محمد ﷺ سے بغض رکھتے ہوئے واقع ہوئی قیامت کے روز وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رحمت الٰہی سے نا امید کے الفاظ لکھے ہوں گے اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس نے ہم سے عداوت کی اس نے رسول اللہ ﷺ سے عداوت کی اور صحیح روایت میں

ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے گا"۔

(۴) احمد وغیرہ میں بیان کیا ہے کہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا منافق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم سے بغض رکھنا منافقت ہے۔ اور حضرت حسن سے بسند ضعیف بیان ہے کہ ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچو کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم سے حسد و بغض رکھنے والے کو حوض کوثر سے آگ کے کوڑوں سے ہٹا دیا جائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والے کا حشر یہودی کی صورت میں کرے گا۔ خواہ وہ کلمہ بھی پڑھتا ہو"۔

(۵) اور صحیح روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "اگر کوئی آدمی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نمازیں پڑھے اور روزے رکھے پھر وہ آل محمد سے بغض رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے تو وہ آگ میں داخل ہوگا"۔

(۶) ایک حدیث میں ہے "جس نے میرے اہل بیت کو برا بھلا کہا تو وہ اللہ تعالیٰ اور اسلام سے مرتد ہو جانے والا ہے اور جس نے میری اولاد کے بارے میں مجھے ایذا دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی اور جس نے مجھے میری اولاد کے بارے میں ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت پر ظلم کرنے والے ان سے جنگ کرنے والے اور انہیں گالی دینے والے پر جنت کو حرام کر دیا ہے"۔

(۷) میں نے اور ہر مقبول نبی نے پانچ یا چھ بار کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والے تقدیر الٰہی کے منکر، محرام الیہ کو حلال کرنے والے میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والے اور تارک سنت پر لعنت فرمائی ہے۔ (ترجمہ الصواعق محرقہ، علامہ ابن حجر مکی)

5 مولانا عبدالحئ لکھنوی حنفی: صحابہ اور اولاد صحابہ کی ایک جماعت اہل بیت کی

اطاعت سے خارج تھی اور جنہوں نے اس کی اطاعت قبول کی تھی جب ان کو یزید کی شراب خوری' ترک صلوۃ' زنا اور محرام کے ساتھ حرام کاری کی حالت معلوم ہوئی تو مدینہ منورہ میں واپس آ کر انہوں نے بھی بیعت کو فسخ کر دیا۔

○ "اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام حسین گناہ کبیرہ ہے نہ کہ کفر اور لعنت کفار کے ساتھ مخصوص ہے' قربان جاؤں ان کی ذہانت پر ان کو یہ معلوم نہیں کہ خاتم الانبیاء ﷺ کو اذیت پہنچانے کا کیا ثمرہ ہوتا ہے' ارشاد خداوندی ہے "یعنی بے شک جو لوگ اللہ اور رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا میں اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا گیا ہے" (سورہ احزاب: ۵۷)

○ "اور بعض کہتے ہیں کہ یزید کا خاتمہ کا حال معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کفر و معصیت کے ارتکاب کے بعد اس نے توبہ کر لی ہو اور اسی توبہ پر اس کا انتقال ہوا ہو۔ اس بدنصیب نے جو کارنامے کئے اس امت میں کسی نے ایسے نہیں کئے۔ قتل امام حسین' اور اہانت اہل بیت کے بعد مدینہ منورہ کی تخریب اور اس کے باشندوں کو قتل کرنے کے لئے لشکر بھیجا اور واقعہ حرہ میں مسجد نبوی میں تین روز تک نماز و اذان نہیں ہوئی اور اس کے بعد حرم پاک اور مکہ معظمہ کی طرف لشکر روانہ کیا۔ یزید مر گیا اور جہان کو پاک کر گیا"

○ "بعض بلا تردد یزید پر لعنت جائز سمجھتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور بعض دیگر اسلاف نے یزید پر لعنت بھیجی ہے اور ابن جوزی جو کہ سنت و شریعت کی حفاظت میں متعصب سمجھے جاتے ہیں اپنی کتاب میں اسلاف سے یزید پر لعن کا قول نقل کیا ہے اور علامہ تفتازانی نہایت جوش و خروش سے یزید اور اس کے مددگاروں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ صحیح مسلک یہ ہے کہ اس شقی کو مغفرت اور رحمت سے ہرگز یاد نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ عبدالحئی ص ۸۰)

وہابی دیوبندی اور غیر مقلد وہابی مولویوں کی تحقیق

(۱)۔۔۔ بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی بیان کرتے ہیں" دراصل اہل سنت کے اصول کے مطابق یزید کی پہلی حالت بدل گئی تھی۔ بعض کے نزدیک وہ کافر ہو گیا اور بعض کے نزدیک اس کا کفر ثابت نہ ہوا بلکہ اس کا سابقہ اسلام فسق وفجور کے ساتھ مخلوط ہو گیا۔ اگر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کافر سمجھا اور اس پر خروج کیا تو کون سی غلطی کی اور حضرت امام احمد کو بھی یہی بات پسند آئی" (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ص۲۵۸)

(۲) مولوی محمد صدیق دیوبندی نے لکھا ہے" حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔نے یزید کی بیعت اس لئے نہیں کی تھی کہ آپ اسے خلافت وامارت کا اہل نہیں سمجھتے تھے"

(انوار المحمود شرح ابوداؤد ص۳۶۵)

(۳) دیوبندی مکتب فکر کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں" یزید کے افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن ہیں مگر جس کو تحقق اخبار اور قرآئن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی اور خوش تھا اور جائز جانتا تھا اور بدوں توبہ کے مر گیا وہ تو لعن کے جواز کے قائل ہیں اور در اصل مسئلہ یوں ہی ہے" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۲)

(۴) مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں" یزید فاسق تھا اور فاسق کی ولایت مختلف فیہ ہے۔ یزید کو اس قتال میں معذور نہیں کہہ سکتے کہ وہ مجتہد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) سے اپنی تقلید کیوں کرواتا تھا۔۔۔۔ مسلط ہونا کب جائز ہے۔ خصوصاً نااہل کو اس پر خود واجب تھا کہ معزول ہو جاتا پھر اہل حل وعقد کسی اہل کو خلیفہ بنا لیتے۔

(امداد الفتاویٰ جلد ۴، ص ۵۴)

(۵) سید امیر علی حنفی لکھتے ہیں" حضرت سرور عالم ﷺ کو بوحی الہی یہ بات قطعاً معلوم

ہو چکی تھی کہ آئندہ یزید پلید اور ولید وحجاج وغیرہ کے مانند ایسے ظالم ہوں گے کہ قرآن مجید پر ایمان لانے سے منحرف ہو کر توہین کریں گے اور آپ کی عترت طیبین کے ساتھ ظلم سے پیش آئیں گے۔ آپ نے یہ حجت تمام فرمائی اگرچہ آپ کو معلوم تھا کہ یزید پلید ایسے بدکار ہوں گے جس سے ان پر قیامت تک شناعت بلکہ لعنت باقی رہے گی" نیز لکھتے ہیں "یزید ردود" اور اس کے ساتھیوں کی ذات سے اہل بیت کے حق میں شہید کرنے اور تعظیم نہ کرنے کی بدذاتی سرزد ہوئی۔ حتیٰ کہ حضرت مقدس امام الدنیا والدین سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پلید سے بعیت کو منظور نہیں فرمایا تھا"۔ (تفسیر حاشیہ مواہب الرحمٰن)

(۶) مولانا شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی دیوبندی اپنی معروف تصنیف میں لکھتے ہیں "امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۶۰ھ میں وفات پائی اور ان کے بجائے یزید تخت نشین ہوا اور یہی اسلام کا سیاسی' مذہبی' اخلاقی اور روحانی ادبار ونکبت (بدبختی) کی اولین شب تھی۔ حضرت ابو ہریرہ سے متعدد روائتیں ہیں مسند امام احمد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ ۶۰ھ کے شروع ہونے سے اور لڑکوں کی حکومت سے پناہ مانگا کرو۔ (سیرۃ النبی ۳ ص ۷۰۹)

(۷) بانی دارالعلوم دیوبند کے صاحبزادے قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں "بہرحال یزید کے فسق وفجور پر صحابہ کرام سب کے سب متفق ہیں اور ان کے بعد علماء راسخین محدثین فقہاء مثل علامہ قسطلانی' علامہ عینی' علامہ ہیثمی' علامہ ابن جوزی' علامہ تفتازانی' محقق ابن ہمام' حافظ ابن کثیر' علامہ الکیا الہراسی جیسے محققین یزید کے فسق وفجور پر علماء سلف کا اتفاق نقل کر رہے ہیں اور خود بھی اس کے قائل ہیں تو اس سے زیادہ یزید کے فسق کے متفق علیہ ہونے کی شہادت اور کیا ہو سکتی ہے"۔ (شہید کربلا اور یزید ص ۱۵۹)

(۸) مفتی محمد شفیع صاحب کراچوی دیوبندی لکھتے ہیں "امام پاک کے خطبات کو غور

سے پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقصد خلافت نبوت کی بجائے ملوکیت وآمریت کی بدعت کے مقابلہ میں مسلسل جہاد تھا"۔ (شہید کربلا ص ۶)

(۹) مولوی عبدالرب دیوبندی یزید کے بغض کا ذکر کرتے ہیں "اور جو چھڑی یزید کے ہاتھ میں تھی وہ حضرت حسین کے ہونٹوں پر لگاتا تھا اور کہتا تھا اے حسین اسی منہ سے تم کہتے تھے کہ ہم یزید کی بیعت نہیں کریں گے"۔ (مرج البحرین ص ۳۵۹)

O "یزید نے نماز اور روزہ زکوٰۃ تقویٰ بالکل ختم کیا' شراب زنا' اغلام' سگی بہن یا بھائیوں کا نکاح جائز کر دیا"۔ (مرج البحرین ص ۳۶۴)

(۱۰) شارح مشارق مولوی خرم علی لکھتے ہیں "یعنی قریش کی قوم سے چند نوجوان بے رحم' بے عقل حاکم ہوں گے مسلمانوں کی بے عزتی اور خون ریزی ناحق کریں گے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد" (مشارق الانوار ص ۲۸۴)

(۱۱) اہلحدیث مصنف قاضی محمد سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں "فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہؓ کو بیت اللہ کی کلید عطا فرماتے ہوئے فرمایا "اے ابی طلحہ کی اولاد تم سے یہ چابیاں کوئی نہ چھینے گا ہاں مگر وہ جو ظالم ہوگا۔ "یزید پلید" نے ان سے یہ کلید چھین لی تھی۔ اس کے بعد پھر کسی شخص نے اللہ کے رسول کی زبان سے ظالم کہلوانے کی جرات نہیں کی" (رحمۃ اللعالمین ۳ ص ۲۰۰)

(۱۲) مولوی وحید الزمان لکھتے ہیں "دراصل ہم یزید پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ ہمارے امام حضرت احمد بن حنبل نے اس پر لعنت کی ہے اور اسی طرح ہمارے اسلاف میں سے محدث ابن جوزی سے بھی یزید پر لعنت کا جواز نقل کیا گیا ہے اور جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کا کہنا بے دلیل ہے اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ فرمان خداوندی ہے "بے شک جو لوگ ایذاء دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے

لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے" اور آپ کی آل پاک اور آپ کے قرابت داروں کے قتل اور آپ کے حرم پاک کی توہین اور اہل مدینہ کے قتل سے بڑی ایذا کون سی ہوگی"

نیز لکھتے ہیں "حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پر خروج کیا کیونکہ اکثر مدینے والے اور اسی طرح اور جو بھی اس کی بیعت میں داخل ہوا تھا سب نے اس کی بیعت توڑ دی جبکہ انہوں نے اس کا فسق و فجور اور الحاد مثلاً شراب کو حلال جاننا اور زنا کرنا اور اسی طرح ان کے علاوہ اس کی اور باتیں دیکھیں پس اس وقت حضرت امام حسین نے اپنے آپ کو اعلاء کلمۃ الحق اور شریعت مطہرہ کی اقامت کا زیادہ حقدار سمجھا اور آپ "سید الشہداء" اور "سید الصدیقین" بن گئے اور جو کوئی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید نہ سمجھے اور آپ کو باغی کہے تحقیق اس نے غلطی کی فحش غلطی"۔ (ہدیۃ المہدی ص ۹۸، حاشیہ ص ۹۸)

نیز لکھتے ہیں "ابن زیاد اور یزید اللہ کی لعنت ہو ان دونوں پر" (حاشیہ ہدیۃ المہدی ص ۹۹)

(۱۴) مشہور غیر مقلد وہابی مصنف نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں "یزید شراب پینے والا، زنا کار، فاسق اور محرمات کو حلال جاننے والا تھا" "یعنی یزید عوام الناس کے نزدیک مبغوض ترین انسان ہے جو کارہائے بد اس بدبخت نے اس امت میں کیے ہیں ایسے برے کام اور کسی کے ہاتھ سے سرزد نہیں ہو سکے" (بغیۃ الرائد ص ۹۸)

یزید احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا معاملہ ہمیشہ انصاف پر قائم رہے گا حتی کہ اس میں پہلے پہل رخنہ ڈالنے والا بنی امیہ کا ایک فرد ہوگا جسے یزید کہا جائے گا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۱۳۹)

☆ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے "سب سے پہلے میرے طریقے کو تبدیل کرنے والا بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا جسے یزید کہا جائے گا" (تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۶۰)

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ ہوگی (بخاری جلد ۳ کتاب الفتن' مشکوٰۃ شریف)

☆ صحیح بخاری میں ہے کہ مدینے میں مسجد کے اندر مروان کے روبرو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی تو مروان نے کہا خدا ان پر لعنت کرے کیا وہ لونڈے ہوں گے حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی لے لوں یعنی قریش سے نوجوان بے رحم بے عقل اور حاکم ہوں گے جیسے یزید پلید اور اکثر مروان کی اولاد (مشارق الانوار ص ۲۷۷ خرم علی وہابی)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قاتل ملعون کو اللہ برکت نہ دے (کیونکہ اس نے میرے پیارے بیٹے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بغاوت کی) میں نے ان کے قاتل کو دیکھا ہے۔ (ماثبت من السنہ اردو ص ۲۵ شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

☆ یزید پلید کو ظالم' گستاخ اہل بیت' گستاخ صحابہ' قاتل صحابہ و اہل بیت' گستاخ بیت اللہ' گستاخ مسجد نبوی' گستاخ رسول اللہ ﷺ نہ کہنے والا بھی یزید کی طرح پلید' ظالم' گستاخ رسول ہے کیونکہ یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنے والے کو خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز (عمر ثانی) نے بیس کوڑے لگوائے۔

ف = لہٰذا جو بھی قیامت تک کے لئے اب یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھے گا اس کی سزا یہی ہے یعنی بیس کوڑے لگائے جائیں گے۔

"یزید پلید لعنتی" کو فاسق و فاجر' ظالم نہ سمجھنے والا"؟

(ا) بے شک "یزید ملعون" حضرت علی سے شدید بغض رکھتا تھا اور اسی طرح آپ کے صاحبزادگان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حد درجہ کی عداوت رکھتا تھا...... اب تو یقیناً تجھے یہ کہنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کہ یزید لعین منافق تھا"۔ (تفسیر روح المعانی)

ان المنافقین ھم الفسقون "بے شک منافق فاسق ہیں"۔

(۲) ملعون ہے وہ شخص جو ان ملعون حرکات (یزید کی حرکات) کو فسق و فجور نہ جانے۔ شک نہیں کہ یزید نے ملک میں فساد پھیلایا۔ (عرفان شریعت نمبر۲، ص ۲۱، اعلیٰ حضرت)

(۳) نیز فرماتے ہیں: یزید کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم رضی اللہ عنہ پر الزام رکھنا صاف ضلالت و بد دینی رکھنا ہے۔ (عرفان شریعت نمبر۲، ص ۲۱)

(۴) یزید پلید فاسق و فاجر مرتکب کبائر تھا آج کل جو "بعض گمراہ لوگ" کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے مقابلہ سے کیا نسبت' وہ بھی شہزادے یہ بھی شہزادہ "ایسا بکنے والا مردود' خارجی' ناصبی اور مستحق جہنم ہے"۔ (بہار شریعت جلد ا، ص ۶۲)

(۵) اس شقی (یزید) کو "مغفرت و رحمت" سے ہرگز یاد نہیں کرنا چاہیئے۔

(فتاویٰ عبدالحی ص ۸۰)

(۶) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص برائی کے وقت موجود نہ ہو لیکن وہ اس برائی پر راضی ہوا تو ایسا ہے گویا وہ اس برائی میں موجود تھا"۔ یعنی دور بیٹھ کر ہی برائی پر خوش ہونے والا شخص (وہابی نجدی) بھی اس برائی میں شامل متصور ہو گی۔ (ابوداؤد شریف ص ۵۱۲)

آئمہ اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اللہ اگر اللہ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے۔ ایک اشارے میں "یزید پلید" کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا؟

الجواب: (۱) یہ "سفاک" نہیں جانتے کہ ان کی قدرت جو انہیں اللہ رب تعالیٰ نے عطا فرمائی "رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے"۔

(ختم نبوت ص ۶۲' بحوالہ یزید اہل اسلام کی نظر میں ص ۷۶)

(۶) حجاج بن یوسف کے وقت میں جب دوبارہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اسیر کئے گئے اور لوہے کی بھاری قید و بند کا بار گراں ان کے تن نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار متعین کر دیئے گئے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا مجھے تمنا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بار گراں و مصائب دل کو گوارا نہیں ہے۔ اس پر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "تجھے یہ گمان ہے کہ اس قید و بندش سے مجھے کرب و بے چینی ہے' حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے مگر اس میں اجر ہے اور "تذکر" ہے اور عذاب الٰہی کی یاد ہے"۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جھٹکا دیا' پاؤں اور ہاتھ بیڑیوں سے باہر آ گئے۔ یہ اختیارات ہیں جو اللہ تبارک طرف سے کرامۃً انہیں عطا فرمائے گئے اور وہ صبر و رضا ہے کہ اپنے "وجود" اور "آسائش وجود" کو بار مال و متاع سب سے "رضائے الٰہی کیلئے ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں اور اس میں کچھ چیز کی پرواہ نہیں کرتے"۔

(سوانح کربلا ص ۴۲، ۴۳، مفسر قرآں علامہ نعیم الدین مراد آبادی)

O ان المنافقین هم الفسقون بے شک منافق فاسق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے' ہمیشہ رہیں گے اس میں وہ ان کو کافی ہوگی اور لعنت کی ہے ان پر اللہ نے اور ان کیلئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ (پارہ ۱۰، سورہ توبہ، آیت ۶۸-۶۷)

"یزید لعین یقیناً منافق تھا"۔ (تفسیر روح المعانی)

(۷) الصواعق المحرقہ (اُردو) ص ۷۹۵: "ایک حدیث میں ہے جس نے میرے اہل بیت کو برا بھلا کہا تو وہ اللہ تعالیٰ اور اسلام سے مرتد ہو جانے والا ہے اور جس نے میری اولاد کے بارے میں مجھے ایذا دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی"۔

(۸) "یزیدیہ" فرقہ خوارج کا ایک گروہ ہے......وہ "ظالم" امام کے خلاف بغاوت کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر کفر کا حکم لگاتے ہیں۔ (ص ۱۵)

(۹) "یزیدیہ" یزید بن معاویہ کے ساتھ انتہائی محبت رکھتے تھے۔

(۱۰) سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے "قتل" کو جائز سمجھنے والے (وہابی نجدی) اور آپ کے قتل سے راضی ہونے والے (یزیدی) پر لعنت کرنے میں سب علماء دین کا اتفاق ہے۔ (شرح عقائد (عربی) ص ۱۱۳، امام نسفی، بحوالہ یزید اہل اسلام کی نظر میں)

(۱۱) ملعون ہے وہ شخص جو (یزیدی) ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے "قرآن کریم میں صراحۃً اس پر لعنهم اللّٰه فرمایا لہٰذا امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

O آج کل جو بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے (یزید) وہ بھی (امام حسین) شہزادے ایسا بکنے والا مردود خارجی ناجی جہنمی ہے۔ (القول السدید فی حکم یزید ص ۷۷، علامہ سعیدی)

(۱۲) اس یزید کے فسق و فجور کا انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بد دینی صاف ہے۔ (احکام شریعت اعلیٰ حضرت)

(۱۳) صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یزید پلید" فاسق و فاجر مرتکب کبائر تھا! آج کل جو بعض گمراہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ سے کیا نسبت وہ بھی شہزادے یہ (یزید) بھی شہزادہ ایسا بکنے والا مردود خارجی ناصبی اور مستحق جہنم ہے"۔ (بہار شریعت جلد ۱، ص ۶۲)

(۱۴) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "خوب ذہن نشین کرلو' جو شخص (یزید اور ساتھی) اہل بیت کے بغض وعداوت میں مرا وہ کافر مرا۔(تفسیر کبیر جلد ۲۷، ص ۱۶۶،۱۶۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا "ہم سے (اہل بیت اطہار سے) بدبخت منافق کے سوا کوئی شخص بغض نہیں رکھتا۔(الصواعق محرقہ' ابن حجر مکی)

قرآن میں بھی ہے: ومنھم الذین یوذون النبی......(التوبہ:۶۱)

اوران میں سے کچھ وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں"

:...... یعنی بدبخت منافقین۔(ترجمہ حافظ سعید وہابی)

============

امام عالی مقام سید الشہداء فی القرآن والحدیث (ملخصاً)

(۱) اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

(۲) اللھم ھولاء اھل بیتی فطھرھم تطھیرا

(۳) حسن وحسین جوانان جنت کے سردار (ابن ماجہ)

(۴) حسن وحسین کی محبت میری محبت (ابن ماجہ)

(۵) حسن وحسین سے بغض مجھ سے بغض (ابن ماجہ)

(۶) میں اُس سے لڑوں گا جو علی حسین، حسن، فاطمہ اور علی سے لڑے گا۔

(۷) مومن علی سے محبت رکھے گا۔ (ابن ماجہ)

(۸) جس کا میں مولیٰ اس کا علی مولیٰ (ترمذی)

(۹) میں حکمت کا گھر علی اس کا دروازہ (ترمذی)

(۱۰) جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھ کو برا کہا۔ (ترمذی)

(۱۱) علی کا دشمن ہلاک ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

(۱۲) جس کو نبی کی اولاد اپنی اولاد سے زیادہ پیاری نہ ہو وہ مومن نہیں۔ (مسلم)

(۱۳) فاطمہ (والدہ حسنین) میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ (مسلم)

(۱۴) حسن وحسین میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

(۱۵) حسن وحسین میرے اور میری بیٹی کے بیٹے۔ (ترمذی)

(۱۶) حسن وحسین مجھ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ (ترمذی)

(۱۷) حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ (ترمذی)

(۱۸) میرے اہل بیت کو میری وجہ سے محبوب رکھو۔ (ترمذی)

(۱۹) میرا یہ بیٹا (حسن) سید ہے۔ (بخاری)

(۲۰) میری رضامندی میرے اہل بیت میں ہے۔ (بخاری)

(۲۱) فاطمہ، حسن و حسین علی اہل بیت رسول ہیں۔

(۲۲) میرے اصحاب (حسن و حسین بھی) جس زمین میں فوت ہوں گے ان لوگوں کیلئے پیشوا اور نور ہوں گے۔ (ترمذی)

(۲۳) میرے اصحاب (حسن و حسین بھی) کو برا کہنے والے پر اللہ کی لعنت۔ (ترمذی)

(۲۴) علی، فاطمہ، حسن و حسین سے لڑنے والے (یزید وغیرہ) سے رسول اللہ ﷺ کی لڑائی۔ (ترمذی)

(۲۵) حسین میری جرأت و سخاوت کا نشان ہے۔ (الصواعق محرقہ)

(۲۶) بہتر وہ جو اہل بیت کیلئے بہتر (الصواعق محرقہ)

(۲۷) حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار اور مولیٰ علی ان سے افضل ہیں۔ (ابن ماجہ)



"یزید لعنۃ اللہ علیہ" قرآن و حدیث کی روشنی میں

(۱) اللہ نے یزید پر اپنی کتاب میں لعنت کی ہے۔ (سورہ محمد، مظہری)

(۲) یزید اور اس کے ساتھیوں نے اللہ کی ناشکری (کفر) کیا۔ (سورہ ابراہیم، مظہری)

(۳) یزید لعنۃ اللہ نے اللہ و رسول کو ایذا دی۔ (سورہ احزاب، ہدیۃ المہدی)

(۴) لعنت اللہ کی فرشتوں انسانوں کی (یزید پر) (مظہری)

(۵) یزید نے خدا کے دین کا انکار کر دیا تھا۔ (مظہری)

(۶) مومن عورتوں مردوں کو مصیبت میں ڈالنے والے (یزید پر) عذاب جہنم ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۷) دین میں رخنہ ڈالنے والا یزید لعنتی (تاریخ الخلفاء)

(۸) سنت رسول کو تبدیل کرنے والا یزید

(۹) میری امت کی ہلاکی کرنے والا یزید اور مروان کی اولاد

(۱۰) یزید پلید اور مروان کی اولاد پر خدا لعنت کرے۔(ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

(۱۱) قاتلوں ملعون یزید (سیدہ عائشہ صدیقہؓ)

(۱۲) یزید ظالم کا ظلم "۷۰" بدری صحابہ کا قاتل۔(ابن خلدون)

(۱۳) "اہل بدینہ" پر ظلم کرنے والے یزید پر اللہ و رسول (ﷺ) تمام انسانوں تمام فرشتوں کی لعنت۔(الترغیب والترہیب)

(۱۴) یزید پر (اہل مدینہ کو ڈرانے پر) تمام کائنات اور اللہ کی لعنت۔(الترغیب والترہیب)

(۱۵) یزید اور اس کے ساتھیوں پر اللہ اور کائنات کی لعنت۔(علامہ نووی)

(۱۶) اللہ و رسول (ﷺ) کی لعنت یزید ظالم پر (مشکوٰۃ)

(۱۷) یزید سنت کا تارک اہل بیت کا دشمن (مشکوٰۃ)

(۱۸) یزید لعنۃ اللہ علیہ "سر مبارک" امام کو عیب لگانے والا۔(بخاری)

(۱۹) اللہ و رسول (ﷺ) اور امام حسینؓ نے شمر ملعون کو چتکمرا "کتا" کہا۔(الخصائص)

(۲۰) اللہ تعالیٰ "حسین رضی اللہ عنہ" کے بدلے ستر ہزار یزیدی قتل کرائے گا۔(حاکم)

(۲۱) یزید اہل بیت کا دشمن میری شفاعت سے محروم۔(الصواعق محرقہ)

(۲۲) یزید فاسق شرابی اور ظالم (سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ سر الشہادتین)

==========

آخری گذارش بقول نباض قوم خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام نائب محدث اعظم

پاکستان علامہ الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی حفظہ اللہ:

""ایک ""معرکہ کربلا"" دور حاضر میں برپا ہے' جس میں ایک طرف سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی تنقیص و تغلیط اور یزید کی مدحت و ستائش (نعوذ باللہ) میں سرگرم یزیدی خارجی ٹولہ ہے اور دوسری طرف غلامان صحابہ واہل بیت اور خدام بارگاہ حسین ""اہل سنت و جماعت"" سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت و مدافعت اور یزید پلید کی مذمت' مخالفت میں مصروف کار ہیں""۔

بہر حال ہماری یہ دعا ہے کہ رب العزت ہمیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے پیارے (بیٹے) حسین رضی اللہ عنہ کی محبت و غلامی میں زندہ رکھے اور قیامت کے دن نوجوانان جنت کے سردار سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دامن سیادت و شہادت میں ہمارا حشر فرمائے' آمین

الحاج ابوداؤد محمد صادق مدظلہ العالی

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان

سبحان ربك رب العزة عما يصفون O و سلام

على المرسلين O والحمد لله رب العالمين O

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله

وعلىٰ آلك واصحابك و اهل بيتك يا حبيب الله

☆☆==========☆☆

اس کتاب کی تحقیق و ترتیب کے دوران سرکار خواجہ بشارت علی صاحب کا وصال ہوا جس پر برخوردار محمد اورنگ زیب جواد باٹھ نے شارجہ سے اپنی عقیدت کا اظہار فرماتے ہوئے درج ذیل کلمات تحریر فرمائے:

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے!

۲۲ جنوری ۲۰۱۰ء کا دن اپنے ساتھ بہت ہی اندوہناک خبر لے کر آیا...... میں اور حسیب جمال (بھائی) نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف تھے کہ فون میں آستانہ عالیہ حضرت لال جمال رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے گدی نشین "سرکار خواجہ بشارت علی" صاحب کے وصال کی خبر ملی تمام عقیدت مندوں اور مریدین کیلئے یہ ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ بوجھل دل کے ساتھ نماز جمعہ کیلئے نکلتے ہوئے میرے ہونٹ خود ساختہ طور پر "سورۃ الفجر" کی درج ذیل آیت کی تلاوت کر رہے تھے:

یا ایتھا النفس المطمئن ارجعی الی ربك راضية مرضيا ......

(ترجمہ) اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اُس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ (کنزالایمان)

نماز جمعہ سے واپسی تک "دل" کافی حد تک ہلکا ہو چکا تھا کہ "اللہ کے بندوں کا اصل قیام تو اپنے رب ہی کے ہاں ہے اور مطمئن نفس راضی راضی اپنے رب کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ پہلے کی بات تھی کہ خواجہ صاحب گھر (گوجرانوالہ) تشریف لائے اور رات قیام فرمایا یہ ان کی قبلہ والد صاحب سے آخری ملاقات تھی۔ شاید آپ آخری بار ملنے کیلئے ہی آئے تھے۔

خواجہ صاحب کے گھرانے سے ہمارا تعلق بہت پرانا ہے جب حضور قبلہ والد صاحب نویں جماعت کے طالب علم تھے تب سے آپ حضور سرکار خواجہ محمد طفیل چشتی نظامی (خواجہ صاحب کے والد گرامی) کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے۔ حضور خواجہ محمد طفیل

رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر "خواجہ بشارت علی" دربار عالیہ حضرت لال جمال "بخشی رسول حضرت کیلیانوالہ شریف" کے گدی نشین بنے۔

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے حضور قبلہ والد محترم کے ساتھ آستانہ عالیہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوتا چلا آرہا ہے اور خواجہ صاحب تب سے شفقت فرماتے رہے ہیں۔ آپ جیسا شفیق، ملنسار، اور محبت کرنے والا شخص میں نے اپنی زندگی میں آج تک نہیں دیکھا۔

زندگی مسلسل اتار چڑھاؤ کا نام ہے جب بھی کبھی زندگی میں پریشانیوں نے گھیرا خواجہ صاحب نے ہمیشہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ کو جب پتہ چلتا کہ "اورنگ زیب" کسی وجہ سے پریشان ہے تو فوراً فون کرتے یا پیغام بھجواتے اور فرماتے "پتر! ہمارے ہوتے ہوئے تو کیوں پریشان ہوتا ہے، شہنشاہ کرم کرے گا"۔

یقین جانئے آپ کی اس بات کے بعد تمام پریشانیاں دور ہو جاتیں اور واقعی شہنشاہ کا کرم ہو جاتا۔ اتنی بڑی گدی کے وارث ہونے کے باوجود آپ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے اور انتہائی سادہ غذا بہت ہی کم مقدار میں نوش فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے "پتر! فقیر کو اس کھانے کی ضرورت نہیں ہوتی"۔

حضور باباجی لال جمال رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے دنوں میں خواجہ صاحب خود اپنے ہاتھوں سے لنگر تقسیم فرماتے اور زائرین کے طعام و قیام کا بندوبست فرماتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرے وصال کے بعد مجھے حضرت لال جمال کے مزار کے ساتھ والے راستے میں دفن کرنا تا کہ "باباجی" کے مہمانوں کے قدموں کی دھول مجھ پر پڑتی رہے۔

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو حضور لال جمال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے

سامنے "مکے والی کھوئی" کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا ہے۔

خواجہ صاحب کے وصال کے بعد آپ کے چھوٹے صاحبزادے "محمد اشرف علی عرف بابو صاحب" تاج جمالی کے حق دار قرار پائے ہیں اور دربار عالیہ کے سجادہ نشین ہیں۔

مجھے اور جہاں زیب (بھائی) کو خواجہ صاحب کے ساتھ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ "پاکپتن شریف" کے عرس پر حاضری کا شرف بھی حاصل ہے۔

خواجہ صاحب بہت ہی جامع اور ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے' آپ کی شخصیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ یہاں پر ممکن نہیں۔ یہ چند سطور جو میں نے لکھی ہیں یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں خواجہ صاحب سے میری عقیدت کا اظہار ہے۔ خواجہ صاحب کی یادیں ہمارے لئے سرمایہ حیات ہیں اور آپ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم اس دربار کے فیوض و برکات جاری وساری رکھے اور خواجہ صاحب کی قبر انور پر ہر لحہ لاکھوں' کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے' (آمین)

الٰہی تابہ ابد آستانِ یار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

نیاز مند: انجینئر محمد اورنگ زیب جواد باٹھ

(شارجہ متحدہ عرب امارات)

☆☆☆☆☆☆☆

مصنف کی دیگر تصانیف

حاضر و ناظر نبی ﷺ

عظمت حبیب اللہ ﷺ و خلیل اللہ علیہ السلام

علم غیبِ مصطفےٰ ﷺ

عظمت مولیٰ علی و دیگر اہل بیت مصطفےٰ ﷺ

عظمت سید الشہداء و دیگر اہل بیت مصطفےٰ ﷺ

مومنو میلاد النبی ﷺ مناؤ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے فضائل و برکات

عظمت غوث اعظم رضی اللہ عنہ و اولیاء اللہ

اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام کا جواز

تبصرہ جمالی برحقائق محمدی ﷺ

انبیاء و اولیاء اللہ کی بعد وصال زندگی

ندائے یامحمد ﷺ یارسول اللہ ﷺ یانبی اللہ ﷺ کی تحقیق